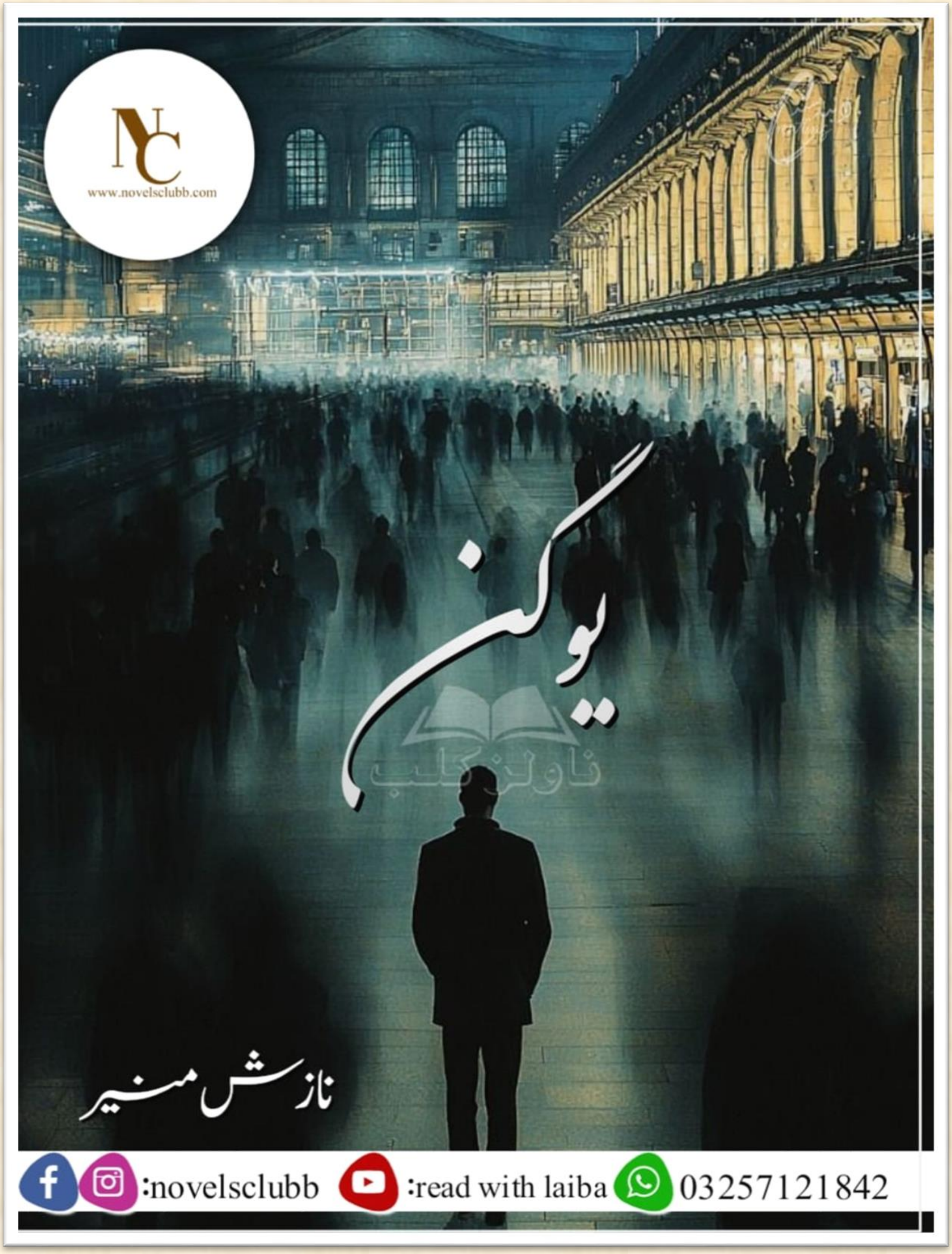
www.novelsclubb.com
یوگن
ناولز کلب
نازش منیر
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

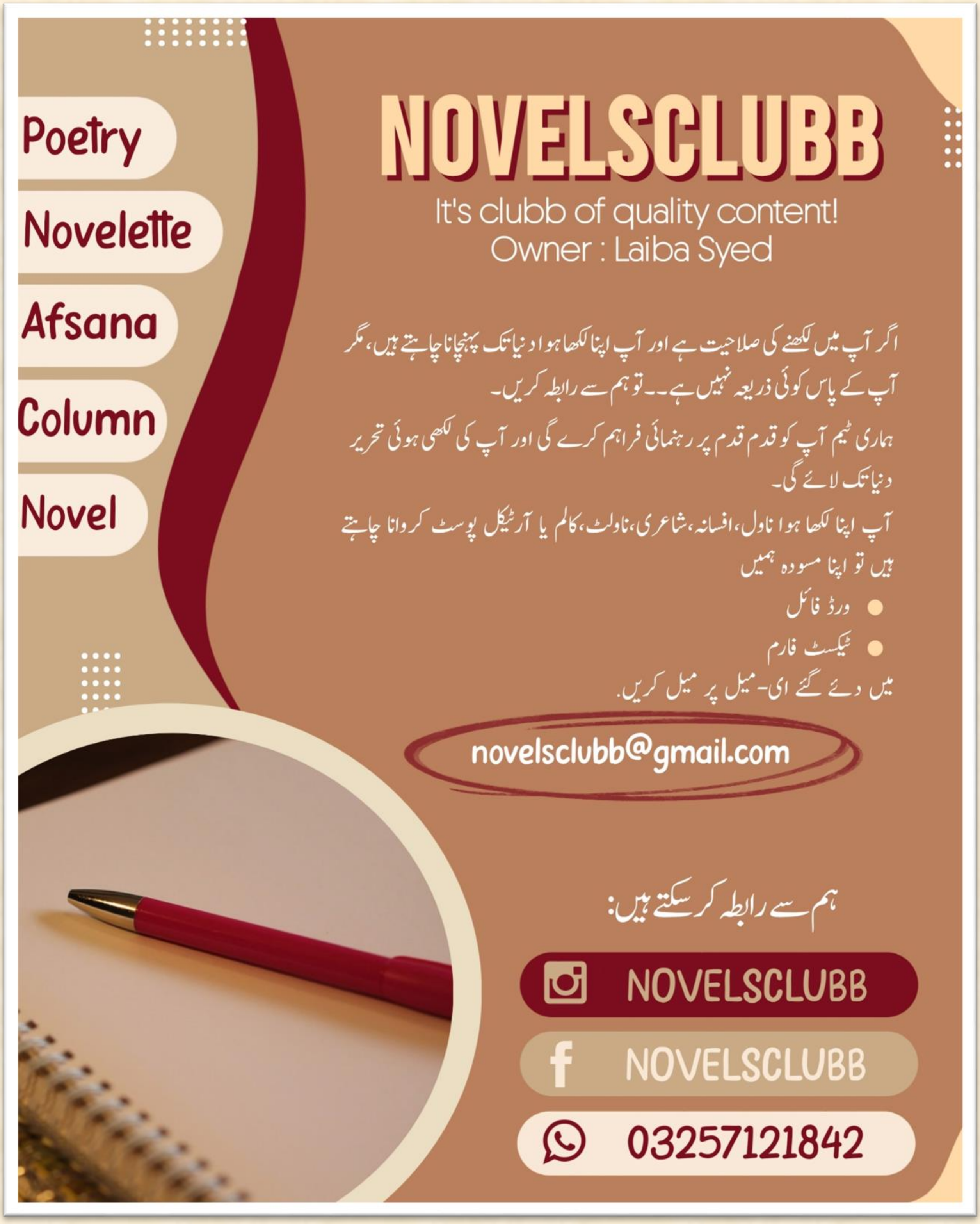

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

یوگن

از قلم

نازش منیر

نازش کلیم
Clubb of Quality Content!

یوگن از نازش منیر

باب سوم:

بند گلی

حصّہ نمبر 1

زندگی بھی عجب سفر ہے

راستے بنتے ہیں، بکھرتے ہیں

کبھی اُمیدوں کے پھول کھلتے ہیں

کبھی خوابوں کے ہاتھ جلتے ہیں

کوششوں کے بعد بھی کبھی یوں لگتا ہے

جیسے ہر موڑ کے بعد ایک بند گلی ہے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جہاں نہ کوئی صدا سنائی دیتی ہے

نہ کوئی در کھلتا ہے

بس خاموش دیواریں

اور تھکے ہوئے سانسوں کی بازگشت

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پر شاید

یہ بند گلی نہیں

یہ امتحان ہے

کہ کون تھم جاتا ہے

اور کون نیا راستہ بنالیتا ہے

میوکی نے اپنا بیگ کندھے پر لٹکایا اور دفتر سے نکلتے وقت اس کے قدم تھکے ہوئے مگر رفتار تیز تھی۔ دل کے کسی کونے میں ایک عجیب سا اضطراب سر اٹھا رہا تھا۔

پچھلے چند دنوں سے اسے محسوس ہو رہا تھا۔

کوئی اُس کی حرکات، اُس کے راستے، اُس کی سانس تک پر نظر رکھ رہا تھا۔

اس نے فون کی اسکرین دیکھی۔

وہ پیغام جو رات آیا تھا۔ صرف اتنا لکھا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہارا اگلا قدم تمہارا آخری بھی ہو سکتا ہے۔"

وہ لمحہ بھر کو رکی۔ یہ ان کے رقیب، آرک ڈیٹا گروپ کی کوئی نئی چال تھی؟

پیچھے سے قدموں کی مدھم چاپ سنائی دی۔

میوکی نے رفتار تیز کر دی، سانس بھاری ہونے لگا۔

پارکنگ لاٹ میں پہنچتے پہنچتے اس نے اپنے فون پر تیزی سے پیغام لکھا۔ ”جریر، مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ میں پارکنگ میں ہوں۔“

پیغام بھیجتے ہی وہ لمحہ بھر کو رکی۔

پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک اجنبی مرد منہ ڈھانپے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔ اس کی آنکھوں میں انجان تماشا تھا۔ وہ چند لمحوں تک گھورتا رہا، پھر کسی خیال سے چونک کر مڑ گیا اور دھند میں گم ہو گیا۔ میوکی نے گہری سانس لی مگر دل کی دھڑکن بدستور تیز تھی۔

*_*_*_*_*_*_*_*

کمرے میں سناٹا تھا، صرف ٹیبلیٹ پر چلتی فائلوں کی آواز تھی۔ میوکی کی نظریں پوری طرح اسکرین پر جمی تھیں، انگلیاں اتنی تیزی سے حرکت کر رہی تھیں کہ لگتا تھا وقت بھی اس کے ساتھ دوڑ رہا تھا۔ پاس کھڑی آئران نے فائل بند کی۔

"میو کی، تم نے پچھلا ڈیٹا اپڈیٹ کیا تھا نا؟"

"ہاں، بس آخری شیٹ یکجا کر رہی ہوں۔" اس نے سر جھکائے جواب دیا۔

دروازے کی طرف سے جریر کی آواز آئی۔

"میٹنگ روم خالی ہے؟" وہ اندر داخل ہوا، مگر اس کے قدم ذرا رک گئے جب اس نے دیکھا کہ میو کی دروازے کے بالکل قریب کھڑی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس نے تیزی سے قدم پیچھے ہٹائے تاکہ وہ نہ ٹکرا جائے۔ مگر عین اسی لمحے، میو کی نے ٹیبلیٹ پر کوئی نوٹ ایڈ کرتے ہوئے پیچھے قدم بڑھایا۔

اور تقریباً دروازے کے کنارے سے ٹکرا جاتی۔ جریر نے فوراً ہاتھ بڑھا کر دروازہ پکڑ لیا اور ہلکا سا اسے کھینچ کر روکا۔ دوسرے ہاتھ سے اس نے میز کے کنارے پر سہارا دے دیا تاکہ وہ توازن نہ کھو بیٹھے۔

''آرام سے۔۔۔''اس کی آواز بھاری تھی، مگر لہجے میں ان دیکھی نرمی تھی۔

میو کی نے چونک کر اوپر دیکھا۔

''میں نے دیکھا ہی نہیں تھا کہ دروازہ۔۔۔شکریہ۔''

''میں جانتا ہوں، تم دیکھتی نہیں ہو، بس سوچتی رہتی ہو۔''وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔وہی مسکراہٹ جو صرف میو کی کے سامنے آتی تھی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

آئران نے ٹیبلیٹ سے نظریں اٹھائیں، دونوں کو دیکھ کر مسکراہٹ دبالی۔''جریر، لگتا ہے تمہیں ایک فوکس الارم بنانا چاہیے جو میو کی کے آس پاس بج اٹھے۔''

''یا شاید کوئی سمارٹ سینسر۔۔۔''جریر نے ہنستے ہوئے کہا،''جو اسے وارن کرے کہ خطرناک زون میں داخل ہو چکی ہے۔''

میوکی نے ہلکی سی ناگواری کے ساتھ مگر مسکراہٹ چھپاتے ہوئے جواب دیا۔

"تم دونوں بہت مزاحیہ ہو گئے ہو۔"

"نہیں۔" جریر نے آہستگی سے کہا، "احتیاطی۔"

کمرے میں چند لمحوں کی خاموشی چھاگئی۔

میوکی نے دوبارہ اسکرین کی طرف دیکھا، مگر اس بار اس کی انگلیوں کی رفتار تھوڑی رک گئی تھی۔

کسی کے خیال نے کوڈ لائن کے بیچ اپنا لمس چھوڑ دیا تھا۔

*_*_*_*_*_*_*_*

Clubb of Quality Content!

دفتر کے باہر اسٹریٹ لائٹ کی روشنی چمک رہی تھی۔ میوکی نے لیپ ٹاپ کا بیگ کندھے پر ڈالا، چونکیدار کی کرسی خالی تھی، گیٹ پر کوئی نہیں تھا۔

پیچھے سے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔

ایک بار، دو بار پھر تھمنے کا ڈرامہ ہوا۔ میوکی کے دل کی دھڑکن بے قابو ہونے لگی۔ وہ پلٹی نہیں، بس قدم اور تیز کر لیے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اچانک ایک سایہ کھمبے کے پیچھے سے نکلا۔

میوکی نے پلٹے بغیر اپنی جوتی اتاری اور پوری قوت سے اس پر پھینک دی۔ آواز گونجی۔ "رکو نزدیک مت آنا۔"

سایہ جھک کر بچ گیا۔ روشنی پڑی تو چہرہ واضح ہوا تھا۔ "مائی لیڈی، یہ میں ہوں۔"

وہ غصے میں ٹھٹھک کر رکی۔

”تم؟ تم یہاں کیوں میرا پیچھا کر رہے تھے؟“

”میں تمہیں تلاش کر رہا تھا۔“ جریر نے الجھ کر سیدھا ہوا۔ میو کی نے بیگ گھما کر اسے مارنا چاہا۔

”تلاش؟ یا نگرانی؟ تم سب لوگ ایک جیسے ہو۔“

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جریر نے ضبط سے دانت بھینچے تھے۔

”میں تمہیں خبردار کرنے آیا تھا، مائی لیڈی۔“

”خبردار؟ تم کون ہوتے ہو مجھے خبردار کرنے والے؟“

میو کی نے جھٹکے سے قدم تیز کیا، مگر ہیل اِدھر اُدھر پھسل گئی۔ وہ گری نہیں، بس توازن بگڑا اور ایک طنزیہ انداز میں اپنی دوسری ہیل جھٹ سے نکال کر جریر کی طرف پھینک دی۔

ہیل سیدھی جریر کے سینے کی طرف آئی، مگر وہ پھرتی سے جھک گیا۔ ہیل اس کے بازو کے اوپر سے ہو کر زمین پر جا گری تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ چونکا اور پیچھے ہٹ گیا۔ میو کی نے منہ بھینچ کر سنایا۔ ”تمہاری وجہ سے آج مجھے دل کا دورہ پڑ جاتا۔ سمجھ رہے ہو؟ تم نے مجھے ڈرا دیا۔“

جریر نے لحظہ بھر میں آنکھیں پھیلائیں، پھر فوراً جھک کر دونوں ہیل اٹھالیں۔اور آدھا جھک کر رسمی انداز میں میوکی کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ گویا کسی بڑے تہذیبی دستور کی ادائیگی ہو رہی تھی۔

"مائی لیڈی، آپ کی ہیل پھر صحیح جگہ پر پہنا ضروری ہے۔"اس کی آواز میں شرارتی نرمی تھی۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

میوکی نے غصے میں ماتھا چڑھایا، ہاتھ اٹھایااور زور سے مکا مارا مگر جریر نے انکھوں کی چالاکی سے پیچھے ہٹ کر بچاؤ کر لیا۔ مکا ہوا کو کٹتا ہوا محسوس ہوا۔ وہ ہنسی چھپائے بول پڑا۔

"اُف یہ ہوا کا جھٹکا تھا، سخت نکلا۔"

میوکی نے خون کے نشانات سی آنکھوں میں چمک رکھی اور زور سے بولی۔

"میں نے یہی حرکت اپنے اسٹاکر کے ساتھ کرنی تھی۔ اگر تم نے کبھی دوبارہ میرے پیچھے چکر لگائے تو یہی نتیجہ ہوگا۔"

جریر نے سر جھکایا، پرسکون مگر تھوڑا سا چبھتا ہوا انداز تھا۔"میرا مطلب ہے اسٹاکر بنا کر مجھے کیوں نشانہ بنایا جا رہا ہے؟ میں تو تمہاری حفاظت کے لیے ہوں۔"

میوکی نے طنزیہ لہجے میں چوٹ کی۔

"حفاظت؟ اگر تم نے دوبارہ میرے پیچھے آنکھیں گھمائیں تو میں تمہیں خود تعاقب کرنے والا سمجھ کر اسی طرح پنچ مار دوں گی۔"

"مائی لیڈی، اب میری بات غور سے سنو۔"

جریر کی آواز نیچی مگر کٹیلی تھی۔

"جو تمہارے پیچھے ہے، وہ میں نہیں۔ لیکن اگر تم اسی طرح چیختی رہیں تو دشمن کو تمہیں ڈرانے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ تم خود کو برباد کرلو گی۔"

میوکی نے خود کو جھٹکے سے آزاد کیا۔

"میں خود کو سنبھال سکتی ہوں۔ تمہاری مدد نہیں چاہیے۔"

"مدد نہیں، حقیقت کی بات کر رہا ہوں۔" جریر آگے بڑھا۔ "تمہارے پاس دو راستے ہیں یا تو میرے ساتھ چلو، یا پھر بند گلی میں جا کر پچھتانا۔"

میوکی کے قدم تھم گئے۔ اس کے چہرے پر خوف اور غصہ ایک ساتھ تیرنے لگے تھے۔ پیچھے کسی کے گیٹ بند ہونے کی مدھم آواز سنائی دی۔ وہ پلٹی۔ سایہ پھر وہیں تھا، اسی جگہ، مگر اب پہلے سے قریب تھا۔

میو کی نے جریر کی طرف دیکھا۔

”اب بھی کہو گے کہ میں وہم میں ہوں؟“

مگر وہ چونکیدار تھا۔

”تو میں رسمی طور پر تمہارا باڈی گارڈ بن جاتا ہوں۔“ میو کی نے گھورا تو جریر گھبرا کر پیچھے ہوا۔

جریر نے ڈرامائی انداز میں ہاتھ جوڑے۔

”رحم کرو، مائی لیڈی۔ وعدہ کرتا ہوں۔ تمہارا سایہ بن کر رہوں گا، پر تمہیں خوف نہیں دوں گا۔“

--*-*-*-*-*

ٹوکیو کی صبح حسب معمول چمکدار تھی۔

وہ دفتر میں داخل ہوئی، استقبالیہ کے پاس چند ساتھیوں نے اسے سلام کیا۔ وہ اپنے پورے وقار کے ساتھ آ رہی تھی۔ سفید بلازر کے ساتھ نفیس سوٹ، سیاہ جوتے، کندھے تک کٹے ہوئے بال، کندھے پر بیگ، اور ہاتھ میں فون جس پر وہ مصروفی سے کچھ دیکھ رہی تھی۔

کچھ لمحوں بعد دروازہ کھلا۔ جریر اندر داخل ہوا۔ حسبِ عادت سفید قمیص، گلے میں بندھی ہوئی ٹائی، بازو چڑھے ہوئے، اور چہرے پر وہ مخصوص شرارتی مسکراہٹ تھی۔ جیسے ہی اس نے میوکی کو دیکھا، سیدھا اس کی میز کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

"صبح بخیر، مائی لیڈی اُمید ہے آج آپ کے جوتے اپنے مقام پر ہیں؟" اس نے آہستگی سے کہا، مگر لہجے میں ہنسی کی بجلی سی چھپی تھی۔

میوکی نے غصّے اور ندامت کے امتزاج سے آنکھیں تنگ کیں۔ "اگر تمہیں مذاق ہی بنانا ہے، تو تمہارا تبادلہ کسی مزاحیہ پروگرام میں کرا دیتے ہیں، جریر۔"

جریر نے کندھے ہلائے، ”یہ مذاق نہیں، حفاظتی رپورٹ تھی۔ تمہارے جوتے والے حملے نے میرے رد عمل کے امتحان میں نیا ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔“

”رد عمل کا امتحان؟“ میوکی نے آنکھیں چھوٹی کی۔ ”تو تم رات کو تعاقب کرنے والے سے نہیں، مجھ سے کنگ فو کی مشق کر رہے تھے؟“

”بالکل۔ تمہارے مُکّے کی رفتار دیکھ کر مجھے شک ہے کہ اگلی بار تم خود کو بھی گرا دو گی۔“

میوکی نے ہونٹ کاٹ کر ہنسی دبائی، ”جریر، مجھے لگتا ہے تمہارے اندر انسان کم اور کوئی الگورتھم زیادہ ہے۔“

جریر مسکرا کر بولا، ''ممکن ہے۔ مگر اگر میں کوئی خودکار نظام ہوں تو تم میری پسندیدہ بگ ہو۔ کیونکہ تم ہر منصوبے کو درہم برہم کر دیتی ہو۔''

اسی وقت پاس سے گزرتی آئران رکی، دونوں کو دیکھ کر ہنسی، ''تم دونوں کب جھگڑا ختم کر کے کام پر واپس آؤ گے؟ ویسے، کل رات کی مشہور ویڈیو دیکھ لی؟''

میو کی چونکی، ''کون سی ویڈیو؟''

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آئران نے اپنا ٹیبلیٹ گھمایا، اس پر دفتر کے کیمرے کی تصویر چل رہی تھی۔

میو کی کا جوتا فضا میں اڑتا ہوا، جریر کا بچ جانا، اور دونوں کا جھگڑا۔ پورے دفتر میں دبی دبی ہنسی گونج اٹھی تھی۔

میوکی نے ماتھے پر ہاتھ رکھا،

”کمال ہے۔اب پورا شہر دیکھ چکا ہوگا کہ میں اپنے ساتھی پر ہتھیار اُچھال رہی ہوں۔“

جریر نے اطمینان سے کہا،

”فکر مت کرو، میں نے عنوان ڈال دیا ہے۔خود حفاظتی تربیت جاری ہے۔“

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میوکی بے اختیار مسکرا اٹھی،

”تم حد سے زیادہ خطرناک انسان ہو، جریر۔“

”میں؟“وہ سنجیدگی سے بولا،

”اصل خطرہ تو ابھی تمہارے نظام کے اندر ہے۔

میں نے کل رات تمہارے نیٹ ورک کے اشارے دیکھے تھے۔ کسی نے دوبارہ اس تک پہنچنے کی کوشش کی ہے۔"

میو کی کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔

کمرے کا شور مدھم پڑ گیا۔

جریر نے دھیرے سے کہا،

"ہنسی اپنی جگہ، مگر اب کھیل سنجیدہ ہونے والا ہے۔ یہ صرف تعاقب کرنے والا شخص نہیں۔ کوئی تمہارے اعداد و شمار کے پیچھے ہے۔"

میو کی نے گہری سانس لی۔

پہلی بار اس کی آنکھوں میں خوف نہیں، بلکہ اعتماد چمکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ٹھیک ہے، جریر۔اب میں صرف تمہاری بگ نہیں۔

تمہاری ساتھی بھی ہوں۔"

جریر نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھکایا،

"خوش آمدید،مائی لیڈی اصل کھیل میں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

*_*_*_*_*_*_*

کمرے میں کوڈز اور رپورٹس کی قطاریں جمی ہوئی تھیں۔دیوار پر بڑی اسکرین روشن تھی،

جس پر نیورل ڈیٹا کے رنگ بدل رہے تھے۔

میو کی نے فائل کھولی۔"یہ سلسلہ تم نے خود لکھا تھا؟یہ غیر متوازن لگ رہا ہے۔"

جریر نے کرسی کی پشت سے سیدھا ہوتے ہوئے جواب دیا،"غیر متوازن نہیں، متحرک ہے۔ تم پرانا نمونہ استعمال کر رہی ہو۔"

میو کی نے ہلکی سی بھنویں چڑھائیں۔

"متحرک؟ یہ تو غلطی دے رہا ہے۔ اگر یہ براہِ راست تجربے پر چلا دیا تو نظام بیٹھ جائے گا۔"

"نظام نہیں بیٹھے گا، خود کو بہتر کرے گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جریر، خدارا۔۔۔"

"مائی لیڈی، ایک بار منطق پر بھروسہ کر لو۔"

کمرے میں لمحے بھر کے لیے خاموشی پھیل گئی۔

آئران نے دونوں کی طرف دیکھا، پھر آہستگی سے فائل بند کی۔

"میں کافی لے آتی ہوں شاید کیفین کوڈ کو متوازن کر دے۔" وہ مسکرا کر باہر نکل گئی۔

اب صرف وہ دونوں رہ گئے۔

میو کی نے غصے سے ٹیبلیٹ میز پر رکھا،

"تم ہمیشہ ایسے کرتے ہو۔۔۔ ہر بار خطرہ مول لے کر نظام پر بھروسہ کرتے ہو، انسانوں پر نہیں۔"

جریر نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں سمجھایا۔

"کیونکہ انسان غلطیاں کرتے ہیں، مشینیں نہیں۔"

"کبھی یہی غلطی زندگی بچا لیتی ہے۔"

میو کی نے دھیرے سے کہا، آواز میں خفگی اور تھکن تھی۔ وہ پیچھے ہٹی، مگر اس کا ہاتھ اچانک تاروں کے قریب لگا اور ساکٹ سے ہلکی سی چنگاری نکلی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مائی لیڈی!" جریر جھٹکے سے آگے بڑھا، اس کا ہاتھ تھام لیا۔ "احتیاط سے، تمہیں کچھ ہو جاتا تو۔۔۔"

"پریشان مت ہو۔۔۔ ٹھیک ہوں میں۔"

وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی، مگر جریر نے اس کی ہتھیلی کو دیکھا۔ ہلکی سی لالی ابھر آئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ٹھیک نہیں۔۔۔" وہ دھیرے سے بولا۔ اپنی جیب سے رومال نکالا اور اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"تمہیں ہمیشہ ہر چیز آخری لمحے پر کیوں یاد آتی ہے؟"

میوکی نے نظریں جھکا لیں۔ "شاید اس لیے کہ مجھے کوئی یاد نہیں دلاتا۔"

جریر چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔ پھر آہستہ سے مسکرا دیا۔ ”تو اب یاددہانی کی ذمہ داری بھی میری ہے؟“

”ہاں۔“ میو کی نے بے خیالی میں کہہ دیا۔

پھر فوراً نظریں موڑ لیں۔ ”میرا مطلب تھا کہ۔۔۔۔“

”میں سمجھ گیا۔“ جریر کی آنکھوں میں نرمی تیر گئی۔ اور اسکرین پر ڈیٹا کا رنگ سبز ہو گیا۔

بالکل ویسا جیسا کسی دل میں پہلی بار سکون اترنے پر ہوتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

*_*_*_*_*_*_*_*

دفتر میں عجیب سا بوجھ سا محسوس ہو رہا تھا۔ فائلوں کے ڈھیر کے درمیان بھی اس کے ذہن میں وہی تصویر گردش کر رہی تھی۔

رات گھر پہنچی تو دروازے کے نیچے ایک چھوٹا سا کاغذ رکھا تھا۔اس پر صرف ایک سطر درج تھی۔

”تم میری ہو جاؤ گی، ورنہ تمہیں چھین لیا جائے گا۔“میو کی کے ہاتھ لرز گئے۔اس نے کاغذ لپیٹا، روشنی بجھائی، اور کھڑکی سے باہر دیکھا۔سڑک سنسان تھی مگر دل کے اندر شور تھا۔

اگلی صبح جب جریر دفتر پہنچا تو میو کی کا چہرہ زرد تھا۔جریر نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تو وہ دھیرے سے بولی۔”میرے گھر کے باہر کوئی تھا۔میں نے اسے دیکھا تھا۔اور پھر یہ خط۔“

جریر نے خاموشی سے کاغذ لیا، چند لمحوں تک تحریر کو غور سے دیکھا، پھر نرمی سے بولا۔

”یہ خط نہیں، دھمکی ہے۔اور دھمکیاں ہمیشہ نشان چھوڑ جاتی ہیں۔“

جریر نے فوراً کام شروع کیا۔ وہ جانتا تھا کہ خوف کو نظرانداز کرنا خطرناک ہوگا۔ اس نے دفتر کی سی سی ٹی وی لاگز، پارکنگ کے ریکارڈ، اور کاغذ کی لکھائی کی تجزیہ کرنا شروع کیا تھا۔

میو کی کو مشورہ دیا کہ رات میں اکیلے نہ نکلے اور جب تک خطرہ موجود ہو، لوکیشن شیئر رکھے۔

--*-*-*-*-*-*

دفتر کا وقت ختم ہو چکا تھا۔ لائٹس مدھم ہو رہی تھیں، لوگ ایک ایک کر کے عمارت سے باہر نکل رہے تھے۔ جریر نے کندھے پر بیگ ڈالتے ہوئے دیکھا.

میو کی اپنے ٹیبلیٹ اور فائلز سمیٹ کر دروازے کی طرف بڑھ رہی تھی۔

وہ اس کے ساتھ قدم ملاتا ہوا بولا، "مائی لیڈی، ایک بات پوچھوں؟"

"پوچھو۔۔۔" وہ سنجیدہ تھی۔

"تم اتنی امیر ہو، اتنے بڑے گھر میں رہتی ہو،

پھر بھی ہر روز میٹرو سے گھر جاتی ہو؟"

میو کی کے قدم ذرا رکے۔

اس کی آنکھوں کا رنگ ہلکا بدل گیا۔

کچھ پرانا، ادھورا احساس جاگ اٹھا تھا۔

جریر نے وہ بدلتی نظر دیکھی مگر خاموش رہا۔

پھر آہستہ سے بولی، "کیونکہ میٹرو میں انسانوں کے چہرے دیکھے جا سکتے ہیں۔ کار میں صرف اپنا عکس نظر آتا ہے۔"

"دلچسپ فلسفہ ہے۔" وہ نیم مسکراہٹ کے ساتھ بولا، "مگر تمہیں نہیں لگتا کہ کچھ فاصلوں پر عکس ہی زیادہ محفوظ ہوتا ہے؟"

Clubb of Quality Content

میوکی نے پلٹ کر دیکھا، ”فاصلے محفوظ نہیں ہوتے، جریر۔ وہ بس خاموش کر دیتے ہیں۔“

چند لمحے بعد وہ دونوں عمارت سے باہر نکلے۔

بارش تھم چکی تھی مگر فضا میں نمی باقی تھی۔

میوکی نے اپنا بیگ ٹھیک کیا اور میٹرو اسٹیشن کی سمت چل دی۔

جریر نے نظریں موڑ لیں، گاڑی پارکنگ میں کھڑی تھی۔ مگر وہ رک گیا۔ وہ ایک لمحہ اسے جاتا دیکھتا رہا، پھر گاڑی کی چابی جیب میں واپس رکھ کر خود بھی پیدل چلنے لگا۔

”کچھ راستے سفر سے نہیں۔ احساس سے طے ہوتے ہیں۔“

نازل کلب
Clubb of Quality Content

شام کے وقت میٹرو اسٹیشن کے باہر ہلکی ہوا چل رہی تھی۔ شہر کی روشنیاں بارش کے قطروں میں مدھم جھلملا رہی تھیں۔ میو کی نے اپنے بیگ کی پٹی درست کی اور سڑک کے کنارے چلنے لگی۔ پچھلے کئی دنوں سے وہ ہر بار اکیلی گھر جاتی تھی، مگر آج جریر اس کے ساتھ تھا۔

میو کی نے ذرا تیز قدم اٹھائے اور خفگی کا اظہار کیا۔ ”تمہیں کیا ضرورت تھی میرے پیچھے آنے کی؟ میں خود جا سکتی ہوں۔“

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جریر نے اطمینان سے اپنے کوٹ کے بٹن بند کیے،

اور مسکرایا۔ ”ہاں، لیکن اگر تمہیں پھر وہی اسٹاکر مل جاتا تو؟ پھر تمہارے ہیلز مجھ پر ہی چلنے تھے نا، تو سوچا پہلے سے آ جاؤں۔“

میو کی نے غصے سے پلٹ کر اسے دیکھا،

"تمہیں لگتا ہے میں تمہیں مارنے والی ہوں؟"

"نہیں۔۔۔ لگتا نہیں، یقین ہے۔ تمہارے ہاتھ دیکھے ہیں میں نے، پچھلی بار ہیل گھوم کر آئی تھی بس چند انچ دور سے۔" اس نے مصنوعی خفگی دیکھائی۔

میو کی نے رک کر بیگ سے کچھ نکالنے کے لیے جھکنا چاہا۔ جریر نے فوراً ہاتھ بڑھایا اور بول اٹھا۔

"اوہ خدا، اب پھر مت مارنا۔ میں معصوم ہوں۔"

"میں صرف اپنا فون نکال رہی ہوں۔" میو کی حیران ہو گئی۔

Clubb of Quality Content

''پکا؟ کیونکہ تمہارے ہاتھ میں فون ہو یا ہیل،

نتیجہ دونوں کا ایک ہی ہوتا ہے۔ بندہ زخمی۔'' جریر نے ہنستے ہوئے سر جھٹکا۔

میوکی کے چہرے پر بے اختیار ہنسی دوڑ گئی،

مگر وہ ضبط کرتی ہوئی بولی۔ ''تم حد سے زیادہ بولتے ہو۔''

جریر نے ہلکی سی جھکائی دے کر کہا،

''یہی تو میری خوبی ہے۔ تم ناراض رہو، میں بولتا رہوں۔ بیلنس برقرار رہتا ہے۔''

میوکی نے بے اختیار ایک قدم آگے بڑھ کر اس کے بازو پر ہلکی سی چوٹ لگائی، ''تم جیسے لوگ تعاقب کرنے والے سے کم نہیں ہوتے۔''

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جریر نے فوراً پیچھے ہٹ کر دفاعی انداز میں کہا،

"لیکن اسٹاکر تو تمہیں ڈراتا ہے، میں تو صرف ہنساتا ہوں۔"

میٹرو کا دروازہ بند ہوا تو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا۔

گاڑی اندھیرے ٹریک پر سرکتی چلی گئی۔

ہزاروں قدموں کی چاپ، فون کی گھنٹیاں، اور کہیں دور سے کسی بچے کی ہنسی۔ سب آوازیں مل کر ایک عجیب سا شور بن گئی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میوکی نے کھڑکی کے پاس کھڑے ہو کر باہر جھانکا،

روشنی کی پٹیاں اندھیرے میں لپک لپک کر غائب ہو رہی تھیں۔ جریر اس کے برابر کھڑا تھا، مگر نظریں مسلسل لوگوں پر تھیں۔ وہ ہر چہرہ پڑھ رہا تھا، ہر حرکت نوٹ کر رہا تھا۔ میوکی مسکرائی۔ "تم ہر وقت ایسے ہی چوکنے رہتے ہو؟ یہاں تو سب عام لوگ ہیں۔"

جریر نے دھیرے سے جواب دیا۔ "دیکھنے میں سب عام لگتے ہیں، لیکن خطرہ بھی عام چہروں کے پیچھے چھپا ہوتا ہے۔"

میوکی نے بے اختیار کندھے اچکائے،

"تم واقعی ہر بات میں سسپینس ڈال دیتے ہو۔"

جریر نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھکایا،

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"اور تم ہر وقت حقیقت کو مذاق بنا دیتی ہو۔"

اتنے میں ایک آدمی، جس نے ٹوپی پہنی ہوئی تھی،

میوکی کے بالکل قریب آکر کھڑا ہو گیا۔ جریر کی نظر فوراً اس پر پڑی۔ اس نے لمحہ بھر میں محسوس کیا۔ اس شخص کا ہاتھ آہستہ آہستہ میوکی کے بیگ کی طرف بڑھ رہا تھا۔

جریر نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ بڑھا کر

میوی کو اپنے پیچھے کر لیا۔ میوی چونک گئی،

"کیا ہوا؟"

جریر کا لہجہ سخت تھا۔ "پرس دیکھو اپنا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میوی نے جھٹ سے بیگ پکڑا۔ زِپ آدھی کھلی تھی۔

اس کی آنکھوں میں حیرت اور غصّہ ایک ساتھ بھڑک اٹھے۔ "یہ۔۔۔ یہ کیا کرنے جا رہا تھا؟"

جریر نے آگے بڑھ کر اس آدمی کا ہاتھ تھاما۔

وہ لڑکھڑا گیا، اور ہجوم میں ایک لمحے کے لیے ہلچل مچ گئی۔ پھر گارڈز نے آکر اسے پکڑ لیا۔

میوکی کے دل کی دھڑکن ابھی تک تیز تھی۔

جریر خاموش کھڑا تھا، ہاتھ میں اس کا بیگ پکڑے،

جیسے کسی نازک چیز کو تھام رکھا تھا۔

میوکی نے غصے اور شرمندگی کے بیچ پوچھا۔

"تمہیں لگا میں اپنی چیزیں نہیں سنبھال سکتی؟"

"نہیں۔۔۔ لگا تمہیں اپنے آس پاس کی دنیا پر

زیادہ بھروسہ ہے۔" وہ جانتا تھا میوکی کچھ دنوں سے الجھی ہوئی تھی۔

میو کی کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آئی، ”اور تمہیں کسی پر نہیں؟“

جریر نے نظریں جھکائیں، ”بھروسہ تب کرتا ہوں جب یقین ہو کہ سامنے والا دل نہیں، عقل سے فیصلہ کرے گا۔“

”تو تمہارے لیے میں کیا ہوں؟“ مذاق میں پوچھ لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جریر نے سر اُٹھایا، آنکھوں میں ایک ہلکی سی چمک تھی، ”ایک استثناء (exception) جس پر دل بھی مانتا ہے، اور عقل بھی چپ رہ جاتی ہے۔“

میو کی کے چہرے پر چند لمحوں کے لیے خاموشی چھا گئی۔ میٹرو اگلے اسٹیشن پر رُکی۔

اور زندگی کا سفر تھوڑا سا بدل گیا۔

*_*_*_*_*_*_*_*

اسٹیشن کی ہوا ٹھنڈی تھی، مگر میو کی کے کانوں میں اب بھی میٹرو کا شور گونج رہا تھا۔ لوگوں کا ہجوم باہر نکل رہا تھا۔ اس نے اپنا کوٹ درست کیا، بیگ مضبوطی سے تھاما، اور جریر کی طرف دیکھا۔ وہ اب بھی چند قدم پیچھے کھڑا، اطراف کا جائزہ لے رہا تھا گویا کوئی عام آدمی نہیں، کسی مشن پر تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میو کی کے قدم رُکے۔ ''تم ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟''

جریر نے جواب نہ دیا، بس نظریں گھمائیں، پھر مختصر سا کہا، ''چلو، باہر نکلتے ہیں۔ یہاں زیادہ دیر رکنا ٹھیک نہیں۔''

میو کی نے الجھ کر فون نکالا۔اسی لمحے اسکرین روشن ہوئی۔ایک انجان نمبر تھا۔اس نے چونک کر دیکھا۔کال بار بار آرہی تھی۔

”ہیلو؟“آواز دھیمی مگر سرد تھی۔

”میو کی ہانازاکی۔۔۔تم محفوظ نہیں ہو۔“

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میو کی کے قدم جم گئے۔”کون؟تم کون ہو؟“

”جس نے تمہیں بچایا،وہ دراصل تمہیں دیکھ رہا ہے۔تمہارے ہر قدم،ہر لفظ،ہر سانس۔۔۔اُس کی فائل میں محفوظ ہے۔“

میو کی کے لب خشک ہو گئے۔

”یہ۔۔۔یہ مذاق ہے کیا؟“

”وہ تمہارے قریب ہے، میو کی۔ اتنا قریب کہ خود تمہیں بھی خبر نہیں۔ اُس کی خاموشی ہی اُس کا نقاب ہے۔ اگر زندہ رہنا چاہتی ہو۔ تو اس پر بھروسہ نہ کرو۔“

فون کٹ گیا۔ صرف خاموشی رہ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میو کی نے آہستہ سے فون نیچے کیا، آنکھوں میں الجھن، دل میں خوف، اور ذہن میں درجنوں سوال تھے۔ جریر اُس کی طرف بڑھا۔ ”کون تھا؟ چہرہ اتنا زرد کیوں ہے تمہارا؟“

میو کی نے ہچکچاتے ہوئے کہا، ”کچھ نہیں۔۔۔ شاید غلط نمبر تھا۔“

جریر نے اس کے فون پر نظر ڈالی۔ اسکرین پر نمبر ابھی بھی موجود تھا، وہ ایک انجان کنٹری کوڈ تھا۔ ”مائی لیڈی!“ اس نے دھیرے سے کہا، ”غلط نمبر کبھی اتنا سچ نہیں بولتا۔“

میوکی نے فوراً فون بند کر دیا۔ ”میں تھک گئی ہوں، بعد میں بات کرتے ہیں۔“

جریر نے ایک لمحے کو اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

چہرے پر وہی نرم خاموشی، مگر آنکھوں کے پیچھے کچھ بدل گیا تھا۔

میوکی نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

ایک عمارت کی کھڑکی میں کوئی سایہ تھا۔

وہ سایہ ابھی ہٹا تھا۔

ہوا کی لہر چلی۔ پھٹی ہوئی آواز اُس کے کانوں میں اب بھی گونج رہی تھی۔ ''وہ تمہاری حفاظت نہیں کر رہا۔۔۔ تم پر نظر رکھ رہا ہے۔''

*_*_*_*_*_*_*

میو کی رات گئے دبے قدموں گھر میں داخل ہوئی۔ اس کا دل زور سے دھڑک رہا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ اس پر نظر رکھی جا رہی ہے، لیکن یہ نہیں جانتی تھی کہ کون، کیوں، اور کب حملہ کر سکتا تھا۔

Clubb of Quality Content!

جیسے ہی وہ دروازہ کھولنے لگی، ساتھ والے حصے کا دروازہ چرچراتے ہوئے کھلا۔ اس کے والد، جو ہمیشہ اپنے کمرے کی چار دیواری میں قید رہتے تھے، باہر آئے تھے۔

"کھانا کھایا؟" کیوان کی آواز مدھم تھی، مگر اس میں برسوں کی بے اعتنائی کی بازگشت تھی۔

میوکی نے ایک لمحے کے لیے اس کی طرف دیکھا، پھر ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا، "جی، کھالوں گی۔"

یہ وہ پہلی تسلی تھی جو برسوں بعد اس کے کانوں نے سنی تھی۔

ایک لمحے کو فضا جیسے ٹھہر سی گئی، ہوا رک گئی، اور وقت اپنی رفتار بھول گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ لڑکا۔۔۔ جو سائے کی طرح تمہارے ساتھ رہتا ہے، تمہاری حفاظت کرلے گا۔"

میوکی نے کچھ لمحے خاموشی میں گزارے، آنکھوں میں ایک عجیب سا یقین اور چہرے پر تھکن کی دھند تھی۔

پھر اس نے دھیرے سے قدم بڑھائے، دروازے کی دہلیز پر رُک کر پل بھر کو اس کی طرف دیکھا اور پُر اعتماد لہجے میں بولی۔

"میں اپنی حفاظت خود کر سکتی ہوں مگر شاید اب سائے بھی پہچان بدلنے لگے ہیں۔"

وہ دروازے کے اندر داخل ہوئی اور آخری بار پلٹ کر دیکھا۔ یہ وہ دہلیز تھی جس کے پار ایک ایسی دنیا تھی جہاں وہ نہیں جاتی تھی۔

ایک دنیا جو ماضی کے زخموں، رازوں اور ادھوری کہانیوں سے بھری ہوئی تھی۔

"سایہ چاہے میرا ہو یا دشمن کا۔۔۔ میں دونوں کا سامنا کرنا جانتی ہوں۔" دروازہ بند ہوا تو کیوان دیر تک اس کو تکتا رہا۔ اس کے پیچھے ایک اور باب شروع ہو چکا تھا۔

*_*_*_*_*_*_*

میو کی پریشان تھی،اس نے قرآن کھولا اور تدبر کے ذریعے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنے لگی۔

ہم اکثر کہتے ہیں کہ جب مشکل وقت آیا تو ہم اکیلے تھے،کوئی ساتھ نہیں تھا،سب چھوڑ گئے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ شکر کریں کہ کوئی آپ کے ساتھ نہیں تھا،کیونکہ اس وقت آپ کا رب آپ کے ساتھ تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یہ جو مشکل وقت آپ کی زندگی کی رات کی طرح آیا ہے،دراصل یہ اس لیے آیا ہے تاکہ آپ کو آپ کے مالک کے قریب کرے۔

”مالک آپ سے کہتا ہے میرے بندے،میرے سوا تیرا کون ہے؟“

یاد رکھیں انہی مشکلات، تنہائیوں اور پریشانیوں کی گھڑیوں میں اللہ ملتا ہے۔

یہی آزمائشیں دراصل آشنائی ہیں۔ یہ رات آپ کو آپ کے کمرٹ زون سے نکالنے آئی ہے تاکہ آپ اپنے رب کے قریب ہو سکیں۔

اپنے دل کو مضبوط کریں اور ذہن کو سمجھائیں۔

اللہ آپ کے ساتھ ہے۔

وہی اس پوری کائنات کا مالک ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور جب وہ ساتھ ہے تو دنیا میں اگر کوئی بھی ساتھ نہ دے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اب شکر کرنا سیکھیں کہ مالک نے آپ کو چُنا ہے۔

وہ اپنے پیاروں کو ہی آزماتا ہے تاکہ انہیں مزید قریب کر کے اپنے معجزات سے روشناس کرا سکے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آپ کا معجزہ تیار ہو رہا ہے اور اپنے بہترین وقت پر آپ کی زندگی میں ظاہر ہو گا۔

اُس وقت آپ حیران بھی رہ جائیں گے اور خوش بھی ہو جائیں گے۔

تو گھبرانا نہیں ہے۔

آپ کے ساتھ آپ کا مالک ہے۔

وہ سب کچھ بہتر کر دے گا۔

بس اپنی تسبیح جاری رکھیں، اپنے رب کو پکاریں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ پکارنے والوں کو سنتا ہے اور انہیں تھام لیتا ہے۔

ہانا کا پیغام آنے لگا۔ بیڈ سائیڈ ٹیبل پر رکھا فون بار بار بجا، مگر میو کی نے تدبر جاری رکھا۔ اُس لمحے اُس کے لیے سکون صرف قرآن کے الفاظ میں تھا۔

وہ سورہ المزمل کی آیت 5 پڑھنے لگی۔

إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا

ترجمہ: ”بیشک ہم عنقریب تم پر ایک بھاری کلام اتارنے والے ہیں۔“

سنلقي (أ-ل-ق) ڈالنا، پہنچانا۔۔۔نازل کرنا۔

جیسے کسی کو کوئی بڑی ذمہ داری دی جائے (گھر، نوکری یا پڑھائی میں) تو دل بھاری لگتا ہے۔

اسی طرح قرآن کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا بھی ایک بھاری ذمہ داری ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زندگی میں کبھی ایسے فیصلے آتے ہیں جو آسان نہیں ہوتے، جیسے صحیح اور غلط کے درمیان فرق کرنا۔ قرآن انہی لمحوں میں رہنمائی دیتا ہے۔

جیسے جم یا ورزش میں مسلسل محنت کرنی پڑتی ہے تاکہ جسم مضبوط ہو، ایسے ہی قرآن کی تعلیمات پر چلنے کے لیے دل اور دماغ کو روز تربیت دینی پڑتی ہے۔

جب مشکلات کا بوجھ دل پر بڑھ جاتا ہے تو قرآن پڑھنے سے ایسا لگتا ہے جیسے بوجھ اُتر گیا ہو۔

Clubb of Quality Content

یہ اللہ کا بھاری کلام ہی ہے جو سکون دیتا ہے۔

جیسے روزانہ پانی پینا یا سانس لینا ہماری ضرورت ہے، ویسے ہی روزانہ قرآن کو تھوڑا تھوڑا پڑھنا دل کو زندہ رکھتا ہے۔

حدیث اور روایات میں آتا ہے کہ جب وحی نازل ہوتی تھی تو حضور ﷺ پر جسمانی طور پر بھی بوجھ محسوس ہوتا۔ کبھی سردی میں بھی پسینہ بہہ جاتا، کبھی اونٹ پر ہوں تو اونٹ زمین پر بیٹھ جاتا، اور کبھی صحابہ کو لگتا جیسے کوئی بوجھ اُن پر بھی پڑ گیا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

قولًا (ق-و-ل) بات، کلام۔۔۔اللہ کا کلام۔

بات یا کلام جو دل و دماغ پر اثر ڈالے، وہ اللہ کا کلام ہے۔

عمومًا ہم اپنی ماں کو بہت ٹوک دیتے ہیں، ڈرامے نہ دیکھنے کی نصیحت کرتے ہیں، غیبت نہ کرنے کو کہتے ہیں، چھوٹی بہن بھائیوں یا باقی گھر والوں پر غصہ کرتے ہیں، موسیقی سننے سے

منع کرتے ہیں، ذکر کرنے یا نماز پڑھنے کی تاکید کرتے ہیں جبکہ ہم خود ڈرامے بھی دیکھتے، غیبت کرتے اور موسیقی بھی سنتے ہیں۔ پہلے خود اچھی عادات اپنائیں بعد میں نصیحتیں کرنی چاہیے۔

جب تک ہم خود آرام سے، سکون سے اور ذمہ داری کے ساتھ نرمی سے نہیں سمجھائیں گے، دوسروں کو سمجھانا مشکل ہے۔

کیونکہ جب ہم خود غصے میں ہوں، چڑچڑے ہوں یا جارحانہ رویہ رکھیں، تو لوگ ہمارے کلام یا نصیحت پر دھیان نہیں دیتے۔

سب سے پہلے ضروری ہے کہ ہم خود عمل کریں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر دوسروں کو سکھانا ممکن ہوتا ہے۔

یہ بالکل حقیقت ہے کہ آپ کی شخصیت اور آپ کے بولنے کا انداز قرآن کے پیغام کو پہنچانے میں مددگار ہونا چاہیے۔

حضرت محمد ﷺ عملی طور پر یہ سبق دیتے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ان کی نرمی اور شفقت ہی لوگوں کے دل جیت لیتی تھی۔

اسلام سخت نہیں، بلکہ عمل کرنے کے لیے نفس پر قابو پانا ضروری ہے۔

جب تک ہم خود اپنی اصلاح نہیں کریں گے، دوسروں کی اصلاح ممکن نہیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

”اچھا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔“

اس لیے آج سے اپنے مزاج میں نرمی پیدا کریں۔

اپنی شخصیت کو نکھاریں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

قرآن کے تقاضوں کو سمجھیں اور ذمہ داری کو قبول کریں۔

Self-love، self-care، شکر، صبر اور نرمی اپنائیں۔

اپنی زبان سے حسنِ اخلاق نکالیں، جو آپ کو دوسروں کا خیال رکھنے والا بنائے۔

والدین اور چھوٹے بہن بھائیوں کے ادب سیکھیں۔

اور باقی تمام اچھائیوں کو اپنی شخصیت میں شامل کریں۔

ثقیلا (ث-ق-ل) بھاری۔۔۔وزن دار، بامقصد، ذمہ داری بھرا۔

''بھاری'' مطلب ہے کہ یہ کلام دنیاوی کتابوں جیسا نہیں۔

یہ ہمارے ایمان، عمل، دل اور جسم سب پر اثر ڈالتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اسے اٹھانا یعنی اس کے مطابق جینا محنت، قربانی اور صبر مانگتا ہے۔

قرآن صرف پڑھنے کے لیے نہیں، بلکہ ہر حکم پر عمل ضروری ہے۔

جھوٹ نہ بولنا، دل کو حسد و کینہ سے پاک کرنا، صبر کرنا، نماز قائم کرنا۔ یہ سب آسان نہیں، یہی بھاری پن ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جب انسان قرآن پر چلتا ہے تو معاشرہ، دنیا، اور اپنی خواہشات اُس کے خلاف آتی ہیں۔ اس دباؤ کو سہنا بھی "قولاً ثقیلًا" ہے۔

جو قرآن سنا اور سمجھا، اس پر عمل نہ کیا تو کل قیامت میں حساب سخت ہو گا۔ یہ احساس خود ہی بھاری ذمہ داری ہے۔

یہ آیت قرآن کی سنگینی اور عظمت کو بیان کرتی ہے۔

یہ کلام صرف الفاظ نہیں بلکہ زندگی کا نظام ہے۔

اس کو اٹھانا یعنی اس پر عمل کرنا آسان نہیں، یہ بندے سے قربانی، صبر اور پختگی کا تقاضا کرتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

قرآن کہتا ہے ''اَوفوا بالعُقود'' (عہد پورے کرو)۔

جب ہم چھوٹے چھوٹے وعدے (مثلاً کسی دوست کو وقت پر کال کرنے یا قرض واپس کرنے کا) پورا کرتے ہیں۔ یہی ''قولاً ثقیلًا'' پر عمل ہے۔

قرآن کہتا ہے ''وَالْکَاظِمِینَ الْغَیْظَ'' (غصہ پی جانے والے)۔

جب کوئی ہمیں برا کہے اور ہم بدلہ نہ لیں بلکہ صبر کریں۔ یہ واقعی بھاری عمل ہے، مگر یہی قرآن کا وزن ہے۔

جب حالات برے ہوں، پھر بھی زبان سے ''الحمدللہ'' نکلے۔ یہ بھی ''قولاً ثقیلًا'' کی ایک جھلک ہے۔

میو کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں، آزمائشوں نے اسے گھیر رکھا تھا، مگر رب اپنی رحمت سے اُس کی حفاظت فرما رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بعض دفعہ سچ بولنے سے نقصان بھی ہو سکتا ہے، لوگ ناراض ہو سکتے ہیں، مگر پھر بھی حق پر ڈٹ جانا۔ یہ قرآن کے بھاری کلام کو اٹھانا ہے۔

چھوٹی نوکری ہو یا بڑی، تھوڑا سا دھوکہ دینا آسان لگتا ہے، لیکن قرآن کہتا ہے خیانت نہ کرو۔

یہی بھاری پیغام ہے۔ ایمان داری سے کام کرنا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کسی نے تکلیف دی، ہم بدلہ لے سکتے ہیں مگر قرآن کہتا ہے معاف کر دینا بہتر ہے۔ یہ آسان نہیں، لیکن یہی "قولاً ثقیلاً" ہے۔

کھانے، پینے اور ورزش میں اعتدال رکھنا، کیونکہ قرآن ہمیں اپنے جسم کا خیال رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔

فضول خرچی سے بچنا، اللہ کے رزق میں برکت لاتا ہے۔

چاہے آپ جوان ہوں یا مصروف، والدین کے ساتھ نرمی اور احترام سے پیش آنا۔

جو کام دل سے بھاری لگے، اسے صبر اور منصوبہ بندی کے ساتھ مکمل کریں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کلاس میں یا کام پر مکمل توجہ دیں، سیکھنے کی عادت اپنائیں۔

اپنا بہترین دیں، چاہے آپ پڑھائی کر رہے ہوں، پڑھا رہے ہوں، نوکری کر رہے ہوں یا کاروبار میں مصروف ہوں۔

یہ نہیں کہ ''جو ہوا دیکھ لوں گا، جب موڈ ہو گا تب کروں گا'' کبھی نہیں۔ آپ کو فوکس رہنا ہو گا۔

اپنے اہداف پر توجہ دیں، بڑے خواب دیکھیں اور اللہ پر ایمان رکھیں۔

چاہے یہ انٹری ٹیسٹ ہو یا فائنل امتحان، نوکری کا دن ہو یا پروموشن، کاروبار میں منافع یا نقصان، شادی کا نیا رشتہ ہو یا بچوں کی ذمہ داری، پیسہ کمانا ہو یا نیک عمل کرنا، قرآن سیکھنا ہو یا دوسروں کو سکھانا، کھانا بنانا ہو یا دوسروں کو کھلانا۔ ہر کام میں اپنا بہترین دیں۔

مؤمن ہمیشہ کوشش کرے کہ وہ اپنے 100٪ دے، نتیجہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

رات کو آنکھیں بند کر کے اپنے مقصد یا منزل کا تصور کریں اور محسوس کریں کہ جب آپ کی منزل حاصل ہو گی تو کیسا محسوس ہو گا۔

وہ تصور اور احساس اللہ کے ساتھ آپ کو راستہ دکھائے گا اور آپ کا دل مثبت رہے گا۔

جب دل بھرا ہو تو استغفار پڑھیں، یہ مثبت توانائی پیدا کرتا ہے جو کائنات میں مواقع اور وسائل کو آپ کی طرف متوجہ کرتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آپ کو شاید معلوم نہ ہو، لیکن ایک چھوٹا سا یقین، تسبیح اور اللہ پر توکل آپ کے لیے راستے بنانے لگتا ہے۔

گھبرانا نہیں، اللہ راستے بنائے گا، مشکلات آسان کرے گا، اور دعا کرنے سے امید پیدا ہوتی ہے۔

جس رب نے آپ پر ذمہ داریاں ڈالیں اور دل میں منزل کا خیال پیدا کیا، وہ آپ کو ان تک پہنچانے کے وسائل اور راستے بھی آسان کرے گا۔

آپ کو صرف پوری توانائی لگا کر کوشش کرنی ہے، کیونکہ انسان کے لیے صرف وہی کچھ ہے جس کے لیے وہ کوشش کرتا ہے۔

وہ کامل مومن تو نہ تھی، مگر اس نے روز قرآن کھول کر سمجھنے اور تسبیح کرنے کی عادت اپنالی تھی۔ انسان کوشش کا پابند ہے، کامیابی رب کے ہاتھ میں۔ وہ تسبیح میں مگن تھی۔ "لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ"۔ وہی دعا جو یونس ؑ کو اندھیروں سے نکال لائی تھی۔ اسے یقین تھا کہ جو رب یونس ؑ کو بچا سکتا ہے، وہ اُسے بھی بچا لے گا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

*_*_*_*_*_*_*_*

دن کے اختتام کے قریب دفتر کا ماحول معمول سے زیادہ مصروف تھا۔ کانفرنس روم میں ایک نرم سفید روشنی پھیل رہی تھی۔ ایک غیر ملکی کلائنٹ چند لمحوں پہلے ہی آیا تھا۔

فرزان نے اسے خوش اخلاقی سے خوش آمدید کہا، اور گفتگو کے دوران ماحول ہلکا سا دوستانہ بن گیا۔ اسکرین پر پروجیکٹ ڈیٹلس کے سلائیڈز ایک ایک کر کے بدل رہے تھے، اور میوکی ہلکی مگر پُراعتماد آواز میں بول رہی تھی۔ "یہ سیکشن بنیادی سیکیورٹی ماڈیول کا ہے۔ ہمیں اس بار کوڈنگ کے ساتھ ہارڈویئر فلو بھی چیک کرنا ہوگا۔ جریر، تمہارے اینکرپشن لیئرز بہت مضبوط ہیں، مگر ہیومن ایکسیس پوائنٹس پر مزید توجہ دینا ہوگی۔" جریر نے نظریں اٹھا کر مختصراً سر ہلایا۔ مگر اُس کی نگاہیں محض اسکرین پر نہیں، میوکی کی ٹھہرے ہوئے لہجے اور حرکت کرتے ہاتھوں پر تھیں۔ جن میں وہی نرمی تھی جو کسی کمانڈر کی نہیں، ایک رہنما کی پہچان ہوتی ہے۔ کلائنٹ نے اُسے دیکھ کر ہلکا سا سر جھکایا، جبکہ فرزان، جو غیر ملکی کلائنٹ کے

ساتھ بیٹھا تھا، ایک نرم تبسم کے ساتھ بولا "میو کی، آپ کی پریزنٹیشنز ہمیشہ کمال ہوتی ہیں۔ آج رات ہمارے مہمان کے اعزاز میں ایک ڈنر رکھا گیا ہے، آپ کو بھی آنا چاہیے۔" کمرے کے ایک گوشے میں بیٹھا جریر اپنی ٹیبلیٹ پر تیزی سے کوڈز چلا رہا تھا۔ میو کی کے ہاتھ لمحہ بھر کے لیے ٹھہر گئے۔ اس نے سلائیڈ بند کی۔ "شکریہ سر، مگر آج شام میرے کچھ ذاتی مصروفیات ہیں۔ کل صبح میں مکمل رپورٹ جمع کر دوں گی۔ اس کے چہرے پر وہی پر سکون اعتماد تھا، جس کے ساتھ وہ ہمیشہ اپنے فرائض نبھاتی تھی۔ "فرزان نے افسوس مگر خوش دلی سے سر ہلایا۔ "آپ کے بغیر محفل ادھوری رہے گی۔ اگلی بار انکار قبول نہیں کروں گا۔" میو کی نے نرم مسکراہٹ کے سر ہلایا۔

"ضرور سر، وعدہ رہا۔" فضا میں ایک ہلکی سی خاموشی چھا گئی۔ جریر کا ہاتھ اب بھی ٹیبلیٹ پر تھا، مگر انگلیاں چند لمحوں سے جامد تھیں

کلائنٹ کے رخصت ہوتے ہی اس نے ٹیبلیٹ ایک طرف رکھا۔

میوکی کی نرم مسکراہٹ اور فرزان کے شائستہ لہجے نے جیسے اس کے ارد گرد کی فضا کو بدل دیا ہو۔ وہ آہستگی سے اٹھا، اپنی ٹائی سیدھی کی، پھر بظاہر کسی نوٹ پر جھکنے کا بہانہ بنایا، مگر نظریں بار بار میوکی کی طرف پلٹنے لگیں۔ جب میوکی نے فائلز سمیٹ کر جانے کے لیے قدم بڑھائے، تو اس نے فوراً دروازے کی طرف بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔ یوں جیسے یہ سب محض اتفاق ہو۔ میوکی ہلکی سی حیرت سے رکی، پھر مسکرا کر بولی۔

"شکریہ۔" جریر نے سر ہلایا، لہجہ بالکل عام مگر آنکھوں میں غیر معمولی سکون کی جھلک تھی۔ میوکی باہر نکلی تو فرزان کی آواز پیچھے سے آئی۔ "میوکی، کل کی رپورٹ وقت سے پہلے بھیج دینا۔" میوکی نے پلٹ کر جواب دیا۔ "جی سر۔"

جریر نے یہ منظر دیکھا۔ اس نے نظریں پھیر کر اپنی میز پر رکھا قلم اٹھایا، پھر بغیر دیکھے قلم کو انگلیوں میں گھمایا۔ جیسے خود کو کسی خیال سے ہٹانے کی کوشش کر رہا ہو۔ ساتھ ہی وہ بے چینی سے کرسی کی پشت سیدھی کرتا اٹھا، چند قدم چلتا رہا، پھر واپس بیٹھ گیا جیسے کسی انجانے اضطراب نے چند لمحوں کے لیے اُس کے ضبط کو ہلا دیا ہو۔ ایک ملازم نے قریب سے گزرتے ہوئے پوچھا۔ "سر، آپ ٹھیک ہیں؟" جریر نے فوراً خود کو سنبھالا، ہلکی مسکراہٹ

Clubb of Quality Content

کے ساتھ بولا۔ "ہاں، بالکل۔ بس نیند کم ہے آج۔ "اور پھر آہستہ سے نظریں کھڑکی کی طرف دوڑ گئیں جہاں باہر جاتے ہوئے میوکی کا عکس دھندلے شیشے میں چند لمحوں کے لیے رُک کر مٹ گیا۔

*_*_*_*_*_*_*_*

کاریڈور کے سرے پر ہلکی روشنی تھی، میوکی ہاتھ میں فائل لیے فرزان کے سامنے کھڑی تھی۔ دونوں کے درمیان معمولی سی بحث چل رہی تھی، مگر لہجے میں نرمی کے بجائے پیشہ ورانہ سختی جھلک رہی تھی۔

"میں نے کہا تھا وہ پورا سیکشن ریویو کیے بغیر فائنل نہیں کرنا۔ "فرزان نے کندھے اچکائے، "میں نے وقت ضائع نہیں کرنا چاہا، سب پوائنٹس واضح تھے۔ "میوکی نے فائل کے صفحے پلٹے، ''واضح تھے؟ یہاں تو غلط ریفرنس ہیں۔ یہ جریر کا نہیں، فارمیٹ آپ نے اپنا بنایا ہے۔''

فرزان کے چہرے پر ایک ہلکی سی ضدی مسکراہٹ اُبھری، ''تو کیا ہر چیز جریر کے اصولوں کے مطابق ہی ہو گی؟''

دونوں کے لہجے میں ایک نرم سا تناؤ تھا۔ میوکی کی نظریں فائل پر، مگر اس کی آواز میں وہ اعتماد جو اکثر خاموشی سے محسوس ہوتا تھا۔ وہی لمحہ تھا جب جریر کاریڈور سے گزرتا ہوا رک گیا۔ ہاتھ میں ٹیبلٹ تھا، مگر نگاہوں کا مرکز کہیں اور۔

میوکی کے لہجے کی سختی، فرزان کے چہرے کی اطمینان بھری مسکراہٹ، اس کے اندر کچھ عجیب سا کھچاؤ پیدا کر گئے۔ وہ ذرا سا ٹھہرا، پھر سامنے سے گزرتے ایک ملازم کو روک لیا۔ "تم۔۔۔ وہ نیا سافٹ ویئر انسٹال کیا؟" آواز میں ضبط چھپا ہوا تھا، مگر کان ان دونوں کی باتوں کی سمت مڑے رہے۔

میوکی نے فائل بند کی، "میں دوبارہ ریویو کروں گی، اب کوئی غلطی برداشت نہیں۔"

فرزان نے ہنستے ہوئے کہا، "جی میڈم پرفیکشنسٹ، جیسے آپ حکم دیں۔" جریر کے چہرے پر ایک لمحے کو ہلکی سی جنبش آئی۔ اس نے بے اختیار اپنی ٹائی سیدھی کی، پھر کمر پر بازو رکھ کر دوسری سمت منہ موڑ لیا۔ مگر اس کی نظریں ایک بار پھر پلٹ آئیں۔ میوکی اب فرزان سے فائل لے رہی تھی، اور جریر کے چہرے پر وہ خاموش تاثر تھا جیسے دل میں کوئی ان کہی بات

کہے بغیر رہ گئی ہو۔ میو کی اور فرزان کی گفتگو جیسے پس منظر میں دھندلی سی آواز بن گئی۔ جریر نے ٹیبلٹ کھولنے کی اداکاری کی، مگر انگلیاں الٹی سمت سوائپ کر رہی تھیں۔

پھر اچانک رک کر ایک ملازم سے بولا، ''ہاں، وہ۔۔۔ کافی مشین ٹھیک کر دی تم نے؟'' ملازم حیران سا، ''سر! آپ تو پچھلے ہفتے ہی کہہ چکے تھے ٹھیک ہے۔'' جریر نے مصنوعی سنجیدگی سے سر ہلایا، ''ہاں ہاں، بس چیک کر رہا تھا۔۔۔ دوبارہ۔'' میو کی نے فائل بند کی اور قدم مڑ لیے۔ فرزان اب بھی مسکراتا ہوا اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔ جریر نے چپکے سے ایک نظر اس کی سمت ڈالی۔ فرزان اب بھی اسی جگہ کھڑا، نظریں میو کی کے پیچھے تھیں۔

جریر کی بھنویں سکڑ گئیں۔ قدم پیچھے ہٹے، اور وہ سیدھا میز کے پائے سے ٹکرا گیا۔ ٹھک!

"آہ۔۔۔!" ملازم دوڑا آیا، ''سر! سب خیریت؟'' جریر نے سیدھے ہوتے ہوئے مصنوعی سنجیدگی سے کہا، ''ہاں، سب ٹھیک ہے۔۔۔ بس زمین ذرا غلط جگہ آ گئی تھی۔''

فرزان نے پلٹ کر دیکھا، ہنسی دبا نہ سکا۔ اور جریر نے خود کو سنبھالتے ہوئے گہرا سانس لیا۔ "ہاں، فنی دنیا۔۔۔ بہت فنی۔"

فرزان نے ہنستے ہوئے کہا، "جریر، تم ہمیشہ وقت پر آ جاتے ہو، جہاں بات ختم ہونے لگے۔"

"تھوڑی غلط فہمی بھی زندگی کو دلچسپ بناتی ہے، کیا خیال ہے تمہارا؟"

"تم شاید غیر ارادی طور پر ہمیشہ وہیں آجاتے ہو

جہاں تمہیں نہیں ہونا چاہیے۔" جریر نے ہلکی سانس بھری۔

"شاید مگر کبھی کبھی غلط جگہ صحیح جواب دے دیتی ہے۔"

وہ دونوں الگ سمتوں میں چل پڑے۔

*_*_*_*_*_*_*_*

میو کی چپ چاپ اپنی فائلز لے کر میز کی طرف پلٹی۔

قدموں کی چاپ کے ساتھ اس کے بالوں کی چند لٹیں ہلکی ہوا میں اُڑیں، جریر نے نظریں نیچے جھکائیں مگر انگلیاں کی بورڈ پر رکی رہ گئیں۔ "سر، یہ رپورٹ سائن کرنی ہے۔" ایک جونیئر نے فائل اس کے سامنے رکھی۔ جریر نے بغیر دیکھے کہا، "ہاں۔۔۔ہاں، رکھ دو۔۔۔ میں دیکھ لیتا ہوں۔" مگر اُس کی نظریں کب سے کسی اور کو دیکھنے میں مصروف تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میو کی اپنی کرسی پر بیٹھی، بال ٹھیک کیے اور لیپ ٹاپ کھولا۔ جریر نے کی کوشش کی، لیکن انگلیاں بار بار ایک ہی بٹن دبانے لگیں۔ "سر، سسٹم ہینگ ہو گیا ہے شاید؟" جریر نے چونک کر اسکرین دیکھی، پھر شرمندہ سا ہنسا۔ "ہاں۔۔۔ لگتا ہے رپورٹ بھی تھک گئی مجھ سے۔" میو کی نے خفیف سی مسکراہٹ چھپانے کی کوشش کی، مگر ہونٹوں کے کنارے تھوڑے سے اُٹھ گئے۔

جریر نے فوراً نظریں دوسری طرف موڑ لیں، پھر خود ہی بڑبڑایا، "کام پر دھیان رکھ، جریر۔۔۔ کام پر۔"

"سر، اگر آپ کا سسٹم واقعی ہینگ ہو گیا ہے، تو ایڈمن والے کو بلوا دوں؟ یا آپ خود ری بوٹ کر لیں گے؟"

جریر نے چونک کر نظریں اٹھائیں، چہرے پر ایک لمحے کے لیے پکڑی ہوئی شرارت چھپ نہ سکی۔ پھر ہلکا سا گلا صاف کرتے ہوئے بولا، "نہیں۔۔۔ اب سب کنٹرول میں ہے۔ بس۔۔۔ تھوڑا لیگ تھا۔" میو کی نے سر ہلایا اور پر سکون لہجے میں بولی،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

''اچھا لیگ ختم ہونا ضروری ہے ورنہ پرفارمینس پر اثر پڑتا ہے۔'' وہ یہ کہہ کر واپس فائل دیکھنے لگی۔اور جریر نے اپنی کرسی کی پُشت سے سر ٹکایا، نیم مسکراہٹ کے ساتھ زیرِلب بولا، "اور اثر تو پہلے ہی پڑ چکا ہے۔"

*_*_*_*_*_*_*_*

دفتر کی دوپہر کچھ زیادہ ہی خاموش تھی۔ میوکی کانفرنس روم کے قریب کھڑی تھی، ہاتھ میں فائل اور چہرے پر وہ سنجیدگی جو عام طور پر کسی اہم رپورٹ کے وقت آتی تھی۔

جریر اپنی میز پر بیٹھا تھا، مگر اس کی انگلیاں بے چینی سے کی بورڈ پر رقص کر رہی تھیں۔ میوکی قریب آئی، "مجھے تم سے ایک بات کرنی تھی۔" اُس کی آواز میں احتیاط تھی، جیسے کوئی معاملہ معمولی نہیں۔ ''فرازن نے کہا کہ نیورل نیٹ ورک میں کسی نے دوبارہ ایکسیس کی کوشش کی ہے۔۔۔ تم نے کچھ دیکھا؟'' جریر نے اسکرین پر سے نظریں اٹھا کر میوکی کی عنبری آنکھوں میں دیکھا۔

"مائی لیڈی دیکھا تو نہیں، مگر محسوس ضرور ہوا۔ شاید وہی جس کو تم اپنے ساتھ 'صرف کولیگ' کہتی ہو، اصل میں سسٹم کا بگ نکلا ہو۔" میو کی نے ابرو اٹھائے، "یہ مذاق کا وقت نہیں، جریر۔ میں سنجیدہ ہوں۔"

"میں بھی ہوں۔" اُس نے آہستہ سے جواب دیا، مگر چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آگئی جیسے وہ اپنے ہی خیال میں کھو گیا ہو۔ میو کی نے الجھ کر فائل میز پر رکھی، "تم ٹھیک سے سن بھی رہے ہو؟"

جریر چونکا، "ہاں، بالکل! تم کہہ رہی تھی کہ۔۔۔" پھر پل بھر کو رُک گیا، جیسے ذہن کسی اور جگہ ہو۔ مائی لیڈی کے ہوتے، باقی سب منظر دھندلا جاتے ہیں۔۔۔ میری دنیا بس ان عنبری آنکھوں میں سمٹ آتی ہے۔ میو کی نے آنکھیں سکیڑ کر دیکھا۔ "تم سوچ کہاں رہے ہو؟" جریر نے فوراً فائل اٹھالی، "نہیں، کچھ نہیں۔ بس، فار۔۔۔ میرا مطلب ہے۔۔۔ فارمیٹنگ کا خیال تھا۔"

میو کی نے آہستہ سے سانس بھری. "تمہیں کبھی کبھی لیگ سے زیادہ کنفیوژن ہوتی ہے۔" وہ فائل اٹھا کر آگے بڑھی۔ جریر فوراً اپنی کرسی سے اُٹھ گیا، دروازہ کھولا اور ایک طرف ہو کر راستہ دیا۔

میو کی گزری تو اُس کی نظر لمحہ بھر کے لیے جریر کے چہرے پر رکی۔ "آپ پہلے، مائی لیڈی۔" وہ رسمی سا مسکرا رہا تھا، مگر آنکھوں میں ایک عجیب سی الجھن چھپی تھی۔

جیسے خود سے ناراض ہو کہ کیوں وہاں دھیان چلا گیا جہاں نہیں جانا چاہیے تھا۔ میو کی نے نظریں موڑلیں اور چپ چاپ آگے بڑھ گئی۔ پیچھے جریر نے سر جھٹکا،

"پتہ نہیں، بگ سسٹم میں ہے یا دل میں۔۔۔

*_*_*_*_*_*_*_*

کانفرنس روم میں ہلکی روشنی تھی۔ پروجیکٹر کی سفید پردہ پر کوڈ اور چارٹس کی سرمئی لکیریں آہستگی سے بہہ رہی تھیں۔ رامس ایک طرف کھڑا تفصیلی نوٹ پڑھ رہا تھا، آئران لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھ کر رن کا بٹن دبا رہی تھی، اور جریر اپنے ٹیبلٹ میں نمبر چیک کرتے ہوئے

سکرین کے سامنے کھڑا تھا۔ میو کی فائلز ہاتھ میں لے کر میز کے قریب آئی، اس کے قدم میں وہی متانت تھی جو ہمیشہ اس میں نظر آتی تھی۔

"رامس، یہ سلائیڈ نمبر سات کی وضاحت ذرا زیادہ ٹیکنکل ہے۔" رامس نے مسکرا کر جواب دیا۔ 'ہاں، مگر تم نے ہی تو یہ ماڈیول ڈیزائن کیا تھا۔ تم بہتر بتا سکتی ہو۔"

آئران نے کی بورڈ پر آخری کمانڈ چلائی اور پروجیکٹر پر ایک گراف بدل گیا۔ کے پی آئی اچانک واضح ہو گئے۔ تینوں کی نظریں پردے پر جم گئیں۔ اسی وقت کمرے کے دروازے کے قریب ایک اسٹینڈ پر رکھے ہوئے کافی کے کپ کو رامس نے اٹھایا، اور اس کی خوشبو خوشگوار انداز سے کمرے میں پھیل گئی۔ میو کی نے ایک قدم آگے بڑھ کر پروجیکٹر کے قریب کھڑی سلائیڈ دیکھنے لگی۔ جریر کاؤنٹر کی طرف بڑھا تاکہ اپنی نوٹس شیٹ لے سکے۔ اسی لمحے ایک ملازم نے ہاتھ ہلکا سا لڑکھڑایا۔ کافی کا کپ نیچے کی طرف جھکا۔ اس کی حرکت معمولی سی تھی، مگر کپ سے کافی کے گرم قطرے باہر گرے۔

جریر کی نظر فوراً اسی طرف گئی۔ بالکل اسی لمحے جب کافی میو کی کے ہاتھ کی طرف آ رہی تھی۔ کپ گرنے والا تھا مگر پھر جریر نے اسے مضبوطی سے تھام لیا اور سیدھا کر دیا۔ میو کی

نے چونک کر دیکھا، مگر اس کا چہرہ پر سکون تھا۔اسے اندازہ بھی نہ ہوا کہ واقعی اس کا ہاتھ کتنے قریب تھا۔وہ ایک بار مسکرائی اور بولا، ''شکریہ کون تھا، کون بچا گیا؟"اس کی آواز میں ہلکا تعجب اور معمولی سی نرمی تھی۔

رامس نے ہلکا سا شرارتی انداز اپناتے ہوئے کہا،"ہماری روزمرہ کی ہیروئیز، سب کا خیال رکھنا تمہاری ذمہ داری ہے، جریر!"

جریر نے معمولی سی شرمندگی ظاہر کی،"بس عادت ہے۔"اور پھر فوراً اپنا دھیان دوبارہ پروجیکٹر پر مرکوز کیا لیکن اس کے کندھے پر وہی فوراً سرخی کم نہ ہوئی تھی۔پھر جیسے ہی میو کی پلٹنے لگی تاکہ سلائیڈ سے کوئی فائل نکالے،اس نے غلطی سے سلائیڈر کے ایک کنارے کو آگے کھینچ دیا۔فائل پردے کے پیچھے سے آہستگی سے باہر جھلکنے لگی۔وہی لمحہ جریر کی توجہ پھر سے اس طرف جا گری۔آہستگی سے اس نے قدم بڑھایا اور خاموشی سے اس کے بازو کے پیچھے ہاتھ رکھ دیا نہ زور سے، بلکہ ایک ہلکی انگلیوں کی حفاظت جیسی صورت میں تاکہ فائل اس کے ہاتھ سے نہ پھسلے اور وہ خود آسانی سے واپس رکھ سکے۔میو کی نے حرکت محسوس کی

مگر گھبراہٹ میں نہیں آئی۔ وہ ایک قدم پیچھے ہٹی، فائل سنبھال لی اور نرم لہجے میں بولی،

"شکریہ، شاید سلائیڈر تھوڑا احساس تھا۔"

جریر نے فوراً نظریں نیچے کر لیں، اور بولا، "ٹھیک ہے۔ بس خیال رکھ لیں، یہ نازک ہے۔"

وہ الفاظ سیدھے مگر معمولی انداز میں کہے گئے۔ آئران اور رامس نے یہ منظر دیکھا تو ایک مختصر سی مسکراہٹ پاس کر لی، مگر کوئی شور نہ ہوا صرف ایک نرم سی فضا رہی جو شاید کسی عام دن میں بھی ہوتی رہتی تھی۔ میوکی نے ایک معمولی سی مسکان کے ساتھ فائل میز پر رکھ دی، اور بولا، "آج کی پریزنٹیشن اہم ہے، سب تیار ہیں؟"

رامس نے اثبات میں سر ہلایا، آئران نے لیپ ٹاپ بند کیا، اور جریر بھی ٹیبلٹ بند کر کے سر ہلایا۔ پیشہ ورانہ رویہ فوراً واپس آ گیا تھا۔

--*-*-*-*-*-*

کلائنٹ کے آتے ہی آفس کا ماحول یکایک بدل گیا۔

شیشے کی دیواروں کے پار شام کی روشنی مدھم پڑ رہی تھی اور فلور پر پھیلی سفید فلوروسینٹ لائٹس ہر چہرے کو سنجیدہ بنا رہی تھیں۔ فرزان نے پیشہ ورانہ مسکراہٹ کے ساتھ ہاتھ ملایا۔ ''ڈنر کے لیے باہر چلتے ہیں۔'' پھر اس نے رامس کی طرف دیکھا۔ ''پوری ٹیم کو انفارم کر دو، سب لوگ ساتھ آئیں گے۔'' رامس نے سر ہلایا اور فوراً کالز اور میسجز بھیجنے لگا۔

فرزان کی نظر اس بار جریر پر ٹھہری، پھر میوکی اور آئران پر۔

"جریر۔۔۔ میوکی۔۔۔ آئران تم لوگ بھی گروپ کے ساتھ آ رہے ہو۔"

میوکی نے ایک لمحے کو جریر کی طرف دیکھا۔ دفتر کی سفید روشنی میں اس کا چہرہ ہمیشہ کی طرح سنجیدہ تھا مگر آنکھوں میں وہی گہری سوچ جھلک رہی تھی۔ وہ خاموشی جو ہر بڑی میٹنگ کے بعد اور زیادہ بوجھل ہو جاتی تھی۔

ہر چمکتے دفتر کے پیچھے سیاست اور مفادات کا ایک الگ کھیل چھپا ہوتا ہے۔

آئران نے کرسی پیچھے کی اور ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔" لگتا ہے آج ڈنر بھی میٹنگ کا حصہ ہے۔" جریر نے مختصر مگر معنی خیز انداز میں کہا۔" جاپان میں اکثر اصل فیصلے میز کے باہر ہوتے ہیں۔" میوکی کے دل میں ایک ہلکی سی کھٹک جاگی۔

وہ جان گئی کہ یہ صرف ایک ڈنر نہیں بلکہ یُوگن کی کہانی میں کسی نئے راز کی ابتدا ہو سکتی تھی۔

*_*_*_*_*_*_*_*

ہوٹل کی لابی میں پیانو کی مدھم دھن بہہ رہی تھی۔ڈنر ختم ہو چکا تھا، مگر کلائنٹ کی نظریں اب بھی میوکی پر جمی تھیں۔"تم بہت پر اعتماد ہو۔"اس نے جان بوجھ کر فاصلہ کم کیا۔

میوکی کے کانوں میں جیسے شور بھر گیا۔جب اس کا ہاتھ حد سے آگے بڑھا۔ میوکی ایک قدم پیچھے ہٹ گئی۔آواز پُر سکون، مگر لہجہ فولادی تھا۔" براہِ کرم، پیشہ ورانہ حدود کا خیال رکھیں۔" وہ ہلکا سا مسکرایا۔" اطمینان رکھو، یہ تو بس تعریف ہے۔" میوکی نے صاف اور مضبوط لہجے میں کہا۔" تعریف کو چھونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔" ہوٹل کی لائٹس زرد تھیں اور ڈنر کے بعد کا شور آہستہ آہستہ ماند پڑ رہا تھا۔ میوکی لابی سے نکل کر واش روم کی سمت

بڑھی۔ وہ بس چند لمحوں کی خاموشی چاہتی تھی۔ واش روم کے باہر آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر اس نے گہری سانس لی۔ چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے اور خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کی۔ دروازہ کھولا ہی تھا کہ پیچھے قدموں کی آواز آئی۔

"میوکی۔" وہ ٹھٹک گئی۔ کلائنٹ تھا۔ اکیلا اور بہت قریب۔ "یہ جگہ مناسب نہیں ہے۔" وہ ہلکا سا مسکرایا۔ وہ مسکراہٹ جو پیشہ ور نہیں ہوتی۔ "ریلیکس۔۔۔ بس دو منٹ۔" اس نے ایک قدم آگے بڑھایا۔ حد سے ایک قدم آگے۔ میوکی نے بیگ سے فون نکالا۔ خاموشی سے ریکارڈنگ آن کی۔ "پلیز موو بیک۔۔۔" اس نے صاف کہا۔ "یہ اِن اپروپرییٹ ہے۔" کلائنٹ نے بازو کی سمت ہاتھ بڑھایا اور اسی لمحے میوکی پیچھے ہٹ گئی۔

"آپ جو کر رہے ہیں، وہ ریکارڈ ہو رہا ہے۔" اس نے پہلی بار سیدھا کہا۔ وہ لمحہ بھر کو چونکا۔ پھر بے زاری سے بولا۔

"یُورا اووری ایکٹنگ۔"

Clubb of Quality Content

اچانک۔"نہیں۔" یہ آواز قریب سے آئی۔ جریر کوریڈور کے دوسرے سرے پر کھڑا تھا۔نہ غصے میں،نہ چیختاہوابس سیدھاوہ آہستہ چلتاہواقریب آیا۔نگاہیں کلائنٹ پر جمی تھیں۔"آپ کو کہا گیا تھا کہ رکیں اور آپ نہیں رکیں۔"

کلائنٹ نے فوراًفاصلہ بڑھایا۔"نتھنگ ہیپنڈ۔"

جریر نے ہاتھ اٹھا کر روکا۔"ریکارڈنگ کافی ہے اور اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ معاملہ یہیں ختم ہو جائے گاتو آپ غلط ہیں۔"اس کی آواز پر سکون تھی، مگر لہجے میں وہ وزن تھا جو بحث کی گنجائش نہیں چھوڑتا تھا۔میوکی نے فون بند کیا۔اس کے ہاتھ ہلکے سے کانپ رہے تھے، مگر آنکھیں سیدھی تھیں۔

جریر نے اس کی طرف دیکھا۔"مائی لیڈی ٹھیک ہیں۔ چلیں۔"

میوکی نے سر ہلایااور اس کے ساتھ چل دی۔کلائنٹ وہیں اکیلا،اور حدوں کی شکست کے ساتھ کھڑارہ گیا۔کبھی خود کو بچانے کے لیے چیخنا نہیں،صرف سچ کو ریکارڈ کرنا کافی ہوتا ہے۔

*_*_*_*_*_*_*_*

کانفرنس روم میں شیشے کی دیواروں سے صبح کی روشنی چھن کر آرہی تھی۔ میز کے ایک سرے پر فرزان جبکہ دوسرے سرے پر وہی غیر ملکی کلائنٹ بیٹھا تھا۔ چہرے پر وہی سرد، پیشہ ورانہ سنجیدگی جس میں جذبات کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ جریر دیوار کے ساتھ خاموش کھڑا تھا۔ میو کی اس سے کچھ فاصلے پر سیدھی مگر اندر سے پوری طرح چوکنا بیٹھی تھی۔

ہر باوقار عہدے کے پیچھے ایک ان دیکھی جنگ ضرور چل رہی ہوتی ہے۔

کلائنٹ نے فائل بند کی۔ "فرزان،" اس نے باقاعدہ اور رسمی لہجے میں کہا، "دوبارہ غور کرنے کے بعد، ہم نے یہ طے کیا ہے کہ اس معاہدے سے دستبردار ہو جائیں۔" فرزان کا ہاتھ لمحہ بھر کو رُک گیا۔ "کیا میں اس کی وجہ جان سکتا ہوں؟"

کلائنٹ کی نظریں ایک لمحے کو میو کی پر ٹھہریں، پھر جریر کی طرف اٹھیں۔ "گزشتہ رات آپ کی ٹیم کا رویہ غیر پیشہ ورانہ تھا۔" وہ بولا، "خاص طور پر مداخلت اور ریکارڈنگ کا

معاملہ۔ ہم اس انداز میں معاملات نمٹائے جانے کی توقع نہیں رکھتے۔" کانفرنس روم میں خاموشی پھیل گئی۔

میوکی نے کچھ کہنا چاہا، مگر جریر نے ہلکی سی نظر ڈال کر اسے روک دیا۔ فرزان نے سنجیدگی سے سر ہلایا۔ "میں آپ کی تشویش کو سمجھتا ہوں۔" کلائنٹ کھڑا ہو گیا۔

"ہم ایسے شراکت داروں کو ترجیح دیتے ہیں جو پیچیدگیوں سے گریز کریں۔" وہ اپنا بریف کیس اٹھا کر دروازے کی طرف بڑھا۔ "آپ کے آئندہ منصوبوں کے لیے نیک تمنائیں۔ "کانفرنس روم کا دروازہ بند ہوتے ہی خاموشی مزید بھاری ہو گئی۔ فرزان نے میز پر رکھی فائل ایک جھٹکے سے بند کی۔ چہرے کی سختی اب چھپ نہیں رہی تھی۔ اس نے گہرا سانس لیا۔ "یہ معاہدہ ہمارا تھا۔" میوکی نے نظریں نیچے کر لیں۔ اس کے چہرے پر ندامت نہیں تھی صرف ذمہ داری کا احساس تھا۔

کانفرنس روم کے باہر ابھی لوگ پوری طرح اپنی نشستوں پر واپس بھی نہیں گئے تھے کہ فرزان اچانک پلٹا۔ اس کی آواز بلند نہیں تھی مگر اس میں وہ سختی تھی جس نے پورے فلور کو خاموش کرا دیا۔ "یہ وہی پروجیکٹ تھا،" اس نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، "جس پر تم

لوگ ایک سال سے محنت کر رہے تھے۔"رامس، آئران اور باقی اسٹاف خاموش کھڑے تھے۔کوئی نظریں نہیں ملا رہا تھا۔فرزان کی نظر جریر پر رُکی۔پھر آہستہ آہستہ میوکی کی طرف آئی۔"راتوں کی جاگ، ڈیڈ لائنز، ریسرچ، پریزنٹیشنز۔۔۔سب ختم۔"اس نے ہاتھ ہلکا سا میز پر مارا۔

"ایک لمحے میں۔"دفتر میں سناٹا چھا گیا۔میوکی نے سر اٹھایا۔

چہرے پر دفاع نہیں تھا صرف سنجیدگی تھی۔فرزان نے سیدھا اس کی طرف دیکھا۔"مس میوکی، میرے کیبن میں آئیں۔"یہ دعوت نہیں حکم تھا۔فرزان نے کرسی پیچھے کی اور تیز قدموں سے باہر کی طرف بڑھا۔کانفرنس روم سے نکلتے ہوئے

اس کا غصہ اب قدموں کی آواز میں بول رہا تھا۔دفتر کے لوگ اپنی اسکرینوں سے نظریں اٹھانے لگے۔آئران اور رامس نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔کچھ ٹھیک نہیں تھا۔فرزان بغیر رکے اپنے کیبن کی طرف گیا۔شیشے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو کر زور سے بند کر دیا۔کمرے کے اندر اس نے ٹائی ڈھیلی کی۔

ہاتھ میز پر مارا۔"غیر ذمہ داری!"اس کی آواز بھاری تھی۔

شیشے کے دروازے کے بند ہوتے ہی آفس کی سانس جیسے واپس آئی۔ آئزان نے آہستہ سے کہا، "یہ برا ہوا۔۔۔"

میوکی نے کچھ نہیں کہا۔ بس سیدھا کیبن کی طرف بڑھ گئی۔

جریر ایک قدم آگے آیا۔ آواز دھیمی تھی۔ "میں تمہارے ساتھ۔"

میوکی نے ہلکا سا سر ہلایا۔ "میں سنبھال لوں گی۔" وہ کیبن کے دروازے کے سامنے رُکی، ایک لمحے کو سانس لی، اور دستک دی۔

اندر سے آواز آئی۔ "آجائیں۔" کیبن کا دروازہ بند ہوا تو باہر کی دنیا جیسے کٹ گئی۔ فرزان اپنی کرسی کے پیچھے کھڑا تھا۔

چہرہ سخت، آنکھوں میں غصہ اور مایوسی ایک ساتھ تھی۔

میوکی نے کچھ کہنا چاہا۔ "سر، میں۔۔۔"

"مجھے سب بتانا چاہیے تھا کہ وہاں کیا ہوا؟"

Clubb of Quality Content

فرزان نے فوراً بات کاٹ دی۔ وہ میز کے گرد چلنے لگا۔ آواز اب اور سخت ہو چکی تھی۔ "ہاں، یقیناً، آپ نے بھی وہی کیا ہو گا جو آج کل بہت فیشن میں ہے۔" وہ رُکا، میو کی طرف دیکھا۔ "کلائنٹ کے سامنے حدیں بنانا۔ اسے یہ جتانا کہ آپ کتنی مضبوط ہیں۔" میو کی نے ہونٹ کھولے مگر "نہیں،" فرزان نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا، "ابھی بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ میز پر جھکا۔ "کیا آپ کو اندازہ ہے وہ کلائنٹ ہمارے لیے کیا معنی رکھتا تھا؟" میو کی خاموش کھڑی رہی۔ کندھے سیدھے تھے مگر اندر کچھ بھاری ہو رہا تھا۔

"ایک سال،" فرزان نے دانت بھینچ کر کہا، "ایک سال کی محنت،

اور آپ لوگوں نے ایک رات میں سب ختم کر دیا۔" وہ سیدھا ہو گیا۔ "اور جریر، وہ بھی ہیرو بننے آ گیا ہو گا، ہے نا؟" یہ جملہ تیر کی طرح لگا۔ میو کی نے گہرا سانس لیا۔ پھر بھی خاموش رہی۔

فرزان کی آواز میں طنز شامل ہو گیا۔ "ریکارڈنگ؟ واقعی؟ یہ کوئی عدالت تھی یا ہوٹل؟" وہ کرسی پر بیٹھا۔ کرسی کی آواز کمرے میں گونجی۔ "کارپوریٹ دنیا میں، جذبات نہیں چلتے،

میوکی۔ یہاں صرف نتائج دیکھے جاتے ہیں۔'ایک لمحہ رُکا۔ پھر بولا۔اور نتیجہ یہ ہے کہ ہم نے ایک بڑی ڈیل کھو دی ہے۔"

میوکی کی انگلیاں آہستہ سے مٹھی میں بند ہوئیں۔آنکھوں میں نمی آئی مگر ظاہر نہیں ہونے دی۔فرزان نے آخری وار کیا۔"اب بتاؤ کیا یہ سب اوائڈ نہیں ہو سکتا تھا؟"

کمرے میں بھاری، چبھتی ہوئی خاموشی تھی۔

کبھی الزام اتنا اونچا بولتا ہے کہ سچ کو بولنے کی اجازت ہی نہیں ملتی۔وہ پلٹی اور باہر نکل گئی۔

میوکی اپنے کیبن کی طرف جا رہی تھی کہ پیچھے سے فرزان کی آواز آئی۔"یہ ڈیل کا انچارج کون تھا؟"

Clubb of Quality Content!

وہ باہر نکلنے ہی والی تھی کہ "میوکی!"رامس نے اسے روکا۔"جریر آپ کی جگہ باس کے پاس چلا گیا ہے۔"اسی لمحے جریر آفس میں داخل ہوا۔"ہم نے غلط کام نہیں کیا لیکن یہ بھی سچ ہے کہ ہم نے آسان راستہ نہیں چُنا۔"فرزان نے اس کی طرف دیکھا۔نگاہوں میں ناراضی تھی مگر اس سے زیادہ الجھن تھی۔

"کارپوریٹ دنیا میں،" وہ بولا،"اکثر صحیح ہونا بہت مہنگا پڑتا ہے۔" جریر نے سر اٹھایا۔آواز پُرسکون مگر بالکل واضح تھی۔

"لیکن اگر ہم خاموش رہتے تو اس معاہدے کی قیمت ہم خود ہوتے۔" کمرے میں ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔

فرزان نے چند لمحے سوچا پھر فائل بند کر دی۔

"ٹھیک ہے۔" وہ بولا،"آگے بڑھتے ہیں۔کامیابی کسی ایک معاہدے سے نہیں بنتی۔کاروبار میں ہونے والا نقصان،اصل میں ضمیر کے منافع کی رسید ہوتا ہے۔"

باہر میو کی رامس سے بولی۔"مجھے ہاف لیو دے دو،میں جا رہی ہوں۔" جریر اس کے پیچھے آ گیا۔"میرے پیچھے مت آؤ، جریر!" میو کی غصے میں تھی۔"میں آ رہا ہوں۔" جریر نے سادگی سے کہا۔"میں نے کہا مت آؤ!"

"اور میں نے کہا کہ میں آ رہا ہوں۔"

سب سے مضبوط سہارا وہ ہوتا ہے جو بنا مانگے ساتھ چل پڑے۔

وہ چلتی رہی، وہ ساتھ ساتھ آتا رہا۔ سامنے پارک تھا۔

"چلو، جاؤ۔"

"آتو رہا ہوں، مائی لیڈی۔۔۔ تمہارے پیچھے۔"

میوکی نے پلٹ کر اسے دیکھا۔

"تم۔۔۔" وہ رک گئی۔

لفظ جیسے کہیں کھو گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جریر اسے پارک کے اندر لے آیا۔ میوکی جھولے پر بیٹھ گئی اور جریر نے سامنے والے پر بیٹھتے ایک چاکلیٹ آگے بڑھائی۔

"مائی لیڈی، تم نے کچھ نہیں کھایا۔"

"میں ویٹ گین نہیں کرنا چاہتی۔"

"ڈارک چاکلیٹ ہے۔ جیسی تمہیں پسند ہے۔"

میو کی خفگی سے بولی۔"میں تینتیس سال کی ہوں، تیرہ سال کی ٹین ایجر لڑکی نہیں جو تم مجھے بہلا رہے ہو۔"

جریر ہلکا سا مسکرایا۔"اور میں ستائیس سال کا ہوں، سات سال کا بچہ نہیں کہ تم پر کرش ہو یا ڈیٹ کرنا چاہوں۔"

"اتنے چھوٹے بچے ڈیٹ نہیں کرتے۔"

"آج کی جین زی کرتی ہے۔ مجھ سے زیادہ ان کی گرل فرینڈز ہوں گی۔"میو کی نے چونک کر دیکھا۔

"تمہاری کبھی کوئی گرل فرینڈ نہیں رہی۔"جریر نے سکون سے اس کی عنبری آنکھوں میں جھانکا۔"میں گرل فرینڈ نہیں، سیدھا بیوی بنانا چاہتا ہوں، مائی لیڈی۔"

"کیا؟"

"مینز نو سیچویشن شپ ڈائریکٹ حلال ریلیشن شپ۔"

میو کی مسکرا دی۔"اللہ کرے تمہیں تمہاری لیڈی مل جائے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مل گئی ہے بس وہ مجھے پسند کرنے لگ جائے۔"

"تمہیں کوئی پسند ہے؟" جریر مسکرایا۔

"شاید لیکن شاید میں اسے اچھا نہیں لگتا۔"

میو کی نے سر ہلایا۔

"لڑکیاں مشکل نہیں ہوتیں، بس ان کے معیار بلند ہوتے ہیں۔ اگر وہ خاص ہیں تو تمہیں بھی اپنی کوششوں سے ان کے معیار تک پہنچنا پڑتا ہے۔"

"مطلب مجھے اپنی قابلیت اور سنجیدگی ثابت کرنی پڑے گی تب جا کر بات بنے گی اور مسئلہ رو کھائی کا نہیں اس کے معیار کا ہے اور مجھے وہاں تک پہنچنے کے لیے محنت کرنی ہو گی؟"

میو کی ہنسی۔ "مجھے کیا پتا۔ میرا تو کوئی بوائے فرینڈ ہے نہ بیسٹ فرینڈ۔"

جریر نے فوراً کہا۔ "تو میں کیا ہوں؟"

"تم میرے پارٹنر ہو، پاگل لڑکے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جریر دل میں خود کو تھپتھپاتا ہے، پھر سنجیدگی سے دل میں سرگوشی کی۔"پھر تو لائف پارٹنر بنا بہتر ہے۔"

"مائی لیڈی ٹینشن کی ضرورت نہیں۔میں سب مینیج کر لوں گا۔"

*_*_*_*_*_*_*_*

پارک میں شام کا ہلکا سنہری روشنی چھائی ہوئی تھی۔ہوا میں خنکی اور درختوں کی ہلکی سرسراہٹ ماحول کو پر سکون بنا رہی تھی۔ جھولوں پر بچے کھیل رہے تھے، مگر یہاں ایک طرف

میوکی اور جریر کے لیے دنیا جیسے تھم گئی ہو۔میوکی جھولے پر بیٹھی تھی،ہاتھوں میں تھکن تھی اور آنکھیں نیچے جھکی ہوئی تھیں۔آہستہ آہستہ اس کی نگاہیں اُٹھیں جیسے وہ کچھ کہنا چاہتی ہو۔جریر نے نرم لہجے میں جاری رکھا۔

"فکر مت کرو، فرزان باس ہے، وہ سنبھال لے گا۔ایک ڈیل ختم ہو گئی ہے لیکن ایک عورت کے احترام اور عزتِ نفس سے اوپر کوئی منافع نہیں ہو سکتا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میو کی نے جھولے پر پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئی، دل میں سوچ رہی تھی۔ "لڑکی کا بی پی لو ہو سکتا ہے، لیکن عزت اور سمجھوتا کبھی نہیں کرنا چاہیے۔ یہ وہ اصول ہیں جو میں کبھی نہیں چھوڑوں گی۔"

جریر نے جھولے کے قریب قدم بڑھایا۔ "مائی لیڈی، آؤ پہلے کچھ کھا لیں۔" میو کی نے ہچکچاہٹ کے ساتھ سر ہلایا، اس کی عادت تھی کہ پریشانی میں کھانا بھول جاتی لیکن جریر کی موجودگی میں اس کا دل تھوڑا پر سکون ہو جایا کرتا تھا وہ اس کے کھانے اور موڈ کا خاص خیال جو رکھتا تھا۔ جریر نے جھولا چھوڑ کر تھوڑی دیر کے لیے پیچھے قدم رکھا اور چلا گیا پھر واپس آیا اور اس کے سامنے گرم گرم پاستہ کی پلیٹ رکھی۔

اس کی آنکھوں میں خاموش محبت اور فکر تھیں۔

"مائی لیڈی، یہ پیشِ خدمت ہے۔" وہ چونکی، جیسے اپنے خیالوں سے باہر آئی ہو۔ نظر اٹھائی تو سامنے جریر کھڑا تھا۔ وہی پر سکون چہرہ، مگر آنکھوں میں ہلکی سی نرمی تھی۔

"آپ ٹھیک ہیں؟" اس نے فکر مندی سے پوچھا۔ میو کی نے ہلکی سی سانس لی، لبوں پر مدھم سی مسکراہٹ آئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں اب ٹھیک ہوں۔" جریر نے سر ہلایا۔ "اچھا ہے کیونکہ آپ ٹھیک نہ ہوں تو آفس کا سارا سسٹم ہی ڈسٹرب ہو جاتا ہے۔"

میوکی نے بھنویں اٹھائیں۔ "اوہ، تو میں سسٹم ہوں؟"

جریر کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی.

"نہیں مائی لیڈی وہ ریزن ہیں جس کی وجہ سے (میرا) سسٹم چلتا ہے۔" ایک لمحے کو خاموشی چھائی۔ مگر اس بار وہ بھاری نہیں تھی۔ مانوس، نرم تھی۔

"چلو کھاو۔" جریر نے کھانے کی طرف اِشارہ کیا۔

میوکی اچانک اٹھ کھڑی ہوئی۔ جریر ایک قدم آگے بڑھا۔

اس کی نظریں سیدھا میوکی کی آنکھوں میں پیوست ہو گئیں۔ جریر ایک قدم آگے بڑھا۔

آواز دھیمی تھی مگر ہر لفظ میں لوہے کی سختی تھی۔

"میں یہاں ہوں۔ مائی لیڈی اور آج کے بعد۔۔۔ جو انگلی بھی تمہاری طرف اٹھی نا وہ انگلی۔۔۔ وہ ہاتھ۔۔۔ میں توڑ دوں گا۔"

Clubb of Quality Content

میو کی پلکیں لرز گئیں۔"جریر۔۔۔"

"نہیں۔"اس نے فوراً بات کاٹ دی۔

"آج خاموش رہنے کا وقت نہیں ہے۔"

میو کی واپس جھولے پر بیٹھ گئی۔دل بھر آیا تھا۔غصہ،تکلیف،اور ذلت کے سب جذبات ایک ساتھ اس کے دل پر حملہ آور تھے۔وہ اپنا چہرہ جھکا کر آنسو چھپانے لگی۔

"تم چلو جاؤ۔۔۔میں تمہارے سامنے رونا چاہتی ہوں۔"

جریر نے فوراً اپنا کوٹ اس کے سر پر ڈال دیا۔

"دل کھول کر رو لو۔میں تمہیں اپنے سامنے کیا کسی کے سامنے بھی روتے ہوئے برداشت نہیں کر سکتا۔"

میو کی رونے لگی، جریر نے آہستہ سے اس سے منہ موڑ لیا۔

پھر وہ کہنے لگی۔"میرے پرس سے ٹیشو نکال دو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جریر نے فوراً ٹیشو دیا۔ کافی دیر کے بعد وہ سانسیں سنبھال پائی۔ جریر اپنے ہاتھ سے اس کی آنکھوں سے آنسو صاف کرنا چاہتا تھا مگر احتراماً فاصلے پر سر جھکائے کھڑا رہا تھا۔

"تمہارا ماسکارہ واٹر پروف نہیں تھا، کیا؟" اس نے ہنسانا چاہا۔

"مجھے واٹر پروف ماسکارہ پسند نہیں۔"

پھر وہ دونوں پارک کے قریب ایک نلکے کے پاس گئیں۔ جریر نے نلکا کھولا اور میو کی نے منہ دھولیا۔ دوبارہ جھولے پر آئیں۔ وہاں دو بچے کھیل رہے تھے، ایک بچہ دوسرے بچے کو جھولا دے رہا تھا۔ جریر کہنے لگا۔ "مائی لیڈی، جھولا دوں؟"

میو کی ہنسی۔ "میں بچی نہیں ہوں۔"

"چلو، مزاج اچھا ہو جائے گا۔" جریر نے اسے جھولے پر بیٹھا دیا۔ میو کی ہنسنے لگی، اس کی آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھیں۔ "آج تک کسی نے مجھے ایسا جھولا نہیں دیا۔"

"میں ہوں نا۔ سب کچھ کروں گا تمہاری خوشی کے لیے، مائی لیڈی۔"

Clubb of Quality Content

میوکی نے جھولے سے اتر کر ہنس کر اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے شکریہ ادا کیا۔ جریر کی آنکھوں میں خوشی کی چمک تھی اور وہ لمحہ اس کے لیے دنیا کا سب سے حسین لمحہ بن گیا تھا۔

--*-*-*-*-*-*-*

کینٹین کی کھڑکیوں سے دھوپ اندر آرہی تھی، مگر اس روشنی میں بھی ایک عجیب سی تھکن بسی ہوئی تھی۔

لوگ میزوں پر بیٹھے تھے کچھ قہقہے لگا رہے تھے، کچھ خاموش تھے، اور کچھ ایسے جیسے صرف جسم یہاں ہو، ذہن کہیں اور ہو۔ ایک کونے کی میز پر جریر بیٹھا تھا۔ سادہ لباس، پر سکون چہرہ، مگر آنکھیں میں ایک عجیب سی گہرائی تھی۔

جیسے وہ صرف دیکھتا نہیں، سمجھتا بھی ہو۔ اس کے سامنے رامس بیٹھا کافی پی رہا تھا، مگر اس کی انگلیاں موبائل پر ٹھہری ہوئی تھیں۔ اسکرین پر قرآن ایپ کھلی تھی۔ ایک آیت آدھی پڑھی گئی اور وہ وہیں رک گیا۔ جریر نے گہری، سوچ بھری سانس لی۔ "کب سے؟" وہ خود سے بولا، "ہم نے جواب ڈھونڈنا چھوڑ دیا ہے؟"

"جریر، یہ دیکھو ذرا!" جریر نے سر اٹھایا۔ "کیا پھر کوئی نیا اے آئی اپڈیٹ آگیا ہے؟" رامس نے ہنسی دبانے کی کوشش کی،

مگر آواز سنجیدہ تھی۔ "اپڈیٹ نہیں، خبر ہے۔ سوشل میڈیا پر ٹرینڈ کر رہی ہے۔" اس نے فون گھما دیا۔

جریر نے سر اٹھایا، بھاری سانس لیا۔ آنکھیں واضح، مگر تھوڑا سا دھندلی ہوئی تھیں۔ جیسے دل کے اندر کے سوالات سامنے آرہے ہوں۔ "جاپان میں ایک لڑکی نے چیٹ جی پی ٹی سے شادی کر لی۔"

"یہ خبر ہے یا ہماری شکست کا اعلان؟" جریر نے دھیرے سے کہا۔

چہرہ سنجیدہ، ہونٹ دبے ہوئے، آنکھوں میں سوچ کی گہرائی تھی۔ رامس نے فون کی سکرین کے کنارے پر انگلی رکھ کر ہلکا سا زوم کیا، اور سر جھکاتے ہوئے بولا۔

"یہ دیکھو، یہ جاپانی لڑکی کہتی ہے کہ اے آئی نے اسے چوبیس گھنٹے آرام، سنبھالنے اور جذباتی سکون دیا ہے۔" اس کے ہونٹ حیرت اور تشویش کے درمیان ہلکے کانپ رہے تھے۔

جریر نے ارد گرد دیکھا۔ کینٹین میں چاروں طرف لوگ موجود تھے موبائل پر، ہیڈ فون میں، مگر کسی کی نظریں کسی پر نہیں تھیں۔ کوئی حیرت نہیں تھی اس کے چہرے پر صرف اداسی تھی۔

"یہ نیا نہیں ہے، رامس،" وہ بولا۔ "بس اب ظاہر ہو گیا ہے۔"

رامس جھک گیا۔ "تمہیں عجیب نہیں لگ رہا؟ لوگ اب انسانوں کو چھوڑ کر مشینوں سے تعلق بنا رہے ہیں۔"

"جب انسان دل کی بات مشین سے کرنے لگے، تو روح تنہا ہو جاتی ہے، اور سوال مر جاتا ہے۔"

"یہ سکون نہیں۔۔۔ یہ بے حسی ہے۔"

جریر نے ارد گرد دیکھا۔ ایک میز پر دو دوست بیٹھے تھے۔

دونوں ہنس رہے تھے، مگر ان کی نظریں موبائل پر تھیں، ایک دوسرے پر نہیں۔ "عجیب؟"

Clubb of Quality Content!

جریر نے ہلکی سی مسکراہٹ دی۔ "نہیں خطرناک ہے۔"

رامس نے سنجیدگی سے پوچھا۔ "کیسے؟" جریر نے فون بند کر دیا۔اب اس کی پوری توجہ رامس پر تھی۔

"کیونکہ انسان کو تین چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

کسی کا وقت۔۔۔

کسی کی توجہ۔۔۔

اور کسی کی سچائی۔"

وہ تھوڑا جھکا۔ "اے آئی وقت دیتا ہے، توجہ بھی مگر سچائی نہیں دیتا۔" رامس خاموش ہو گیا۔ رامس نے فون جیب میں رکھتے ہوئے دھیرے سے کہا۔ "تو کیا یہ غلط ہے کہ لوگ وہاں جائیں جہاں انہیں تکلیف نہ ہو؟" چہرے پر الجھن، نظریں تھوڑی اداس، مگر آواز پر سکون تھی۔ جریر نے ہونٹوں پر ہلکی مسکراہٹ دی، مگر گہری آنکھیں نرم تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"غلط یہ نہیں کہ انسان سکون ڈھونڈتا ہے، غلط یہ ہے کہ وہ سکون کے بدلے اپنی روح گروی رکھ دیتا ہے۔"

کینٹین کی ہلکی روشنی ان کے چہروں پر کھیل رہی تھی، پس منظر میں لوگ خاموشی سے کھا رہے تھے۔ مگر وہ دونوں ایک الگ دنیا میں تھے۔"اور سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے، جانتے ہو؟"

جریر کی نرم آواز پراثر تھی۔"ہم نے قرآن کو چھوڑ کر اے آئی سے سوال کرنا شروع کر دیے ہیں۔"

رمیس نے فوراً کہا۔

"کیوں کیا قرآن فوراً جواب نہیں دیتا؟"

"نہیں،"جریر نے بات کاٹ دی، مگر لہجہ سخت نہیں تھا۔

"قرآن فوراً جواب دیتا ہے بس وہ جواب دل کو بدلنے کے بعد سمجھ آتا ہے۔"ایک لمحے کے لیے خاموشی چھا گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"جو جواب اسکرین دے، وہ وقتی ہوتا ہے۔

جو جواب وحی دے، وہ زندگی بدل دیتا ہے۔"

پس منظر میں چمچ کی آواز آئی، کوئی ہنسا، کسی کا فون بجا۔

مگر ان دونوں کے درمیان جیسے وقت رک گیا ہو۔

"وہ لڑکی کہہ رہی تھی کہ اے آئی اسے ایموشنل سہٖیبیلٹی دیتا ہے۔" جریر نے گہری نظر سے دیکھا۔ "استحکام وہ ہوتا ہے جو تمہیں اللہ کے قریب لے جائے۔ جو تمہیں خود سے دور کر دے۔ وہ صرف سہارا ہوتا ہے، سچ نہیں۔" رامس نے نظریں جھکا لیں۔

"تو کیا ہم سب غلط جا رہے ہیں؟" جریر نے فوراً جواب نہیں دیا۔

وہ چند لمحے خاموش رہا۔ جیسے الفاظ تول رہا ہو۔

پھر اس نے آہستہ کہا۔ "غلط راستہ وہ نہیں ہوتا جس پر سب چل رہے ہوں۔ غلط راستہ وہ ہوتا ہے جو تمہیں اللہ سے دور لے جائے۔" کینٹین کی روشنی اب تھوڑی مدھم لگ رہی تھی۔

یا شاید باتیں بھاری ہو گئی تھیں۔ جریر نے دوبارہ قرآن ایپ کھولی۔ اس بار اس نے آیت مکمل پڑھی۔ اس کے چہرے پر سکون آگیا۔ رامس اسے دیکھتا رہا۔ جیسے پہلی بار کسی کو سکون حاصل کرتے دیکھ رہا ہو۔ نہ کہ ڈھونڈتے ہوئے۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

میو کی سکرین پر مسکراتی ہوئی کھڑی تھی، پس منظر میں برتنوں کی ہلکی کھنک سنائی دے رہی تھی۔ رامس کا چہرہ ونڈو میں چمک رہا تھا۔ ٹہلنے کے دوران وہ وائرلیس ہیڈ فون پہنے تھا۔ آئران بستر پر بیٹھ کر ناخن چمکا رہی تھی، اس کے چہرے پر دوستانہ چمک تھی۔

بات چیت ہلکے پھلکے موضوعات سے چل رہی تھی کہ اچانک میو کی کے فون کی عین اوپر بائیں جانب ایک انجان نمبر کی آواز نمودار ہوئی۔ اسکرین پر نمبر بار بار پلک رہا تھا۔ میو کی نے فوراً فون اٹھایا، مگر وہی سرد، مدھم آواز کانوں میں گونج اٹھی۔ "میو کی ہانازاکی۔۔۔ تم محفوظ نہیں ہو۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس بات کا اثر سکرین کے دوسرے کنارے فوراً محسوس کیا گیا۔ رامس نے قدم روک کر کہا، "کیا ہوا؟" آئران کے ہاتھ رک گئے۔ میوکی کی آواز کانپ رہی تھی، "یہ۔۔۔ یہ کیا ہے؟ کون ہے؟"

کال کٹ گئی۔ خاموشی چھا گئی۔ ذرا دیر بعد جریر بولا۔

"یہ معمولی دھمکی نہیں ہے۔ یہ کوئی سادہ ہیکنگ کی کوشش بھی نہیں، یہ پیچیدہ اور منظم حملہ ہے۔"

رامس نے رک کر پوچھا، "کیا مطلب؟" جریر نے اپنی سکرین شیئر کر دی اور بولا۔ "میں نے ابھی نیٹ ورک لاگز دیکھے۔ یہ جو پیغام آیا، اس کا راستہ سیدھا ہمارے پروجیکٹ کے نیورل انٹرفیس کی طرف جاتا ہے۔"

آئران چونک کر بولی، "نیورل انٹرفیس؟ مطلب وہ جس پر ہم کام کر رہے ہیں؟"

"ہاں۔ اور یہ عام ہیکر نہیں۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے بھیجنے والا خود نیٹ ورک کے اندر گھس آیا ہو۔ ہر سیکنڈ کے ساتھ آئی پی ایڈریس بدل رہا ہے۔ یہ ایک طرح کا ماسک کر رہا ہے تاکہ اصلی ماخذ چھپا رہے۔" جریر کی انگلیاں کی بورڈ پر حرکت میں تھیں۔ میوکی کی آنکھوں میں خوف

اور حیرت ایک ساتھ چمک اٹھے۔"تو یہ صرف دھمکی نہیں، کوئی ہمارے ڈیٹا کو ہائی جیک کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟" جریر نے سر ہلایا۔" بالکل۔بس یہ ہی نہیں۔میں نے تمہارے نیورل چپ کے سگنلز بھی ٹریس کیے۔کچھ اینومیلس پیٹرنز آرہے ہیں۔کوئی ریموٹ ایکسس کی کوشش کر رہا تھا جب تم گھر پر تھی۔اگر وہ کامیاب ہو جاتا تو تمہارا ڈیوائس اور تمہاری ذاتی معلومات دونوں ولنربل ہو جاتے۔"

رامس نے گہری سانس لی۔"یہ تو سنگین ہے۔ہمیں فوراً یہ ثابت کرنا ہو گا کہ یہ باہر سے آرہا ہے نہ کہ اندر سے۔"

آئران نے ناخن کی آخری حرکت روک دی۔"اور اگر یہ سب کسی کے بنائے ہوئے کلوز ہیں تاکہ ہم ایک دوسرے پر شک کریں؟"

جریر نے آنکھیں تیزی سے دونوں پر ڈالیں،"یہی اصل بات ہے۔وہ چاہتے ہیں کہ ہم آپس میں پیر کاٹیں،ایک دوسرے پر شبہ کریں۔یہ ایک نفسیاتی حربہ ہے۔ہمیں ٹھنڈا دِل رکھ کر منطقی قدم اٹھانے ہوں گے۔"

میو کی نے برتن چھوڑ کر سکرین کے قریب جھکی۔ "تو ہمارا اگلا قدم کیا ہو گا؟" جریر نے مختصر مگر واضح پلان رکھا۔

"پہلا، میں اس انجان نمبر کی ٹریسنگ دوبارہ کروں گا، مگر اس بار میں اسی طرح کا ماسک نہیں دیکھنے دوں گا۔ میں لو لیول پیکٹ اینالیسس کروں گا۔

دوسرا، تم لوگ کسی بھی حساس گفتگو کو فون یا معمولی چیٹنگ میں نہ لائیں، تمام کمیونیکیشن انکرپٹڈ چینلز سے کریں گے۔

تیسرا، رامس، تم کلاؤڈ لاگز کو محفوظ رکھو۔ آئران تم ٹیمپ بیک اپس سنبھالو۔ میں ایویڈنس تیار کر کے اتھارٹیز کو دکھاؤں گا، مگر پہلے ہمیں انٹرنل لیکس کی تفتیش کرنی ہو گی یعنی یہ جاننا ضروری ہے کہ یہ حملہ اندرونی ہے یا بیرونی۔"

رامس نے فوراً اپنی گھڑی دیکھی۔ "میں ابھی واک سے واپس آکر لاگز فروغ دوں گا۔"

آئران نے اپنے چمکتے ناخنوں پر آخری نظر ڈالی۔ "میں اپنے تمام بیک اپس کو سیکیور کر دیتی ہوں۔ تم دونوں ابھی کھانا تو کھالو، میں یہاں سے کنکشن قائم رکھوں گی۔"

میو کی نے گہری سانس لی اور پر سکون مگر پُر اعتماد لہجے میں کہا، 'ٹھیک ہے۔ میں ابھی اپنے چِپ کو آف لائن کر دیتی ہوں اور اس کا فزیکل بیک اپ نکالوں گی۔ ہمیں ایک دوسرے پر یقین رکھنا ہو گا اور کسی بھی جھٹکے میں واضح رہنا ہو گا کہ یہ کھیل ہمیں توڑنے کے لیے ہے، نہ کہ حقیقت بتانے کے لیے۔"

جریر نے نرم مگر پختہ انداز سے کہا، "ہم رنگ بدلنے نہیں دیں گے، میو کی۔ تم اکیلی نہیں ہو۔"

--*-*-*-*-*-*-*-*

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ٹوکیو کی شام اپنے شوخ رنگوں میں لپٹی ہوئی تھی۔ آسمان پر سورج کی لالی دھیرے دھیرے بجھ رہی تھی اور نیون لائٹس کی چمک اسٹیشن کی دیواروں سے ٹکرا کر ایک عجیب سی چمک پیدا کر رہی تھی۔ میو کی نے سیاہ جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔

کندھے پر بیگ، ہاتھ میں موبائل، اور کانوں میں ہیڈ فون تھے۔ وہ آج ہانا سے ملاقات کے لیے جا رہی تھی۔ ایک عام وِیک اینڈ کی طرح مگر یہ عام دن نہیں تھا۔ جریر نے اُس کے موبائل میں ایک پوشیدہ سیکیورٹی ٹریکر نصب کیا ہوا تھا۔ لیب میں بیٹھا وہ اسکرین پر جلتی بجھتی ایک چھوٹی سی روشنی کو دیکھ رہا تھا، جو میو کی کی نقل و حرکت بتا رہی تھی۔ اچانک وہ روشنی لرزنے لگی، پھر ایک دم سرخ ہو گئی۔ جریر کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ "یہ کیا؟"

وہ کرسی سے اٹھا اور بغیر کچھ کہے لیب سے باہر نکل گیا۔ میٹرو اسٹیشن پر بھیڑ کا شور، قدموں کی چاپ اور اعلانات کی گونج تھی۔ میو کی سیڑھیاں اترتے ہوئے ہلکی سی بے چینی محسوس کر رہی تھی۔ یوں لگا جیسے کوئی پیچھے بہت دیر سے نہ تیز، نہ آہستہ، بس مسلسل چل رہا ہو۔ اس

نے قدم تیز کیے۔ٹرین کی سیٹی گونجی۔لوگوں کا ہجوم آگے بڑھا۔اور تب ہی کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔میو کی چونک کر مڑی۔

ایک اجنبی شخص، سیاہ ہوڈ پہنے، چپ چاپ اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔اُسی لمحے کسی نے اس شخص کا بازو سختی سے پکڑ لیا۔میو کی کے قدم رک گئے۔جریر اُس کے عقب میں کھڑا تھا۔آنکھوں میں وہی سنجیدگی، آواز میں ضبط بھرا لہجہ تھا۔"پیچھے ہٹو۔"ٹرین کے دروازے بند ہونے لگے۔جریر نے ایک جھٹکے سے میو کی کا ہاتھ تھاما اور اسے اندر کھینچ لیا۔ٹرین چل پڑی۔چند لمحے دونوں خاموش کھڑے رہے۔ہوا میں سانسوں کی گرمی محسوس ہو رہی تھی۔میو کی نے آخر کار آہستہ آواز میں پوچھا۔"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"جریر نے نظریں دوسری طرف پھیر لیں۔"مائی لیڈی، تم محفوظ نہیں تھیں۔۔۔ٹریکر نے بتایا تھا۔"میو کی کے ہونٹوں پر بے اختیار ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔"تمہیں ہر بات میں جاسوسی کیوں سوجھتی ہے، جریر؟"

وہ لمحہ بھر مسکرایا۔" کبھی کبھی یہی جاسوسی کسی کی جان بچا لیتی ہے۔"ٹرین کی روشنیوں میں اُن کے چہروں پر ایک خاموش سا اطمینان اُتر آیا۔یوں لگا جیسے وقت بھی کچھ دیر کو رُک گیا ہو۔

مایوکی کی سانسیں بے ترتیب تھیں۔قدموں کی آواز گونجتی جا رہی تھی۔اس کے پیچھے کسی کے جوتوں کی ٹھک ٹھک تیزی سے بڑھ رہی تھی۔وہی سایہ، وہی سیاہ کوٹ۔جریر نے مڑ کر دیکھا۔"مائی لیڈی دوڑو!"

میوکی لڑکھڑائی، اس کا بیگ زمین پر گرا۔جریر نے جھٹ سے اس کا ہاتھ پکڑا، جھک کر اس کا بیگ اٹھایا اور زور سے کھینچ کر آگے بڑھا۔ان کے پیچھے بھاگتے قدم اب بالکل قریب پہنچ چکے تھے۔

"رُکو مت!" جریر کی آواز ہانپتی ہوئی مگر پُر عزم تھی۔میوکی کے چہرے پر پسینہ اور خوف کی نمی تھی جبکہ جریر کے چہرے پر صرف ایک عزم تھا۔وہ دنیا کی ہر چیز سے پہلے

اس ایک انسان کو بچانا چاہتا تھا۔

وہ تیزی سے اگلے پلیٹ فارم کی طرف دوڑے، ایک موڑ پر میوکی کا توازن بگڑا۔ جریر نے ایک پل میں اسے بازو سے تھام کر سیدھا کیا۔ دونوں کے چہرے ایک لمحے کے لیے قریب آئے،

سانسیں ایک دوسرے سے ٹکرائیں۔ میوکی کے لبوں سے بمشکل نکلا۔ "وہ پیچھے ہے۔"

جریر نے فوراً اسے پیچھے کیا۔ خود آگے بڑھا، اور ایک دھکا دے کر میوکی کو اگلی جانب لے گیا۔ "چلو، میں ہوں نا!" ان کے قدموں کی آوازیں سرنگ میں گونج رہی تھیں۔ روشنی مدھم ہو گئی۔ دور سے میٹرو کے آنے کی گونج سنائی دی۔ جریر نے میوکی کو بازو سے تھاما۔ "یہیں رُکنا خطرناک ہے، سامنے پلیٹ فارم ہے، جلدی!"

میوکی تھک گئی۔ "میں نہیں دوڑ سکتی۔" جریر نے پلٹ کر اُس کی آنکھوں میں دیکھا۔ "مائی لیڈی، صرف چند قدم اور ہم محفوظ ہوں گے۔ مجھ پر بھروسہ کرو۔" اس نے ایک بار پھر اس کا ہاتھ پکڑا اور تیزی سے پلیٹ فارم کی طرف بڑھ گیا۔ اس بار میوکی نے کچھ نہیں کہا، بس اپنی رفتار جریر کی رفتار سے ملا دی۔ پیچھے سے وہ سایہ اب بھی تعاقب میں تھا۔ لیکن میٹرو کی چیختی ہوئی آواز نے منظر کو ڈھانپ لیا۔ دروازے بند ہونے سے چند لمحے پہلے جریر

نے میو کی کو اندر دھکیل دیا، خود پیچھے کودا، اور دروازے دھڑام سے بند ہو گئے۔ میو کی کا ہاتھ ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھا۔ دونوں کی سانسیں بھاری تھیں مگر خاموشی میں ایک دوسرے کے وجود کا یقین تھا۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

ٹرین کے دروازے کھلے۔ ہوا کا ایک تیز جھونکا اندر آیا، میو کی کے بالوں کو بکھیرتا ہوا۔ وہ جریر کے ساتھ باہر نکلی، مگر اُس کے قدم اب بھی ہلکے ہلکے کانپ رہے تھے۔ اسٹیشن پر ہجوم چھٹ چکا تھا۔ صرف چند لوگ تھے اور ایک سایہ جو مسلسل فاصلے پر تھا۔ میو کی نے بے چینی سے گردن گھمائی۔ "کیا تمہیں لگتا ہے کوئی ہمارا اب بھی پیچھا کر رہا ہے؟" جریر کے ہاتھ خود بخود جیب میں چلے گئے۔ وہ اپنی عادت کے مطابق سیکیورٹی ڈیوائس چیک کرنے لگا۔ چھوٹی اسکرین پر سبز نشان ہلکی سی لرزش میں تھا۔ "ہاں اور اب وہ بہت قریب ہے۔" اس کی آواز دھیمی مگر سخت تھی۔ میو کی کے چہرے سے رنگ اُڑ گیا۔ "کون ہو سکتا ہے؟ میں نے تو کسی کو۔۔۔"

"باتیں بعد میں، ابھی چلو۔" جریر نے اُس کا بازو ہلکے سے تھاما اور اسٹیشن کے مرکزی دروازے سے باہر نکلنے لگا۔ باہر گلیاں سنسان تھیں۔ بارش ابھی تھمی تھی، زمین پر نمی چمک رہی تھی، اسٹریٹ لائٹس کی روشنی دھند میں مدھم پڑی ہوئی تھی۔

اچانک پیچھے سے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ دونوں رک گئے۔

میوکی نے آہستہ سے سر پھیرا۔ وہی سیاہ ہوڈ، وہی چپ چاپ قدم، اور اب وہ تیزی سے قریب آ رہا تھا۔ جریر ایک دم آگے بڑھا۔

"مائی لیڈی، پیچھے رہو!" سایہ دیوار کے قریب آیا، مگر روشنی کے دائرے میں آتے ہی لمحہ بھر کے لیے رُک گیا۔ چہرہ اب بھی چھپا ہوا تھا، مگر آنکھیں وہ عجیب حد تک جانی پہچانی لگ رہی تھیں۔ میوکی نے سرگوشی کی۔ "یہ وہی شخص ہے، جس نے پچھلے ہفتے لیب کے باہر میرا راستہ روکا تھا۔"

جریر کی نگاہیں تیز ہو گئیں۔ "مجھے معلوم تھا، یہ کھیل ختم نہیں ہوا۔" اس نے اپنی جیکٹ سے ایک چھوٹا سا الیکٹرونک ڈیوائس نکالا، جس کو اس نے دور پھینکا۔ ڈیوائس زمین پر گرا اور ایک لمحے بعد زوردار فلیش ہوا۔ روشنی کے طوفان نے ارد گرد کا منظر لمحے بھر کو سفید کر

دیا۔جب روشنی مِٹی وہ لوگ آگے بڑھ چکے تھے اور سایہ غائب تھا۔صرف بارش کی بوندیں، بھاپ بنتی سانسیں،اور دونوں کے تیز دھڑکتے دل باقی رہ گئے۔میو کی نے دھیرے سے کہا،"وہ اب بھی ہمیں دیکھ رہا ہے، جریر۔" جریر نے آہستہ سے جواب دیا۔

"اور اب میں بھی اُسے دیکھ چکا ہوں۔ کھیل بدل چکا ہے،مائی لیڈی۔"

*_*_*_*_*_*_*_*_*

بارش ابھی بھی رکی نہیں تھی۔سڑک کے کنارے سے گزرتی گاڑیوں کی روشنی پانی کے قطروں پر چمک رہی تھی۔میو کی کے کپڑے بھیگ چکے تھے،مگر وہ تیزی سے جریر کے ساتھ قدم ملا کر چل رہی تھی۔

"اب کہاں جائیں؟"اُس نے ہانپتے ہوئے پوچھا۔

"قریب ہی ایک کیفے ہے۔عام لوگ وہاں بیٹھے ہوں گے،ہمیں چھپنے کے لیے وقت مل جائے گا۔" جریر نے موبائل کا نقشہ دیکھتے ہوئے کہا۔دونوں ایک گلی مڑ کر روشن سڑک پر آئے۔چند قدم آگے ایک پرانا مگر گرم روشنیوں والا کیفے نظر آیا۔ Blue Moon

Cafe جریر نے دروازہ دھکیلا۔ اندر کی فضا گرم تھی، کافی کی خوشبو پھیلی ہوئی۔ دونوں نے تیزی سے ایک کونے والی میز سنبھالی۔ "یہ لوگ آخر چاہتے کیا ہیں؟" میو کی پریشان تھی۔

جریر نے کندھے جھٹکے۔ "لگتا ہے تمہارا ڈیپارٹمنٹ صرف ڈیٹا سے نہیں، کسی بڑی چیز سے کھیل رہا تھا۔"

"کیا مطلب؟"

"مائی لیڈی یاد ہے پچھلے ہفتے تم نے کہا تھا فائلز مشکوک ہیں؟ ہو سکتا ہے کسی نے اُنہی میں کچھ ڈالا ہو۔"

میو کی نے نظریں جھکائیں۔ "میں نے سسٹم اسکین کیا تھا، مگر کچھ بھی غیر معمولی نہیں لگا۔"

"غیر معمولی چیزیں عام فائلوں کے اندر چھپی ہوتی ہیں۔" جریر کی آواز دھیمی مگر سنجیدہ تھی۔

آیا، پیش کار ہاتھ میں نوٹ پیڈ تھامے ان کے قریب آیا اور مسکراتے ہوئے آرڈر لینے لگا۔ جریر نے ایک کافی اور پانی کی بوتل کا آرڈر دیا۔ وہ کافی نہیں پیتا تھا۔ میو کی کے چہرے سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، جریر نے خاموشی سے نیپکن آگے بڑھایا۔ "شکریہ۔" اُس

نے مختصر سا کہا۔ جریر نے فون بند کر کے جلدی سے بیگ میں ڈالا اور میو کی طرف دیکھا، جو گہری سوچ میں کھوئی تھی۔

"ہمیں یہاں سے فوراً نکلنا ہو گا۔" جریر نے دبے مگر مضبوط لہجے میں کہا۔ "اگر یہ لوگ ہمارا سراغ لگا چکے ہیں تو ہم زیادہ دیر محفوظ نہیں رہیں گے۔"

میو کی نے اثبات میں سر ہلایا اور کھڑکی سے باہر جھانکا۔ بارش تیز ہو چکی تھی، اور سامنے سڑک پر ایک سیاہ گاڑی کھڑی تھی۔ گاڑی کے اندر کسی کا دھندلا سا سایہ دکھائی دے رہا تھا۔ "وہ ہمیں ڈھونڈ چکے ہیں۔" اُس کی آواز بمشکل سنائی دی۔

جریر نے ایک لمحے کے لیے باہر دیکھا، پھر فوراً پیچھے ہٹا۔ آرڈر کی رقم میز پر رکھی۔ میو کی کافی کا کپ ایسے ہی میز پر پڑا رہ گیا۔ "دروازہ اب خطرناک ہے۔ ہمیں دوسرا راستہ نکالنا ہو گا۔" میو کی نے تیزی سے ارد گرد دیکھا۔

"یہاں صرف ایک کھڑکی ہے اور وہ بھی دوسری منزل پر۔"

"پہلی منزل۔ نیچے چھت کا کنارہ ہے۔ اگر دھیان سے کودیں تو زندہ بچ سکتے ہیں۔"

میو کی نے سختی سے کہا، "یہ پاگل پن ہے!"

جریر کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔"اور زندہ رہنے کے لیے کبھی کبھی پاگل پن ہی کام آتا ہے۔" دروازے کے باہر قدموں کی آہٹ گونجی۔ میوی کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا۔

"ابھی یا کبھی نہیں۔" جریر نے کہا اور ایک جھٹکے سے اپنی جیکٹ اتار کر اُس کے سر پر ڈال دی۔ "چلو!" دونوں نے کھڑکی کے کنارے پیر رکھا۔نیچے بارش کے قطروں سے بھیگی چھت دھندلا چمک رہی تھی۔

"تیار ہو؟" جریر نے سرگوشی میں پوچھا۔

"نہیں۔" میوی نے کانپتی سانس کے ساتھ کہا۔"لیکن تم ہو، تو شاید ٹھیک رہوں گی۔"

جریر نے آخری لمحے میں اُس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔

"تین پر چھلانگ لگائیں گے۔" جریر نے میوی کی طرف دیکھا۔

"کیا واقعی؟" میوی نے بے یقینی سے کہتے کلمہ پڑھ لیا۔

"ہاں، اور اگر ہم زندہ بچ گئے تو کافی پلاؤں گا۔" جریر نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ اس لمحے کے دباؤ کو کم کرنا چاہا۔

میو کی نے گہری سانس لی۔"ٹھیک ہے، لیکن مجھے تمہاری کافی کی فکر نہیں،اپنی ہڈیوں کی فکر کرو۔"

"ایک۔۔۔دو۔۔۔ تین!"دونوں نے بیک وقت چھلانگ لگادی۔

اور جیسے ہی دونوں نیچے گرے،اُس نے اپنے بازو اُس کے گرد پھیلا کر جھٹکا اپنے اوپر لے لیا۔میو کی کے لبوں سے ہلکی سی چیخ نکلی،پھر وہ سنبھل گئی۔"تم پاگل ہو!"

"ہاں، مگر زندہ پاگل۔"جریر نے بمشکل سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔"مائی لیڈی ٹھیک ہو؟"جریر نے جلدی سے پوچھا۔سانس تیز تھی، مگر آنکھوں میں وہی سنجیدگی موجود تھی۔

میو کی نے فوراً سیدھی ہوئی۔"ہاں، میں ٹھیک ہوں۔"

لیکن اس کی آواز کی لرزش نے اُس کی بات کی تردید کردی۔

جریر نے بھنویں سکیڑیں۔"مائی لیڈی۔۔۔ تمہارے پیر میں۔۔۔"

Clubb of Quality Content

"کچھ نہیں!" وہ فوراً بول اٹھی۔ پھر دھیرے سے کپکپاتے لبوں کو بھینچ لیا۔ بارش کے قطروں کے ساتھ اُس کے گال بھیگ گئے تھے، مگر وہ آنسو نہیں تھے یا شاید تھے۔ جریر نے لمحہ بھر اُسے دیکھا، پھر کچھ کہے بغیر اُس کا ہاتھ پکڑا۔

"چلو۔" میوکی نے قدم بڑھایا تو ہلکا سا جھٹکا لگا مگر اُس نے اپنا توازن سنبھال لیا۔ جریر نے قدموں کی رفتار بڑھائی، مگر اُس نے محسوس کیا۔ میوکی ہلکی سی لنگڑا کر چل رہی تھی، پھر بھی رکنے سے انکار کر رہی تھی۔ "مائی لیڈی؟"

"چلتے رہو۔" اُس نے نگاہ اٹھائے بغیر کہا۔ آواز مضبوط تھی، جیسے خود کو حکم دے رہی ہو۔ بارش تیز ہو چکی تھی۔ زمین پر اُن کے قدموں کی آواز دھڑکنوں سے بھی اونچی لگنے لگی تھی۔ میوکی کے چہرے پر تکلیف چھپی ہوئی تھی لیکن اس کے انداز میں شکست نہیں تھی، صرف ایک عزم، جو درد سے زیادہ طاقتور تھا۔ جریر نے ایک لمحے کے لیے اُس کی طرف دیکھا پھر آہستگی سے اُس کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھام لیا۔ "بس تھوڑا اور۔۔۔" اُس نے دھیرے سے یقین دلایا۔ میوکی نے صرف سر ہلایا۔

اور بارش میں قدم بڑھا دیے۔یوں جیسے تکلیف اُس کے جسم میں نہیں، کسی گزرے ہوئے احساس میں تھی۔اسی لمحے سیاہ گاڑی کے دروازے کھلے۔ تین سائے تیزی سے باہر نکلے۔

"بھاگو!" جریر نے اس کا ہاتھ پکڑا۔دونوں بارش میں بھیگی گلیوں میں دوڑنے لگے۔شہر کی روشنیاں بارش کے پردے میں دھندلا چمک رہی تھیں۔ پیچھے سے بھاگتے قدموں کی آواز تیز ہوتی جا رہی تھی۔ میوکی کے بال چہرے پر چپک گئے، سانس پھول رہی تھی، مگر اُس نے ہاتھ نہیں چھوڑا۔"ہم کہاں جائیں؟"اُس نے ہانپتے ہوئے پوچھا۔

"جہاں روشنی کم ہو۔جہاں کسی کو ہماری پہچان نہ ہو۔"

دونوں ایک بند گلی میں مڑے، جریر نے ایک پرانی دیوار کے پیچھے اُسے کھینچ کر چھپا لیا۔سایے قریب سے گزرے، قدموں کی چاپ چند لمحوں بعد مدھم ہو گئی۔میوکی نے آہستہ سے سر اٹھایا۔"وہ چلے گئے؟"

"ابھی نہیں معلوم۔" جریر نے دھیرے سے کہتے اُس کے چہرے سے بارش کے قطرے صاف کیے اور نظریں موڑ لیں۔"یہ کھیل اب آسان نہیں رہا۔"میوکی نے سر جھکایا۔

"اور ہم شاید ابھی صرف اس کھیل کا آغاز کر رہے ہیں۔"

*_*_*_*_*_*_*_*_*

میو کی کے قدم لڑکھڑائے۔اس کے پاؤں سے خون رس رہا تھا مگر وہ خاموش رہی۔ جریر نے دیکھا تو سانس اندر ہی رک گئی۔

"مائی لیڈی چوٹ لگی ہے۔"

"کچھ نہیں، بس ذرا سا۔" وہ بولی، مگر آواز کپکپاہٹ سے خالی نہ تھی۔ جریر نے ایک لمحہ بھی ضائع نہ کیا۔اس نے موبائل نکالا، کسی کو مختصر سا پیغام بھیجا اور اسے سہارا دے کر قریبی گلی کی طرف بڑھ گیا۔ "کہاں لے جا رہے ہو؟"

"محفوظ جگہ۔" بارش کی بوندیں ان کے چہروں پر گرتی رہیں، نیون لائٹس میں ان کی پرچھائیاں لمبی ہوتی گئیں۔ چند منٹ بعد وہ ایک پرانے دروازے کے سامنے رکے۔ جریر نے ہلکی سی دستک دی۔اندر سے ایک شخص نے دروازہ کھولا۔ "اندر آؤ جلدی۔" یہ جریر کا پرانا ایجنسی کا اعتماد یافتہ ساتھی تھا۔آدمی۔ کمرے میں مدھم روشنی تھی۔ جریر نے میو کی کو صوفے پر بٹھایا، جوتا آہستہ سے اتارا۔

پاؤں پر گہری خراش تھی، خون کی لکیریں نیچے فرش تک جا رہی تھیں۔ میو کی نے نظریں جھکا لیں۔ جریر نے خاموشی سے فرسٹ ایڈ باکس کھولا، پٹی نکالی، اینٹی سیپٹک لگایا۔ جب دوا زخم سے ٹکرائی تو وہ ہلکا سا سسکی مگر ضبط کیا، جیسے تکلیف اس کی عادت بن چکی ہو۔ جریر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ "مائی لیڈی ہمیشہ سب کچھ برداشت کیوں کر لیتی ہو؟"

وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔ "کیونکہ اگر میں ٹوٹ گئی، تو کون رہے گا جو مجھے جوڑے؟" کمرے میں چند لمحوں کی خاموشی چھا گئی۔

میو کی کے پاؤں پر پٹی باندھتے ہوئے جریر نے دیکھا، خون تھمنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ اس نے دھیان سے زخم کے کنارے صاف کیے، پھر دھیرے سے بولا۔ "یہ صرف اوپر سے نہیں، اندر کی چوٹ ہے۔ شاید زخم گہرا ہو۔"

"نہیں!" وہ فوراً بول اٹھی۔ آواز میں گھبراہٹ تھی، جیسے خود سے بھی نظریں ملانے کا حوصلہ نہ ہو۔ جریر کچھ لمحے اسے دیکھتا رہا، پھر دھیرے سے بولا۔ "مائی لیڈی، یہ ضد نہیں وقت ہے احتیاط کا۔ اگر اندر کچھ پھٹ گیا ہو تو۔۔۔"

اس نے نظریں جھکائیں۔ ہاتھ کپکپا رہے تھے، سانس تیز تھی۔ بالوں کی ایک لٹ گال سے چپکی ہوئی تھی۔ اور وہ اتنی کمزور لگ رہی تھی کہ جریر کو پہلی بار خوف سا محسوس ہوا۔

"مجھے اچھا نہیں لگتا خون دیکھنا۔" وہ آہستہ سے بولی۔

جریر نے لمحہ بھر خاموشی اختیار کی۔ پھر نرمی سے اس کی عنبری آنکھوں میں جھانکا۔ "تو مت دیکھو، میں دیکھ لوں گا۔ تم بس میری طرف دیکھتی رہو۔" میو کی نے ہچکچاہٹ کے باوجود ہاں میں سر ہلایا۔ زخم کے نیچے نیل پڑا ہوا تھا، اندرونی رگیں سوجی ہوئی تھیں۔ اس نے گہرا سانس لیا، "یہ مڑ گیا ہے، تمہیں چلنا نہیں چاہیے تھا۔"

میو کی نے نظریں موڑ لیں۔ "میں رکتی تو وہ ہمیں پکڑ لیتا۔"

جریر نے پٹی باندھی، مگر لمس میں سختی نہیں تھی۔ نرمی تھی، تحفظ تھا۔ پھر وہ خاموشی سے اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"مائی لیڈی۔"

"ہم بچ گئے نا؟"

"ہاں، فی الحال۔ مگر تم اب ایک قدم بھی اکیلی نہیں چلو گی۔" مگر فوراً سنجیدہ ہو گیا۔

میو کی نے نظریں چرائیں۔

"جب زندگی نے آپشن دینا چھوڑ دیا تھا۔"

"آئیں، اِدھر آئیں۔" جریر کے دوست کی بہن نے نرم لہجے میں کہا۔ اُس کی آنکھوں میں حیرت تھی، جیسے سمجھ نہ پا رہی ہو کہ یہ دونوں بارش میں کیوں بھیگے آئے ہیں۔ میو کی نے آہستہ قدم رکھا، پاؤں اب بھی ہلکا سا دکھ رہا تھا۔

"تھوڑا سا پانی دے دیں۔" جریر نے کہا۔

"جی پہلے آپ دونوں خشک کپڑے بدل لیں، پھر چائے پیتے ہیں۔" کورو نے فوراً الماری سے تولیہ اور کپڑے نکالتے ہوئے کہا۔

"یہ کمرہ استعمال کر لیجیے۔" اُس نے دروازہ کھولا۔

"اور فکر نہ کیجیے، یہاں کوئی نہیں آئے گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میوکی نے شکر گزاری سے سر ہلایا، پھر جریر کی طرف دیکھا جیسے کچھ کہنا چاہتی ہو مگر لفظ لبوں تک نہ آئے۔

"تم آرام سے کپڑے بدل لو، میں باہر ہوں۔" جریر نے نرمی سے کہا، اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کمرے میں روشنی مدھم تھی۔

میوکی نے آئینے میں خود کو دیکھا۔ چہرے پر ہلکی خراش، بال بکھرے ہوئے، مگر آنکھوں میں اب بھی وہی مضبوطی تھی۔

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔ جریر کے دوست کی بہن نے نرمی سے کہا۔"آپ کے لیے کچھ کپڑے رکھ دیے ہیں شاید ان سے سکون محسوس ہو۔"

میز پر جو لباس رکھا تھا، وہ سادہ مگر نفیس تھا۔ ہلکے سنہری مٹیالے رنگ کی نرم اون کی قمیص (سویٹر)، اس کے ساتھ گہرے نیلے رنگ کی پائجامہ نما پتلون اور نیچے پہننے کے لیے سفید ململ کی قمیض رکھی تھی۔ میوکی نے گیلا لباس آہستہ آہستہ اتارا، اور وہ نیا لباس زیبِ تن

ناولز کلب
Club of Quality Content

کیا۔اون کی قمیص کے نرم ریشے اُس کے کندھوں سے چھو کر گزرے تو جیسے بدن کے درد کو کچھ قرار سا آ گیا۔ بالوں کی نمی اُس نے تولیے سے سمیٹی،

چند بھٹکی ہوئی لٹیں چہرے کے گرد مڑ گئیں اور وہ خاموشی سے کمرے سے باہر نکلی۔

جریر صوفے کے پاس بیٹھا تھا۔ہاتھ میں چائے کا کپ، نظریں خیالوں میں گم تھیں۔ میو کی کے قدموں کی آہٹ پر اُس نے سر اٹھایا،

اور ایک لمحے کے لیے نظریں ٹک سی گئیں۔

"کافی بہتر لگ رہی ہیں۔"اُس نے آہستہ کہا۔

میو کی نے مسکرا کر ہلکا سا جواب دیا۔

"شکریہ تمہارے دوست اور اُن کی بہن کا ورنہ شاید میں اب بھی بارش میں بھیگی کھڑی ہوتی۔"

"تمہارے لیے بھیگی بارش کم اور خطرہ زیادہ تھی۔"جریر نے ہلکے لہجے میں کہا، مگر آنکھوں میں فکر چھپی تھی۔

میو کی نے نظریں جھکائیں۔ "تمہیں لگتا ہے میں ہر بار بچ جاؤں گی؟"

"مجھے لگتا ہے تمہارے جیسی عورتیں ہارتی نہیں۔" جریر نے دھیرے سے کہتے کپ میز پر رکھا۔

کمرے میں مدھم روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

بارش کے قطروں کی آواز ابھی تک باہر چھت پر سنائی دے رہی تھی جیسے ہر قطرہ اُن کے تعاقب کی تھکن اتار رہا ہو۔

میو کی آہستہ آہستہ چلتی ہوئی صوفے کے قریب آئی۔

قدموں کی ہلکی سی لرزش نمایاں تھی، مگر وہ اسے چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔ جریر نے بغور دیکھا، پھر پر سکون مگر فکر مندی سے بولا۔

"بیٹھ جاؤ، زیادہ دباؤ مت دو۔ تمہیں ابھی آرام کی ضرورت ہے۔" میو کی نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"میں ٹھیک ہوں، بس ذرا سا درد ہے۔"

"ذراسا؟" جریر نے زیرِلب دہراتے ہوئے اُٹھ کر میز کے پاس رکھی چھوٹی دوا کی تھیلی اٹھائی۔ "یہ دوا کھاؤ، ورنہ کل چلنا بھی مشکل ہو جائے گا۔" میوکی نے دوا لی تو اُس کی عنبری آنکھیں میں جھانکا۔ ایک پل کو دونوں خاموش ہو گئے۔

جیسے وقت بھی سانس روک کر اُن کے بیچ کے لمحے کو محسوس کر رہا ہو۔ میوکی نے نظریں چرائیں۔

دوا منہ میں ڈالی اور پانی کا گھونٹ بھر کر بولی۔

"شکریہ تم ہر وقت اتنے محتاط کیوں رہتے ہو؟"

جریر نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "عادت ہے، خاص طور پر جب ساتھ کوئی ضدی اور خوددار ساتھی ہو۔"

میوکی نے اُس کی بات پر ہلکا سا خفگی کا تاثر دیا۔ مگر آنکھوں کے گوشوں پر مسکراہٹ اتر آئی۔ وہ آہستگی سے کرسی پر بیٹھی اور ایک لمحے کو خاموشی چھا گئی۔ صرف بارش کی ٹپ ٹپ باقی تھی۔ جریر نے چائے کا کپ اُس کے سامنے رکھا

پھر نظریں کھڑکی کی طرف موڑ لیں۔

''کل صبح یہاں سے نکلنا ہوگا۔ وہ لوگ دوبارہ آئیں گے۔''

میوکی نے ہلکے لہجے میں پوچھا۔"اور اگر ہم نکل نہ پائے تو؟"

جریر نے سنجیدگی سے اُس کی طرف دیکھا.

"پھر ہم انھیں اپنے منصوبے کا راستہ کبھی نہیں دکھائیں گے۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے۔"

میوکی نے اُس کے لہجے کی سختی میں عزم محسوس کیا۔

اور پہلی بار اُس کی آنکھوں میں اپنے لیے ایک عجیب سا تحفظ جھلکا تھا۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جریر کے فون میں اذان کے وقت کی نوٹیفکیشن روشن ہوا۔ وہ چونک کر اوپر کمرے میں گیا، دروازے پر ہلکی دستک دی۔ رات گہری ہو چکی تھی۔ کمرے میں ہلکی روشنی جل رہی تھی، کھڑکی کے پردے ہلکی ہوا کے ساتھ مدھم سرسراہٹ پیدا کر رہے تھے۔ جریر نے آہستہ

قدموں سے دروازہ کھولا اور جو منظر اس کی آنکھوں نے دیکھا، وہ اس کے دل میں کسی سکون کی مانند اترا۔

میکی جائے نماز پر بیٹھی تھی، اس کے چہرے پر ایک انوکھی خاموشی تھی۔ اس کے مختصر بال وضو کے پانی سے نم تھے، مگر اس نے بیڈ شیٹ لپیٹ رکھی تھی تاکہ سر ڈھک سکے۔ آنکھیں بند تھیں، جیسے دنیا اور اس کے مسائل سب کہیں پیچھے رہ گئے ہوں۔

یہ وہی لڑکی تھی جو زندگی کے ہر مسئلے کو عقلی دلیل سے تولتی تھی، جو خود کو کمزور دکھانے سے گریز کرتی تھی، جو ہر لمحے اپنے اندر کی جنگ لڑتی تھی۔ مگر اس لمحے، وہ عاجزی میں جھکی ہوئی تھی۔ جیسے کوئی تھک کر اپنے رب کے در پر گر پڑا ہو، جیسے کسی نے اپنی ساری بے بسی سجدے میں رکھ دی ہو۔ جریر خاموشی سے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔

"ہر کامیاب انسان کا کوئی راز ہوتا ہے۔"

یہ جملہ اس کے ذہن میں گونج رہا تھا۔

"کیا میوکی کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی یہ تسبیح اس کی کامیابی کا راز تھی؟"

جریر نے اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ اس کے ہاتھ میں تسبیح دیکھی تھی، مگر تب وہ اتنا متاثر نہیں ہوا تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ کامیابی صرف محنت، اسمارٹ ورک اور سوشل کنکشنز کی مرہونِ منت ہوتی ہے۔ مگر آج، اس منظر نے اس کی سوچ کو بدل دیا تھا۔

جریر کے پاس الفاظ نہیں تھے۔ اس کی نظریں اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تسبیح پر جا ٹکیں۔

"میں ہمیشہ سوچتا تھا کہ تمہاری کامیابی کی اصل وجہ کیا ہے۔ مگر آج سمجھ آیا کہ تمہارے پاس جو چیز ہے، وہ دوسروں کے پاس نہیں۔"

جریر نے نرمی سے مسکرا کر تسبیح کو دیکھا۔ "کامیابی قسمت سے نہیں، یقین سے آتی ہے۔ اور جو اپنے رب پر یقین رکھے، اسے دنیا کے کسی نمبر کی فکر نہیں ہوتی۔"

جریر کو لگا جیسے وہ آج پہلی بار کامیابی کے اصل معنی سمجھ پایا ہو۔ "یہ سب ویوز اور فالوورز کے پیچھے بھاگتے ہیں مگر اصلی نمبر تو یہ ہیں۔"

"یہ وہ نمبر ہیں جو دل میں سکون بھرتے ہیں، جو زندگی میں برکت لاتے ہیں، جو کسی کے کردار کو مضبوط بناتے ہیں۔"

میو کی ہمیشہ ہنستی مسکراتی رہتی تھی۔ وہ زندگی کے ہر لمحے کو کھل کر جینے والوں میں سے تھی۔

ہر کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی چمکتی آنکھیں اور بے ساختہ مسکراہٹ ماحول کو روشن کر دیتی تھی۔

مگر کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس ہنسی کے پیچھے کتنا درد چھپا تھا۔

کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہی میو کی جو سب کو حوصلہ دیتی تھی، راتوں کو خود روتی تھی۔ کہ جس کی زندگی کامیابی کا دوسرا نام تھی، وہ کبھی سکون کے ایک لمحے کو ترستی تھی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

جریر کے لب خاموش رہے، مگر دل میں ہلچل مچ گئی۔ کتنے ہی لمحے وہ اسے دیکھتا رہا۔ پھر آہستہ سے پیچھے ہٹ گیا، مگر دروازہ بند کرنے سے پہلے، اسے میو کی ہلکی سرگوشی سنائی دی۔

"یااللہ بس ہدایت کی روشنی قائم رکھنا۔ کہیں میں بھی اس اندھیرے میں گم نہ ہو جاؤں۔"

جریر کی پلکیں جھپکنا بھول گئیں۔دل کی دھڑکن جیسے ایک لمحے کو رک گئی ہو۔ایک پل کو، اسے محسوس ہوا کہ وہ پہلی بار میوکی کو واقعی سمجھ رہا تھا۔

یہ لڑکی جو دنیا کے سامنے سخت تھی، حقیقت میں سب سے زیادہ حساس تھی۔جو مضبوط نظر آتی تھی، وہ سب سے زیادہ تھکی ہوئی تھی۔اور جو کسی کو اپنے قریب آنے نہیں دیتی تھی، وہ شاید اندر ہی اندر کسی سہارے کی طلبگار تھی۔

وہ دروازے سے ہٹ کر باہر آگیا۔ہاتھ خود بخود جیب میں گئے، اور انگلیاں مڑتی چلی گئیں۔ جیسے کوئی انجانے میں کسی احساس کو پکڑنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"یہی وہ روشنی ہے جو شاید میرے اندر نہیں ہے۔" جریر نے دل میں سوچا۔

رات مزید گہری ہو چکی تھی، مگر کمرے میں جلتی ہلکی روشنی اب بھی جریر کے ذہن میں پھیلی ہوئی تھی۔

میوکی نے جب دعا ختم کی، تو آہستہ سے سر سے چادر اتاری۔

اس کا چہرہ پہلے سے زیادہ پر سکون لگ رہا تھا، جیسے وہ کسی طوفان کے بعد سائے میں آ بیٹھی ہو۔ وہ دروازہ کھول کر باہر آئی۔ اس نے مسکرا کر جریر کی طرف دیکھا۔ کمرے میں مدھم روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

"مائی لیڈی اتنی مضبوط کیسے ہو سکتی ہو؟" جریر نے آہستہ سے پوچھا۔ میو کی نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"کیا واقعی میں مضبوط ہوں؟"

اس نے نرمی سے کہا، اور ایک پل کے لیے خاموش ہو گئی۔ "انسان کا سب سے بڑا میدانِ جنگ اس کا اپنا ذہن ہے۔

یہاں دشمن نظر نہیں آتے، مگر ہر لمحہ وار کرتے ہیں۔

یہاں جنگیں تلواروں سے نہیں، خیالات سے لڑی جاتی ہیں۔

یہاں فتح کا انعام سکون ہے، اور ہار کا انجام خود سے بغاوت۔"

Clubb of Quality Content

پھر وہ کھڑکی کی طرف مڑ گئی، جہاں باہر جاپان کی روشنیوں میں مصروف زندگی رواں دواں تھی۔

"پتہ ہے جریر زندگی میں کچھ لوگ اتنے درد سہہ لیتے ہیں کہ پھر وہ ان کی عادت بن جاتا ہے۔ پھر وہ کسی کے سامنے نہیں روتے، کیونکہ انہیں لگتا ہے کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔"

جریر کے دل میں ایک عجیب سی بے چینی ہوئی۔

"تو تم خوش نہیں ہو؟"

میکی نے سر ہلایا، اور پہلی بار اس کی آنکھوں میں وہ چمک نظر آئی جو وہ ہمیشہ چھپاتی تھی۔

"خوشی اور ہنسی میں فرق ہوتا ہے، جریر۔"

"اور میں نے ہمیشہ دوسروں کے لیے خوش رہنا سیکھا ہے، اپنے لیے نہیں۔"

زندگی ایک شور ہے، اور ذہن ایک خاموشی۔ پر اکثر یہی خاموشی سب سے زیادہ چیختی ہے۔ ہم دوسروں سے نہیں، خود سے بچنے کے لیے شور میں پناہ لیتے ہیں۔" یہ کہتے ہی وہ پھر

سے مسکرادی۔ مگر جریر جانتا تھا۔ یہ مسکراہٹ وہی تھی جو لوگ آئینے میں خود کو بہلانے کے لیے کرتے ہیں۔

جریر نے محسوس کیا کہ وہ کھڑکی سے باہر خلا میں گھور رہی تھی، جیسے اس کے اندر کچھ ٹوٹ رہا ہو۔ وہ قریب آیا اور نرمی سے پوچھا۔ "کیا سوچ رہی ہو؟"

میوکی نے ایک اداس مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا

"کبھی کبھی لگتا ہے کہ دنیا میں رحم باقی نہیں رہا، ہر طرف ظلم، ناانصافی اور بے حسی ہے۔ جو نیک نیتی سے جیتا ہے، اسے سب سے زیادہ زخم ملتے ہیں۔"

جریر نے گہری سانس لی، جیسے وہ کچھ سوچ رہا ہو، پھر آہستہ سے بولا۔ "تمہیں ایک واقعہ سناؤں؟ شاید اس سے تمہیں جواب ملے۔"

میوکی نے اس کی طرف دیکھا، جیسے وہ چاہتی ہو کہ کوئی اس کے زخموں پر مرہم رکھے۔

"یہ اس دن کی بات ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے۔ ایک بدو آیا اور مسجد میں پیشاب کر دیا۔ صحابہ کرام غصے میں آ گئے، سب اس پر برس پڑے، اسے سزا دینے کے لیے آگے بڑھے، لیکن جانتی ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا؟"

میو کی خاموشی سے اس کی بات سن رہی تھی، آنکھوں میں تجسس تھا۔

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو روک دیا اور فرمایا: 'اسے مت روکو، اسے تکلیف نہ دو۔' پھر جب وہ فارغ ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پانی منگوایا اور زمین کو دھو دیا۔ اور پھر اس بدو کو نرمی سے سمجھایا کہ یہ اللہ کا گھر ہے، یہاں پاکیزگی ضروری ہے۔"

میکی کی آنکھوں میں حیرانی اور نرمی کے ملے جلے جذبات اُبھرنے لگے۔

"سوچو، اگر کوئی اور ہوتا تو فوراً غصے میں آ کر اسے برا بھلا کہتا، مار بھی سکتا تھا۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر اور محبت سے اسے سمجھایا۔ اور اس کا اثر دیکھو، وہی بدو کہنے لگا: 'اللہ مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کرے، اور کسی پر نہیں!' نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے اور فرمایا: 'اللہ کی رحمت تو سب کے لیے ہے۔'"

جریر نے میو کی طرف دیکھا، جواب نظریں جھکائے کسی گہری سوچ میں تھی۔

"ہمیں لگتا ہے کہ دنیا بہت سخت ہے، لیکن اگر ہم بھی سخت ہو جائیں تو ہم میں اور اس دنیا میں کیا فرق رہے گا؟ اصل طاقت نرمی میں ہے، صبر میں ہے، معاف کرنے میں ہے۔ اور یہی سب سے بڑی جیت ہے۔"

میکی کی آنکھوں میں آنسو تھے،اس نے چہرہ کھڑکی کی جانب موڑ لیا لیکن اس بار وہ آنسو کمزوری کے نہیں تھے،بلکہ روشنی کے تھے، سمجھ کے تھے۔

"شاید میں بھی سخت ہو چکی ہوں لیکن میں ایسا نہیں بننا چاہتی۔میں چاہتی ہوں کہ میں بھی نرمی کو اپنا ہتھیار بنا سکوں، جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا تھا۔"

جریر مسکرا دیا، جیسے وہ یہی سننا چاہ رہا تھا۔

"یہی سب سے بڑی بہادری ہے،مائی لیڈی۔"

اس کے بعد کمرے میں خاموشی چھا گئی،لیکن میو کی کا دل اب پہلے سے زیادہ ہلکا تھا۔جیسے کسی نے اس کے بوجھ کو بانٹ لیا ہو، جیسے اسے ایک نیا راستہ دکھا دیا گیا ہو۔

*_*_*_*_*_*_*_*

بارش کے بعد کی خنکی میں، جاپانی چائے خانے کی لکڑی کی خوشبو ہر سانس کے ساتھ دل کو سکون دے رہی تھی۔ باریک کاغذ کی کھڑکیاں ہلکی ہلکی لرز رہی تھیں، اور باہر گلی میں روشنیوں کا عکس پانی کے قطروں میں جھلک رہا تھا۔ اندر ایک پرسکون سی محفل جمی تھی۔

جریر نے میز پر رکھی پرانی جاپانی چائے دانی سے ہلکی بھاپ اُٹھتی دیکھی اور مسکرایا۔ "کتنا سکون ہے یہاں. جیسے وقت تھم سا گیا ہو۔" میوکی نے اپنی چائے کی پیالی میں چمچ ہلایا اور سر جھکا کر کہا، "زندگی میں کچھ جگہیں ہوتی ہیں جو ہمیں خود سے ملوا دیتی ہیں۔ شاید یہ بھی ان میں سے ایک ہے۔"

کورو، جوان کے ساتھ بیٹھی تھی، اپنی پسندیدہ کتاب کی ورق گردانی کرتے ہوئے ہلکا سا ہنسی، "اور کچھ کتابیں بھی ایسی ہوتی ہیں جو ہمیں اپنے اندر کہیں اور لے جاتی ہیں۔"

میوکی نے مسکرائی۔ "ہاں، کچھ کتابیں آئینہ ہوتی ہیں، جو ہمیں وہ دکھاتی ہیں جو ہم خود سے بھی چھپاتے ہیں، اور کچھ دروازہ ہوتی ہیں، جو ہمیں ان جگہوں پر لے جاتی ہیں جہاں ہم کبھی جا نہیں سکتے۔"

جریر نے چائے کا گھونٹ لیا اور باہر بارش کی بوندوں کو دیکھ کر بولا۔ "زندگی بھی تو ایک ایسی کتاب ہے، جس کے کچھ صفحات دھندلے ہوتے ہیں، کچھ دل دکھانے والے، اور کچھ ایسے جو پڑھتے ہی چہرے پر مسکراہٹ لے آئیں۔"

میکی نے چائے کی خوشبو کو محسوس کیا۔ "اور آزمائشیں؟ وہ کیا ہوتی ہیں؟ شاید وہ سیاہ روشنائی ہیں، جن سے زندگی ہمیں آزمائش کے صفحات پر لکھنا سکھاتی ہے۔"

کورو نے ہلکی سی سانس بھری۔ "اور کچھ صفحات ایسے ہوتے ہیں جو ہم خود لکھتے ہیں مگر ان کے انجام سے ناواقف ہوتے ہیں۔"

چائے کے بھاپ میں تینوں نے اپنی اپنی سوچوں میں ایک لمحے کے لیے کھو کر، زندگی کی تلخیوں اور مٹھاس کو محسوس کیا۔ کچھ لمحے بس یونہی ہوتے ہیں-الفاظ کے بغیر مکمل، چائے کی بھاپ میں لپٹے ہوئے، زندگی کے کسی نازک صفحے پر ٹھہرے ہوئے۔

*_*_*_*_*_*_*_*

رات گہری ہو چکی تھی، سڑک سنسان تھی، اور ہلکی ہلکی بارش برس رہی تھی۔ جریر اور میو کی تیز قدموں سے چل رہے تھے، لیکن ان کے راستے کے ساتھ ساتھ چلنے والے اندھیرے

نے جیسے ان کا پیچھا پکڑ رکھا تھا۔ جریر نے جلدی سے اپنی جیکٹ اتاری اور نرمی سے میو کی کے سر پر ڈال دی۔

"تم بیمار پڑ جاؤ گی۔" اس نے آہستہ سے کہا۔

میو کی نے لمحہ بھر کے لیے رک کر اس کی طرف دیکھا، پھر دھیرے سے مسکرا دی۔ "بارش تو دل کے زخم نہیں بھیگاتی، بس چھپا لیتی ہے۔"

"اور کچھ زخم ایسے ہوتے ہیں جو چھپانے سے بھی نہیں چھپتے۔" جریر نے گہری سانس لی اور راستے پر نگاہ جما دی۔

چند لمحوں تک خاموشی چھائی رہی، بارش کی بوندیں زمین پر گرنے کی آواز جیسے ان کے اندر کے شور کو دبانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"کبھی سوچا ہے۔" میو کی نے دھیرے سے کہا۔ "اگر ہم اپنی زندگی کے سب زخموں کو ایک صندوق میں ڈال کر کسی دریا میں بہا دیں تو کیسا ہو؟"

جریر ہلکے سے ہنسا لیکن اس کی آنکھوں میں ایک گہری اداسی تھی۔ "اور اگر وہ صندوق تیرتا ہوا واپس آ گیا تو؟"

اندر کی جنگ سب سے خطرناک ہوتی ہے کیونکہ یہاں کوئی دیکھنے والا نہیں ہوتا، کوئی روکنے والا نہیں ہوتا۔ یہاں صرف ایک ہی سوال گونجتا ہے۔ کیا میں اپنے ہی خیالات کے ہاتھوں قیدی بن چکا ہوں؟

میوکی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ شاید اس کے پاس الفاظ نہیں تھے، یا شاید وہ جانتی تھی کہ کچھ سوالوں کے جواب نہیں ہوتے۔

"جریر۔" اس نے آہستہ سے کہا۔ "کیا تمہیں کبھی لگا کہ کچھ لوگ بس دکھ جینے کے لیے پیدا ہوتے ہیں؟"

"نہیں،" جریر نے مضبوط لہجے میں کہا۔ "میں مانتا ہوں کہ دکھ ہمارے راستے میں آتے ہیں، لیکن ہم ان کے لیے نہیں بنے۔ ہم ان سے لڑنے کے لیے بنے ہیں۔"

سوچ کی گہرائی میں جو اترا، وہ یا تو خود کو پا گیا، یا پھر خود کو کھو بیٹھا۔ سوچ سمندر کی مانند ہے، جس میں کچھ موتی ڈھونڈتے ہیں اور کچھ ڈوب جاتے ہیں۔"

میوکی نے اس کی طرف دیکھا، جیسے اس کی باتیں دل میں اتر رہی ہوں۔ "اور اگر لڑتے لڑتے تھک جائیں تو؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جریر نے ایک پل کے لیے اس کی طرف دیکھا، پھر ایک پل میں آگے بڑھا اور نرمی سے اس کے ہاتھ تھام لیے۔

"تو پھر کسی ایسے کو تلاش کرتے ہیں جو ہمارے ہاتھ تھام لے۔"

میو کی آنکھیں نم ہونے لگیں، لیکن وہ جلدی سے نظریں چرا گئی۔

"اگر میں تم سے پہلے ہار مان لوں تو؟"

جریر نے مسکرا کر سر جھکا لیا، "تو پھر میں تمہیں پکڑ کر کھینچ لوں گا، جیسے ابھی یہ جیکٹ تم پر ڈال دی ہے۔"

اور وہ دونوں خاموشی سے ایک ساتھ چلتے رہے۔ بارش ان کے قدموں کے نشان دھو رہی تھی، لیکن ان کے دل میں کھنچتی لکیریں گہری ہوتی جا رہی تھیں۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

اندھیری گلی میں ہلکی ہلکی بارش برس رہی تھی۔ ہوا میں نمی کا احساس تھا، اور جاپانی سڑکوں کی وہ مخصوص خوشبو جو مٹی اور پھولوں کے امتزاج سے آتی ہے، فضاء میں گھلی ہوئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میو کی کے گھر کے باہر ایک ڈھکا چھپا شخص کھڑا تھا، جس کے ہاتھ میں فوڈ ڈیلیوری کا بیگ تھا۔ وہ مسلسل دروازے پر دستک دے رہا تھا۔ اندر سے میو کی کے والد نے دروازہ کھولا۔ اور چونک گئے۔ "میں نے کوئی آرڈر نہیں دیا!"

"جی سر لیکن ہمارے سسٹم میں تو یہی ایڈریس شو ہو رہا ہے۔" ڈیلیوری بوائے نے انتہائی مؤدب انداز میں کہا، جیسے اسے کچھ بھی معلوم نہ ہو۔

میو کی کے والد نے غور سے دیکھا۔ لڑکا کچھ عجیب سا لگ رہا تھا- لمبا قد، مشکوک حلیہ، اور سب سے بڑھ کر، اتنی صاف ستھری اردو میں بات کر رہا تھا؟

"کون ہو تم؟" ان کی آنکھوں میں شک ابھر آیا۔

ڈیلیوری بوائے نے گلا صاف کیا اور نقلی جاپانی لہجے میں کہنے لگا۔

"میں۔۔۔ رِ کیشی! جی، رِ کیشی یاماموتو۔۔۔ نیا بندہ ہوں، ابھی ابھی کام شروع کیا ہے۔" میو کی کے والد نے اسے گھورا، پھر ٹھنڈی سانس بھر کر دروازہ بند کرنے لگے۔

"سنیں نا۔" جریر نے تیزی سے کہا، "اگر آپ کو بھوک نہ بھی ہو، پھر بھی یہ آرڈر لے لیں، ورنہ میری نوکری چلی جائے گی۔" کیوان نے اسے مزید مشکوک نظروں سے دیکھا۔

"اچھا؟اور تمہارے ریسٹورنٹ میں یہ عام بات ہے کہ ڈیلیوری بوائے ایسی جذباتی اپیل کرے؟"

"جی ہم نہ صرف کھانے کے ساتھ چاول دیتے ہیں بلکہ جذبات بھی فری میں فراہم کرتے ہیں۔" جریر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

میوکی، جو خاموشی سے دور کھڑی یہ سب سن رہی تھی، کھمبے کے پیچھے ہی بے اختیار مسکرا دی۔ وہ جریر کی حاضر دماغی سے واقف تھی، مگر یہ مذاق کرنے کا وقت نہیں تھا۔

کیوان نے ایک قدم آگے بڑھایا، جیسے مزید سوال کرنا چاہتے ہوں، مگر تبھی جریر نے دھیرے سے فوڈ بیگ ان کی طرف بڑھایا اور آہستہ سے سرگوشی کی۔

"ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ میوکی کو مجھ پر بھروسہ ہے، اور یہ وقت سوالات کا نہیں، بلکہ عمل کا ہے۔ اگر آپ کو بھی اپنی بیٹی کی حفاظت عزیز ہے، تو اس تھیلے میں رکھے کاغذ کو پڑھ لیجیے، اور اس نمبر پر رابطہ کیجیے۔"

کیوان کی آنکھوں میں کشمکش تھی۔ وہ جریر کو ایک پل کے لیے دیکھتے رہے، پھر بغیر کچھ کہے بیگ تھام لیا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔میں دیکھتا ہوں،" وہ دھیرے سے بولے اور دروازہ بند کر دیا۔

جریر نے لمبی سانس لی اور ماسک سنبھالتے ہوئے پیچھے مڑا، جہاں میو کی دیوار کے ساتھ کھڑی سب کچھ دیکھ رہی تھی۔

"تم نے مذاق کافی زیادہ نہیں کر دیا؟" میو کی نے سرگوشی کی۔

"کیا کرتا؟ اگر میں سیدھا جاتا تو تمہارے والد سوالوں کی بوچھاڑ کر دیتے۔" جریر نے کندھے اچکائے۔

"اور یہ رِکیشی یاماموتو کہاں سے آیا؟" میو کی نے آنکھیں سکیڑیں۔

"کسی چینی کارٹون میں دیکھا ہوا نام ہے۔" جریر نے ہنستے ہوئے کہا، "چلو، اب یہاں سے ہٹنا ہوگا۔"

میو کی نے ایک پل کے لیے گھر کی کھڑکی کی طرف دیکھا، جہاں کیوان اس کاغذ کو غور سے پڑھ رہا تھا جو جریر نے دیا تھا۔

Clubb of Quality Content

یہ وہ لمحہ تھا جہاں کھیل بدل چکا تھا۔اب صرف راز نہیں، بلکہ حقیقت بھی کھلنے والی تھی۔اور اس حقیقت کا سامنا کرنے کے لیے، انہیں تیار ہونا تھا۔

*_*_*_*_*_*_*_*

اندھیری گلی میں ہلکی سی نمی تھی، اور جاپانی سٹریٹ لائٹس کی مدھم روشنی دیواروں پر سائے بنائے جا رہی تھی۔ میو کی گلی کے دوسرے سرے پر دیوار کے ساتھ لگی کھڑی تھی، سانسوں پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔اس کا گھر چند قدم کے فاصلے پر تھا، لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ سیدھا گھر نہیں جا سکتی۔

"وہ ہم پر نظر رکھے ہوئے ہیں" اس نے دھیرے سے جریر کو کہا، جو اس کے برابر کھڑا تھا، ہاتھ جیکٹ کی جیبوں میں دبائے، جیسے سب نارمل ہو۔

"پتہ ہے، اس لیے تو میں نے ڈیلیوری بوائے کا ڈرامہ کیا تھا۔" جریر نے آہستہ سے کہتے نظریں سڑک پر گاڑ رکھی تھیں۔ "تم سیدھی گھر جاؤ گی تو شک پیدا ہو گا۔ ہمیں چکر کاٹ کر جانا ہو گا، بالکل ایسے جیسے کسی کو الجھا رہے ہوں۔"

میو کی نے اثبات میں سر ہلایا، پھر دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ یہاں سے آگے کا سفر آسان نہیں تھا۔

جریر نے اچانک اپنی جیب سے ایک ہیڈ فون نکالا اور میو کی کے کان میں لگا دیا۔ "یہ کیا کر رہے ہو؟" میو کی نے حیرانی سے پوچھا۔

"اگر ہم نارمل لگیں گے، تو ہمیں کوئی نہیں روکے گا۔" جریر نے سرگوشی میں کہا۔ "چلو، ایک جوڑے کی طرح چلو، جیسے ہم بس کھوئے ہوئے ہیں، کسی کو شک نہیں ہوگا۔"

میو کی نے ایک لمحے کے لیے جریر کو دیکھا، پھر خاموشی سے اس کا ساتھ دینے لگی۔ دونوں نے گلی کے نکڑ پر پہنچ کر رفتار کم کی، اور عام راہگیروں کی طرح چلنے لگے۔

سامنے سڑک پر ایک گاڑی کھڑی تھی، جس میں بیٹھے دو لوگ اپنے فون پر مصروف تھے، لیکن جریر نے محسوس کیا کہ وہ درحقیقت ان ہی کو دیکھ رہے تھے۔

"ہمیں رکنا نہیں ہے،" اس نے آہستہ سے کہا۔ "بس سیدھا چلتے رہو، جیسے ہم کسی بات پر ہنس رہے ہیں۔"

میوکی نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی،اور جریر نے ایسا ظاہر کیا جیسے وہ کچھ دلچسپ بات کر رہا ہو۔

سڑک کے کونے پر پہنچتے ہی جریر نے میوکی کا ہاتھ تھاما اور اچانک اسے دوسری گلی میں کھینچ لیا، جو ایک سنسان پگڈنڈی کی طرح تھی۔

"یہ کیا کر رہے ہو؟" میوکی چونکی۔

"بس مجھ پر بھروسہ کرو۔" جریر نے جلدی سے کہا اور دیوار کے ساتھ دبک کر کھڑا ہو گیا۔

چند ہی لمحوں میں وہ گاڑی جس میں وہ مشکوک لوگ بیٹھے تھے، سڑک سے گزرتی ہوئی نکل گئی۔ جریر نے فوراً ہاتھ کے اشارے سے میوکی کو چلنے کو کہا۔اب وہ دونوں دوسری گلی میں تھے، جہاں روشنی مدھم تھی۔

"اب؟" میوکی نے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔

"اب تمہیں اکیلے جانا ہو گا اور میں پیچھے پیچھے آؤں گا، لیکن مختلف راستے سے،" جریر نے کہا۔ "اگر کوئی تمہیں فالو کرے تو سیدھا گھر مت جانا، کسی ریسٹورنٹ یا دکان میں رک جانا۔"

میو کی نے گہری سانس لی اور اثبات میں سر ہلایا۔

"اگر کوئی مسئلہ ہوا تو؟"

"تو میں تمہارے دروازے پر ڈیلیوری بوائے بن کر آجاؤں گا۔"

جریر مسکرایا۔ میو کی بے اختیار ہنس پڑی، لیکن فوراً سنجیدہ ہو گئی۔

ذہن سوال کرتا ہے، دل جواب دیتا ہے، مگر کچھ سوال ایسے ہوتے ہیں جن کے جواب صرف وقت کے پاس ہوتے ہیں۔"

وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھی، جبکہ جریر پیچھے ہٹ کر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

یہ رات صرف ایک عام رات نہیں تھی-یہ ایک ایسی رات تھی جو آنے والے دنوں کے راز کھولنے والی تھی۔

*_*_*_*_*_*_*_*

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس رات جریر اپنی خفیہ لیب میں بیٹھا تھا۔مانیٹرز پر ڈیٹا کی لکیریں بہہ رہی تھیں، مگر اس بار معاملہ مختلف تھا۔ شہر کے سی سی ٹی وی فوٹیج، گاڑیوں کی حرکت، کال لاگز سب ایک سمت اشارہ کر رہے تھے۔

کسی ویب کے نیٹ ورک سے بار بار انہی دو ناموں پر اٹیک ہو رہا تھا۔ "میو کی" اور "جریر"۔

"یہ اتفاق نہیں ہو سکتا۔" وہ بڑبڑایا۔ "کسی نے جان بوجھ کر ہمیں ایک ہی زنجیر میں باندھ رکھا ہے۔"

اسی لمحے ایک ای میل کا نوٹیفکیشن چمکا۔

سبجیکٹ: "بیک آف، اور بی اِریزڈ۔"

ساتھ ایک انکرپٹڈ فائل تھی۔ جریر نے فائل کھولی۔اور اسکرین پر چمک اُٹھی۔ میو کی کی پرانی تصاویر، چند جعلی بینک دستاویزات، اور ایک ویڈیو کلپ جس میں جریر کسی خفیہ سرور تک رسائی حاصل کرتا دکھایا گیا تھا۔

"یہ سب جعلی ہے۔" جریر کے چہرے پر سختی آ گئی۔

Clubb of Quality Content

"یہ ہمیں آپس میں مشکوک بنانے کی کوشش ہے۔"

میو کی نے جیسے ہی لاگ ان کیا، اس نے وہی تصاویر دیکھیں۔

"یہ تم نے کیوں رکھا ہے؟"

"میں نے نہیں کسی نے بھیجی ہیں، تاکہ تم مجھ پر شک کرو۔"

میو کی نے گہری سانس لی، "تو پھر ہمیں کوئی الگ الگ نہیں کرنا چاہتا، بلکہ خوف میں رکھنا چاہتا ہے۔"

"بلکل۔ شاید وہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم ایک دوسرے پر شک کریں گے تو خود ہی تباہ ہو جائیں گے۔"

رات کے اندھیرے میں جریر نے نیٹ ورک ٹریس کیا۔

"یہ ای میل کسی انسان نے نہیں، ایک سسٹم نے بھیجی ہے شاید کوئی آرٹیفیشل نیورل نیٹ ورک جو انسانی ردِ عمل کو ناپ سکتا ہے۔"

میو کی چونکی، "تو ہم ایک ہیکر سے نہیں، ایک نظام سے لڑ رہے ہیں؟"

''شاید وہی لوگ جنہوں نے ہورائزن ڈیوائس بنایا تھا مگر اب وہ چاہ رہے ہیں کہ ہم ایک دوسرے کو قصوروار سمجھیں۔''

دروازے پر اچانک دستک ہوئی۔

میوکی اور جریر نے چونک کر ایک دوسرے کو سکرین پر دیکھا۔

''یہ کون ہو سکتا ہے اتنی رات کو؟''

''یا تو دشمن یا کوئی ایسا جو سچ جانتا ہے۔''

"مائی لیڈی مت جاؤ۔"

میوکی نے کان لگا کر سنا۔ باہر سے ایک ہلکی سی آہٹ آ رہی تھی۔ دروازہ آہستہ سے کھولا۔ کوئی نہیں تھا۔ لیکن نیچے زمین پر ایک لفافہ رکھا تھا۔ لفافے میں صرف ایک لائن لکھی تھی۔

"تمہیں لگتا ہے تم شکار ہو، مگر اصل شکار تو تمہارے اندر شروع ہو چکا ہے۔"

میوکی نے سکرین پر جریر کی طرف دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ءیہ ہمارے خلاف نفسیاتی جنگ ہے، ہے نا؟"

"ہاں۔ وہ ہمیں ایک دوسرے سے الگ، کمزور، اور غیر یقینی میں رکھنا چاہتے ہیں۔" جریر نے مضبوط لہجے میں کہا۔

"مائی لیڈی، اب ہمیں صرف دشمن نہیں، اپنے خوف کو بھی مات دینا ہوگی۔"

میوکی نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "پھر یہ کھیل ختم نہیں ہوگا۔ ہم ختم کر دیں گے اسے۔"

--*-*-*-*-*-*-*

یوگن

نازش منیر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

باب چہارم:

کانازاوا

کانازاوا

ہماری اندرونی بے چینیوں جیسا شہر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جہاں ہر گلی

دبی ہوئی سوچ کی طرح سانس لیتی ہے

یہ وہ جگہ ہے

جہاں انسان خود سے نظریں چرا لیتا ہے

جیسے ہم اپنی کمزوریوں سے بھاگتے ہیں

ویسے ہی یہ شہر اپنی خاموشی میں چھپ جاتا ہے

یہاں ہر قدم

دل کے کسی خوف کی گونج بنتا ہے

اور ہر راستہ

ان سوالوں تک لے جاتا ہے

جن کے جواب ہم خود سے بھی نہیں پوچھتے

*_*_*_*_*_*_*

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سر میو کی ہمیں دھوکا دے کر نکل گئی۔"

کمرے میں چند لمحوں کے لیے مکمل خاموشی چھا گئی۔

ڈاکٹر وکٹر بلیک کی نظریں سامنے تیرتی ہوئی نیورل چِپ پر جمی رہیں۔

"وضاحت کرو۔"

اس کی آواز دھیمی تھی، مگر اتنی سرد کہ دونوں محافظوں کے جسم میں سنسنی دوڑ گئی۔

"جس رات ہم اسے ڈھونڈنے کے لیے اس کی سوسائٹی سے نکلے، وہ واپس گھر آئی تھی۔ غالباً کپڑے اور کچھ ضروری سامان لینے۔"

"اور؟"

"اس کے والد کے پاس ایک ڈلیوری مین آیا تھا۔ ہمیں وہ ایک عام کوریئر لگا، اس لیے ہم نے زیادہ توجہ نہیں دی۔"

ڈاکٹر نے آہستگی سے آنکھیں بند کر لیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم نے تیس سال کی تحقیق کو ایک ڈلیوری مین کے ہاتھوں کھو دیا۔۔۔"

کسی میں جواب دینے کی ہمت نہ ہوئی۔

"بعد میں وہ اپنے ایک دوست کے ساتھ شہر سے باہر نکل گئی۔"

"کہاں؟"

"کانازاوا کے ایک گاؤں میں، سر۔"

ڈاکٹر نے سر جھکا لیا۔

اس کے ہونٹوں پر ایک ایسی مسکراہٹ ابھری جو مسکراہٹ کم اور وارننگ زیادہ لگ رہی تھی۔

"کانازاوا!"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ بڑبڑایا۔

"آخرکار تم وہاں سے نکل ہی گئی، میو کی ہانازاکی۔"

--*-*-*-*-*

زیرِزمین تحقیقی مرکز کے کانفرنس ہال میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

دیوار کے برابر نصب شیشے کی سکرین پر تین افراد ویڈیو لنک کے ذریعے موجود تھے۔ان کے چہرے واضح نہیں تھے، صرف سیاہ سائے اور دھندلی روشنی۔

ہال کے وسط میں ڈاکٹر کھڑا تھا۔

اس کی سفید لیب کوٹ کی جیب میں ہاتھ تھے جبکہ نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

"ڈاکٹر، ہمیں نتائج چاہییں، بہانے نہیں۔"

سکرین سے ایک بھاری آواز ابھری۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تیس سال گزر چکے ہیں۔"

ڈاکٹر کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"اور تیس سال کی محنت ضائع نہیں جائے گی۔"

سکرین پر موجود ایک اور شخص آگے جھکا۔

"ہمیں وہ نیورل چِپ چاہیے جو ڈاکٹر ریشان اور اس کے ساتھی نے تیار کی تھی۔"

کمرے کی روشنی جیسے ایک لمحے کو مدھم پڑ گئی۔

ڈاکٹر کی آنکھوں میں عجیب سی چمک ابھری۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں جانتا ہوں۔"

"نہیں، تم نہیں جانتے۔" دوسری آواز گونجی۔ "اس چِپ کے بغیر پروجیکٹ یوگن کبھی مکمل نہیں ہو سکتا۔"

چند لمحوں کی خاموشی۔

پھر ڈاکٹر نے آہستہ سے کہا،

"اور اسی لیے میں اسے ڈھونڈ رہا ہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے سکرین پر ابھرتے ہوئے ایک ڈیجیٹل خاکے کی طرف اشارہ کیا۔

تین روشن نقاط۔۔

تین راز۔

تین زندگیاں۔

ایک نام۔

یوگن

"پہلا حصہ ادھورا ہمارے پاس ہے۔"

اس نے ایک نقطے کی طرف اشارہ کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"دوسرا حصہ برسوں پہلے گم ہو گیا۔"

دوسرا نقطہ روشن ہوا۔

"اور تیسرا حصہ۔"

اس کی نظریں سکرین سے ہٹ کر کہیں دور جا ٹکیں۔

"میو کی تک پہنچنے کی کنجی ہے۔"

سکرین پر خاموشی چھا گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آخر کار سب سے بڑی کرسی پر بیٹھے شخص نے کہا،

"کیا ہم تم پر اعتماد کر سکتے ہیں، ڈاکٹر؟"

ڈاکٹر نے سر اٹھایا۔

"آپ کے ساتھ جو معاہدہ ہوا ہے، وہ پورا ہو گا۔"

اس کی آواز میں غیر معمولی یقین تھا۔

"میں پروجیکٹ یوگن مکمل کر کے آپ کے حوالے کروں گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کچھ لمحوں بعد سکرین تاریک ہو گئی۔

رابطہ منقطع ہو چکا تھا۔

ڈاکٹر چند سیکنڈ تک خاموش کھڑا رہا۔

پھر اس نے لمبی سانس لی اور کانفرنس ہال سے باہر نکل آیا۔

راہداری میں اس کے دو معاون پہلے سے موجود تھے۔

ایک لمبا، سنجیدہ چہرے والا نوجوان تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہارپر لیام۔

اور اس کے برابر کھڑی تیز نظروں والی خاتون تھی۔

ایلا مورگن۔

دونوں فوراً متوجہ ہوئے۔

"سر؟" ایلا نے فوراً پوچھا۔

ڈاکٹر نے چلتے چلتے جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میو کی کا ناز اوا میں ہے۔"

ڈاکٹر کے چہرے پر حیرت ابھری۔

"تو معلومات درست تھیں؟"

"جی۔"

"اور جریر؟"

اس سوال پر ڈاکٹر رک گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس کی آنکھیں راہداری کے آخری سرے پر جمی تھیں۔

پھر اس نے تصویر دیکھی۔

جریر۔

چند لمحوں تک وہ تصویر کو گھورتا رہا۔

"یہ جریر کون ہے؟"

اس کی آواز میں پہلی بار تجسس تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہر بار یہ شخص میو کی کو بچا لیتا ہے۔"

"ہر بار ہمارے منصوبوں کے درمیان آجاتا ہے۔"

اس نے تصویر میز پر رکھ دی۔

"اسے ڈھونڈو۔"

"اس کا ماضی، اس کے راز، اس کی کمزوریاں۔"

وہ چند قدم چل کر رکا۔

"اور جب تم انہیں ڈھونڈ لو۔"

اس نے آہستہ سے کہا،

"تومیو کی اور جریر دونوں کو زندہ میرے پاس لے آنا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک ابھری۔

"کیونکہ کچھ سوال ایسے ہوتے ہیں جن کے جواب صرف مالکِ راز ہی دے سکتا ہے۔"

*_*_*_*_*_*_*_*

دوپہر کی نرم دھوپ نے کانازاوا کے کھیتوں پر سنہری چادر تان رکھی تھی۔ فضا میں مٹی اور سبز پتوں کی سوندھی مہک رچی ہوئی تھی۔ ہانا کے والدین کے چاول کے کھیتوں میں آج کام کا دن تھا۔ میو کی نے اپنی آستینیں چڑھائی ہوئی تھیں، دستانے پہنے، بال سمیٹے، وہ جھکی ہوئی جھاڑیوں سے گھاس نکال رہی تھی۔

"میو کی، ذرا یہ ٹوکری پکڑانا۔" ہانا نے دور سے آواز دی۔

"آ رہی ہوں۔" اس نے پلٹ کر جواب دیا۔

اسی لمحے ایک دھول بھری کار کھیتوں کے کنارے پر آکر رکی۔ گاڑی سے جریر اترا، سیاہ چشمہ، قدرے خفگی سے بند لب، ہاتھ میں ایک نیلا فولڈر اور لیپ ٹاپ بیگ تھا۔

اس نے آس پاس کے ماحول پر نظر دوڑائی، اور پھر کھیت میں کام کرتی میوکی کو دیکھ کر بے یقینی سے سر ہلایا۔

"مائی لیڈی؟ کھیتوں میں؟ واقعی؟ مجھے لگا تھا آپ فائل پر دستخط کے لیے تیار بیٹھی ہوں گی۔"

میوکی نے دستانے اتار کر سر جھٹکا، ماتھے پر آئے پسینے کو پونچھا اور سیدھی ہو کر مسکرادی۔

"جریر، اگر تم سوچ رہے تھے کہ میں گاؤں آکر بھی دفتر والی کرسی پر جم کے بیٹھی رہوں گی تو تمہیں مجھے دوبارہ جاننا پڑے گا۔"

"میں تو فائل پر بات کے لیے آیا تھا، اور اب میں دھان کے کھیت میں کھڑا ہوں۔ بہت اعلیٰ مینجمنٹ اسٹائل ہے آپ کا۔"

"میری ٹیم کو صرف پروجیکٹ پر فوکس کرنا ہوتا ہے، رہنمائی کا انداز تھوڑا زمینی بھی ہو تو برکت آتی ہے۔" وہ چاہ کر بھی مسکراہٹ نہ چھپا سکی۔

"میو کی، بیٹا یہ تمھارا کولیگ ہے؟ اندر لے آوا سے، دھوپ بہت تیز ہے۔" ہانا کی والدہ کی دور سے آواز آئی۔

جریر نے ایک نظر کھیتوں پر ڈالی، پھر اپنے کپڑوں کو اور ہلکے طنزیہ انداز میں کہنے لگا۔" اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا کہ میٹنگ چاول کے کھیت میں ہونی ہے، تو میں جوتے بدل کر آتا۔ "

"پچھتاوے سے بہتر ہے، اب آہی گئے ہو تو دو پودے نکالنے میں مدد کرو۔ دستخط بعد میں ہو جائیں گے۔ ویسے تم یہاں شہر سے چار گھنٹے کی ڈرائیو کر کے صرف فائل پر دستخط لینے آئے ہو؟"

"پلس تازہ ٹماٹر مفت میں لینے، اور تمہیں یاد دلانے کہ تم اب بھی ہمارے پراجیکٹ کا حصہ ہو۔" جریر بغیر پلک جھپکائے اسے دیکھنے میں مگن تھا۔

اسی لمحے ہانا دو چھوٹے بچے جڑواں کھیت میں دوڑتے ہوئے آگئے۔

"میو! کیا یہ تمہارے شوہر ہیں؟ یہ تو غصے والے لگ رہے ہیں۔" ہار کی نے جریر کی طرف اشارہ کرتے پوچھا۔

"کیا کہا اس نے؟ شوہر؟" جریر نے جھٹکا سا کھاتے ہوئے دل پر ہاتھ رکھا۔

"چھوڑو، اس کے خیال میں جو بھی مجھ سے لڑے، وہ میرا شوہر ہوتا ہے۔" میوکی نے مسکراہٹ دبائے ہوئے سر جھٹکا۔

"یہ تو ہمارے کارٹون والے ولن جیسے لگتے ہیں۔" ہارکی نے چھپتے ہوئے کہہ گیا۔

جریر پہلی بار اپنی سنجیدگی سے باہر نکل کر واقعی تھوڑا حیران ہوا۔ میوکی آگے بڑھی اور ایک مٹی سے بھرا شاول اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

"اب جب آ ہی گئے ہو تو تھوڑا کام کر لو۔ یہ قطاریں کھود دو۔"

"یہ میرے کام کی تفصیل میں نہیں تھا۔" جریر شاول کو گھورتے ہوئے آگے بڑھا اور زمین پر زور سے مارا۔

Clubb of Quality Content!

خشک مٹی کا بھبھوکا اٹھا اور سیدھا میوکی کے سفید لباس پر جا گرا۔

"جیسے کا ناز اوا آ کر مجھے تنگ کرنا بھی نہیں تھا مگر کر ہی لیا تم نے تو میری ساری محنت ضائع کر دی۔ دیکھو میرے کپڑے۔" میوکی نے اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے نظر ڈالی، سفید قمیض بھوری ہو چکی تھی۔

"تم نے ہی کہا تھا نا، ہاتھ بٹاؤ۔۔۔اب میں ہاتھ بٹا کے کپڑے خراب نہ کروں؟ میں نے تو پورا فیشن شو کر دیا کھیت میں۔" جریر بے فکری سے چلتے ہوئے کندھے اچکائے۔

"تمہارا مسئلہ یہ ہے کہ ہر جگہ شو کرنا ہوتا ہے۔" میو کی نے ایک قدم آگے بڑھا کر اس کے کندھے پر دھپ ماری۔

"تو تمہارا مسئلہ یہ ہے کہ ہر چیز کو مسئلہ بنانا ہوتا ہے۔" جریر قہقہہ مار کے ہنسا۔

"ارے بچوں، تم دونوں روز لڑتے ہو کیا؟ یا آج ہی خاص دن ہے؟"

ہانا کی امی نے پیچھے مڑ کے دیکھا۔

"جی جریرا سپیشل ہے نا۔ خاص طور پر چڑانے میں ماسٹر۔" میو کی جلدی سے بولی۔

"اور مائی لیڈی خاص طور پر ہر چیز کنٹرول کرنے والی ہے۔" جریر نے سر جھکا کر قدم بڑھایا۔

میو کی نے غصے سے ایک جھاڑی میں سے کانٹا توڑا اور لہرایا۔ "چپ نہ ہوئے تو یہ کانٹا میرے ہاتھ کے بجائے تمہارے ہاتھ میں ہوگا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"توبہ توبہ، جاپان کی لڑکیاں اتنی خطرناک ہوتی ہیں؟" جریر نے فوراً ہنستے ہوئے ہاتھ اوپر کر دیے۔

جریر نے بے بسی سے آسمان کی طرف دیکھا۔ "ہیڈ ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ آپ ہمیں کسان بھی بنا دیں۔"

کچھ دیر بعد، جب دونوں ساتھ بیٹھے، ہانا کی والدہ چائے لا رہی تھیں۔ "بچوں، اتنی محنت کے بعد چائے ضروری ہے۔ ویسے تم دونوں کو دیکھ کر لگتا ہے جیسے پرانے زمانے کی فلم کا کوئی سین ہو۔"

"فلم نہیں، بس زندگی ہے، تھوڑی مصروف، تھوڑی مسکین اور کبھی کبھی بے حد مضحکہ خیز۔" میو کپڑے بدل کر واپس آئی۔

"اور کبھی کبھی بے رحمانہ غیر پیشہ ور۔" جریر اسے دیکھ کر مسکرایا۔

"ویسے پروجیکٹ پر کیا بات کرنی تھی؟" وہ سنجیدہ ہو گئی۔

"ابھی تو آپ نے مجھے دھان کی گانٹھیں تھمائی تھیں، فائل بعد میں نکالوں گا۔ پہلے ہاتھ دھو لوں۔"

*_*_*_*_*_*_*_*

سرخ اور نارنجی پتوں سے بھری کانازاوا کی گلیاں اپنے اندر ایک خاص جادو سموئے بیٹھی تھیں۔روایتی لکڑی کے مکان، خاموشی سے کھڑے جیسے کسی پرانی کہانی کے کردار ہوں۔ آسمان پر سورج اپنی آخری سانسیں لیتا، نارنجی روشنی کو ان چھوٹی چھوٹی گلیوں پر بکھیر رہا تھا۔ ایک طرف تاریخی کینز وکوئن گارڈن کی جھلک تھی، جہاں بانس کے درخت ہوا سے سرگوشیاں کر رہے تھے۔

میو کی ہاتھ میں گرم چائے کا کپ لیے جریر کے ساتھ ایک چھوٹی بینچ پر بیٹھی تھی۔وہ دونوں اس وقت اُس جگہ آئے تھے جہاں میو کی ہانا کے ساتھ آیا کرتی تھی۔سامنے بیٹھا جریر اُس کے سوالوں اور باتوں سے تنگ بھی، حیران بھی تھا۔

"تمہیں ہمیشہ ہر بات پر بحث کرنی ہوتی ہے؟" جریر نے تھوڑا سا جھک کر کہا مگر اس کا انداز سادہ تھا۔

"میں بحث نہیں کر رہی، بس تمہارے خیالات ہمیشہ الٹے کیوں ہوتے ہیں؟" میو کی نے بھنویں چڑھاتے ہوئے جواب دیا۔

"کیونکہ سیدھے خیالات والے لڑکے تمہیں بور کر دیتے ہیں اور یہ تمہیں پتہ بھی ہے۔"

جریر نے چائے کا گھونٹ لے کر سکون سے جواب دیا۔

میو کی ہنسی چھوٹ گئی، وہ چاہ کر بھی غصہ نہ کر سکی۔اسے پتہ تھا کہ یہ لڑکا اسے چڑانے میں ماہر ہے، مگر اس چڑانے میں بھی ایک عجیب کشش تھی۔ان کے درمیان کا رشتہ کبھی سیدھا نہیں رہا، ہمیشہ سے ایک الٹی ڈگر پر چلتا، سوالات سے بھرا، مگر بے حد خاص تھا۔

"پتہ ہے؟ تم کبھی کبھی کسی پرانے فلمی ولن کی طرح لگتے ہو، جو ہیرو بننے کی کوشش کر رہا ہو۔"

"اور تم ویسی ہی ہیروئن ہو جو ہر دو سین بعد لڑنے پر آجاتی ہو۔" دونوں نے ایک ساتھ قہقہہ لگایا۔ارد گرد کا موسم، فضا اور رنگ جیسے ان کے اندر اتر گئے ہوں۔

یہ یقین کا رشتہ تھا۔ایسا تعلق تھا جہاں دو مختلف مزاجوں کا ٹکراو اکثر جنگ بن جاتا، مگر اسی جنگ میں ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے احساس تھا۔

--*-*-*-*-*-*

ہانانے کھانے کی میز سجادی تھی۔روایتی جاپانی انداز میں نیچی میز کے گرد سب فرشی نشست پر بیٹھے تھے۔کھانے میں گرم چاول، مسوسوپ، سبزیاں،اور تل میں تلے مچھلی کے قتلے رکھے گئے تھے۔

"پلیز آجائیں آپ دونوں، سالن واقعی روٹھنے کے موڈ میں ہے۔"

میو کی پرسکون انداز میں آئی اور ہانا کی مدد کرنے لگی۔

"جریر، چاول سُن کر تمہارے قدم کیوں رک گئے؟ڈر تو نہیں گئے؟"

جریر نے ہنکارا ابھرا۔"ڈرنے کی بات ہوتی تو میڈم، آپ کی فائلز سے کب کا ڈر کے استعفیٰ دے چکا ہوتا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کبھی کبھی لگتا ہے تمہیں میری فائلز سے زیادہ میرے اوقات یاد رکھنے کی ضرورت ہے۔"میو کی نے چمچ پکڑا اور کھانا نکالنے لگی۔

ہانانے جلدی سے پلیٹ رکھ کر ماحول ہلکا کیا۔

"آپ دونوں کی یہ 'اوقات کی بحث' روز کے کھانے کا نمک ہے۔"

جریر نے چاول کا پہلا نوالہ چکھا۔

"جریر انکل! آپ کو جاپانی کھانے پسند ہیں؟" یکی نے اشتیاق سے پوچھا۔

جریر نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا، مگر بچوں کی "انکل" کہہ کر مخاطب کرنے پر کچھ ہچکچا گیا۔

"مجھے گھر کی بنائی ہر چیز پسند آتی ہے۔" اُس نے نرمی سے جواب دیا۔

"بچوں کو اب تک یقین نہیں آیا کہ تم ہمارے ساتھ کام کرتے ہو۔ انہیں لگتا ہے تم کوئی جاسوس ہو جو بس چپ چاپ سب کچھ نوٹ کرتا ہے۔" ہانا اپنی بیٹی کو کھانا دینے لگی۔

جریر نے ہنستے ہوئے بچوں کی طرف دیکھا۔ "ہو سکتا ہے تم لوگ ٹھیک سوچ رہے ہو۔"

بچے قہقہہ مار کر ہنسنے لگے۔ ماحول یک دم ہلکا پھلکا ہو گیا۔

"اچھا یہ بتاؤ، آپ دونوں کے نام کیا ہیں؟"

لڑکا آگے بڑھا، سینہ تان کر بولا۔

"میرا نام ہارکی Haruki ہے۔"

پھر مسکرایا۔"ہارکی کا مطلب ہے موسم بہار کی چمک،امید کی کرن۔انکل،مطلب یہ کہ میں اندھیرے میں بھی روشنی لے آؤں گا۔"

بچی نے بھائی کا ہاتھ پکڑا۔"اور میرا نام یکی Yuki ہے۔"

اچھل کر بولی۔"یکی کا مطلب ہے برف۔انکل،مطلب یہ کہ میں ماما کے غصے کو ٹھنڈا کر دیتی ہوں۔"

جریر نے دونوں کو دیکھا،پھر آہستہ سے بولا۔

"تو ایک روشنی ہے اور ایک برف۔"

ہانا پیچھے سے بولی۔"بالکل میو کی اور جریر جیسے۔ایک جلتا ہے،ایک بجھاتا ہے۔"

ہارکی نے یکی کو چھیڑا۔"دیکھا یکی؟تم میو جیسی ہو۔"

یکی نے برف جیسا منہ بنا کر کہا"اور تم انکل جیسے ہمیشہ چمکتے رہتے ہو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میبو کی خاموشی سے بیٹھ کر بچوں کے چہروں کو دیکھ رہی تھی۔اُس کی نظریں اچانک جریر پر رک گئیں جو گویا ایک نیا روپ لیے بیٹھا تھا۔وہی جریر، جو دفتر میں سرد لہجے اور بے نیاز آنکھوں کے پیچھے چھپا رہتا تھا، یہاں بچوں کے سامنے جیسے خود بھی ایک بچہ بن گیا ہو۔

"تو کل تم اور میو کا نازاوا کے آرٹ مرکز جا رہے ہو؟" ہانا نے چاول کا پیالہ بڑھاتے ہوئے پوچھا۔

"جی، ہمیں سنہری ورق والے فن پاروں کی نمائش دیکھنی ہے۔" میو کی نے سر ہلایا۔

"اور مائی لیڈی کے خیال میں وہاں سے ہمیں مشن سے متعلق کوئی اشارہ بھی مل سکتا ہے۔"

ہانا نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں۔

"اچھا؟ تم لوگ فن پاروں میں بھی سراغ ڈھونڈتے ہو؟"

"نہیں، بس فن میں بھی حقیقت چھپی ہوتی ہے۔" میو کی مسکرائی۔

رات آہستہ آہستہ گزرنے لگی۔ بچے نیند سے لڑتے ہوئے ماں کی گود میں سمٹنے لگے اور جریر نے پہلی بار میو کی کی موجودگی کو گھر سا محسوس کیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

*_*_*_*_*_*_*_*

صبح کی ہلکی روشنی نے کھیتوں پر سنہرا رنگ بکھیرا تھا۔ دور پہاڑوں پر دھند جیسے اتر آئی ہو۔ بچے کھیلنے میں مصروف تھے، اور ہانا اپنی ماں کے ساتھ صحن میں بیٹھی آلو چھیل رہی تھی۔

جریر، ہاتھ میں کیمرہ لیے، منظر کشی میں مشغول تھا۔ میو کی ایک درخت کے سائے میں کچھ کاغذات پڑھ رہی تھی، جو پراجیکٹ کا حصہ تھا۔

اسی لمحے، جریر کی نظر ایک شخص پر پڑی۔ ایک اجنبی، جس نے چہرہ ٹوپی سے ڈھانپا ہوا تھا اور وہ دور کھیتوں کے کنارے کچھ دیر کھڑا رہا، جیسے کسی کو دیکھ رہا ہو۔ اور پھر اچانک وہ مڑ کر غائب ہو گیا۔ "یہ کون تھا؟ اور یہاں کیا کر رہا تھا؟"

وہ فوراً میو کی کے پاس آیا۔

"مائی لیڈی یہاں ایسا لگا کہ کوئی تمہیں فالو کر رہا ہو؟"

"کیا مطلب؟" اس نے بنا نظر اٹھائے پوچھا۔

"ابھی ابھی ایک آدمی خیر، شاید مجھے غلط فہمی ہوئی ہو۔"

"اگر کوئی سیکیورٹی مسئلہ ہے تو رپورٹ فائل کریں؟"

جریر کچھ کہے بغیر چپ ہو گیا۔ لیکن اس کی نظریں بار بار اس سمت جا رہی تھیں، جہاں وہ اجنبی کھڑا تھا۔

کبھی کبھار سچ، سب سے عام نظر آنے والے منظر میں چھپا ہوتا ہے۔ بس اسے دیکھنے والی نگاہ چاہیے ہوتی ہے۔

*_*_*_*_*_*_*_*

سنہری ورق کی آرٹ نمائش گاہ کی دیواریں سفید اور خاموش تھیں، جیسے کسی مقدس سکوت نے انہیں ڈھانپ رکھا ہو۔ اندر کی روشنی دھیمی اور سنہری تھی۔ جیسے ہر فن پارہ خود روشنی کا منبع ہو۔

میو کی اور جریر ایک ایک کر کے فن پارے دیکھتے جا رہے تھے۔ کچھ لکڑی پر کندہ، کچھ ریشم پر سنہری رنگ میں بنے۔ ہر ایک میں ایک کہانی تھی، مگر میو کی کی نگاہ ایک خاص تصویر پر جا ٹھہری۔ ایک عورت جو سنہری سورج کی طرف پشت کیے کھڑی تھی، اُس کے ہاتھ میں ننھا بچہ تھا اور اس کے چہرے پر ہلکی سی اداسی تھی۔

میو کی جیسے منجمد ہو گئی۔اُس کی آنکھوں کے سامنے وہ تصویر دھندلا گئی،اور پھر ماں کا چہرہ اُبھرنے لگا۔وہی چہرہ جو بچپن میں ہر صبح سورج کی کرنوں سے پہلے جاگتا تھااور جس کے بغیر اب برسوں گزر چکے تھے۔

جریر نے میو کی طرف دیکھا۔وہ خاموش کھڑی تھی،ایک ہاتھ تصویر کے قریب بڑھا لیکن چھوا نہیں۔آنکھوں کے کنارے بھیگ چکے تھے مگر وہ رو نہیں رہی تھی،بس جیسے کوئی خاموش دعا مانگ رہی ہو۔جریر کچھ نہ بولا۔بس اس کے ساتھ فاصلہ رکھ کر کھڑا رہا۔ایسا فاصلہ جو عزت دیتا ہے اور ایسا ساتھ جو مکمل احساس ہوتا ہے۔چند لمحے گزر گئے۔

"یہ تصویر جیسے ماں کی آخری یاد ہو۔"میو نے گہری سانس لی اور تصویر سے نظریں ہٹائیں۔

"یادیں ختم نہیں ہوتیں،وہ بدلتی رہتی ہیں مگر ساتھ نہیں چھوڑتی۔"جریر نے آہستہ سر ہلایا۔

میو نے چونک کر اُس کی طرف دیکھا۔پہلی بار اُسے لگا کہ جریر نے کچھ ایسا کہا جو صرف ایک مشاہدہ نہیں،بلکہ ایک تجربہ تھا۔

کچھ خاموش لمحے لفظوں سے زیادہ گہرے ہوتے ہیں۔ وہ رشتے بناتے ہیں، جہاں لفظ صرف پردہ ہوتے ہیں۔

وہ دونوں ایک لمحے کے لیے بس ایک ہی کیفیت میں تھے۔ دو لوگ، جو دنیا کے مختلف کناروں سے تھے، مگر دل کے دکھوں کی زبان ایک جیسی تھی۔

*_*_*_*_*_*_*_*

کانازاوا کی مشہور آرٹ گلی ہنریا کوماچی میں بارش کے بعد کی ہلکی سی نمی اور سورج کی کرنیں جب پرانے لکڑی کے دروازوں اور چھتوں پر پڑیں، تو وہ سارا علاقہ جیسے چمک اٹھا۔ ہوا میں لکڑی، کاغذ، اور بارش کی ملی جلی خوشبو گھلی ہوئی تھی۔

میو کی کے ہاتھ میں چھوٹا سا نوٹ بک تھا، جس میں وہ کچھ خاکے بنا رہی تھی۔ جریر کچھ فاصلے پر کھڑا ایک مقامی فنکار کی میز پر رکھے ورقِ زر (Gold Leaf) سے سجے پنکھے کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ پتلا سا سونا کسی نازک دعا جیسا لگتا ہے، جو چھو جائے تو بس دِل پر چھپ جائے۔" جریر نے گردن جھکائی۔

"یہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ ورقِ زر صبر کا ہنر سکھاتا ہے۔ اگر ہاتھ میں لرزش ہو تو پورا فن بکھر جاتا ہے۔" میو کی مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔

"تو کیا ہم جیسے بے صبروں کو یہ فن چھو بھی نہیں سکتا؟" جریر نے حیرت انگیز طور پر سوچا۔

"چھو سکتا ہے بس سیکھنا پڑتا ہے کہ زندگی کے نازک لمحات کو بھی ورقِ زر کی طرح سنبھالا جائے۔"

وہ دونوں ایک دکاندار کے پاس رکے، جہاں مختلف روایتی پنکھے، شیشہ کاری، اور سونے کے ورق سے سجی چیزیں رکھی تھیں۔ جریر نے ایک چھوٹا سا بکس اٹھایا، جس پر ایک پرانا شعر کندہ تھا۔ "ہر فن وہی جو اندر سے خاموشی سکھائے، شور میں بھی سکون بانٹے۔"

"پتہ ہے؟ میرے استاد کہتے تھے کہ اصل فن وہی ہے جو انسان کو خود سے ملوا دے۔"

"اور جو دوسروں کو سننے کے قابل بنا دے۔" وہ نرم لہجے میں بولی۔

"مائی لیڈی کے ساتھ گفتگو بھی کسی آرٹ لگتی ہے شروع ہو جائے تو مکمل ہونے کا دل نہیں چاہتا۔"

میو کی نے اس کی طرف دیکھا، جیسے کچھ لمحے کو رک کر وہ بھی یہی کہنا چاہتی ہو مگر پھر نظریں چرا لیں۔

"چلو، آگے چلیں۔ وہ بائیں طرف والی گلی میں پرانا کاغذ بنانے کا کارخانہ ہے۔ تمہارے نوٹس اسی کاغذ پر اچھے لگیں گے۔"

"مائی لیڈی میرے نوٹس؟ یا وہ باتیں جو آپ ابھی تک سننا نہیں چاہتیں؟"

"ان دونوں میں فرق ہے؟" میو کی نے سر جھٹکا۔

"ہے لیکن ایک کو سنبھالنے کے لیے شاید ورقِ زر سے زیادہ حوصلہ چاہیے۔"

وہ دونوں آگے بڑھ گئے، ارد گرد کی دکانیں، ہنستے چہرے، اور صدیوں پرانے فنون کے بیچ جیسے ان کے درمیان ایک ان کہی تحریر بن رہی ہو۔ زندگی بھی فن کی مانند ہوتی ہے۔ نازک، صبر طلب، مگر جب سنور جائے تو دل پر نقش چھوڑ جاتی ہے۔

*_*_*_*_*_*_*_*

Clubb of Quality Content

کاغذ سازی کی روایتی ورکشاپ روایتی جاپانی موسیقی ہلکے سے بیک گراؤنڈ میں چل رہی تھی۔ہال میں لکڑی کی میزیں اور شفاف پانی سے بھرے پتلے ٹب رکھے تھے۔میو کی اور جریر کو الگ الگ میز دی گئی تھی، جہاں انہیں روایتی "واشی پیپر" بنانے کا عمل سکھایا جارہا تھا۔

استاد نے نرم لہجے میں سمجھایا۔"واشی، محض کاغذ نہیں۔یہ صبر، پانی، اور خاموشی کا ہنر ہے۔"

جریر نے پانی میں باریک روئی کو ملاتے ہوئے انگلیوں کے پوروں سے اسے سنوارنا شروع کیا۔اس کا چہرہ سنجیدہ تھا۔ہر حرکت جیسے وہ دل سے محسوس کررہا ہو۔

میو کی کچھ دیر اسے دیکھتی رہی، پھر ہولے سے بولی۔"تم بہت بدل گئے ہو۔" جریر نے ہاتھ روکے، نظریں میو کی پر گئیں۔

"بدلا نہیں ہوں شاید بس خود سے تھوڑا زیادہ ملنے لگا ہوں۔"

"پہلے تم لفظوں کے پیچھے چھپ جاتے تھے۔اب خاموشی میں بولتے ہو۔"

جریر نے مسکرا کر اپنا ہاتھ پانی سے نکالا۔"شاید تم نے سننا سیکھ لیا ہے۔"

میو کی کے چہرے پر ایک پر سکون سی خاموشی چھا گئی۔اس نے اپنے کاغذ کی طرف دیکھا، جس پر ایک پتی آہستہ سے گری تھی۔ جیسے قدرت بھی خاموشی میں کوئی پیغام دے رہی ہو۔

"کچھ تعلق لفظوں سے نہیں، وقت سے بنتے ہیں اور پھر وقت ہی انہیں مضبوط کرتا ہے۔"

"پھر بھی کچھ باتیں کہنا ضروری ہوتی ہے ورنہ وہ دل میں بھیگے ہوئے کاغذ کی طرح کچی رہ جاتے ہیں۔" جریر نے عنبری آنکھوں میں کچھ تلاشنا چاہا۔

"تو آج کہہ دو، جو کہنا ہے۔" وہ ہنستے ہوئے آگے بڑھی۔

جریر نے ایک لمحے کو آنکھیں بند کیں، جیسے اندر کوئی الجھن سلجھا رہا ہو۔

"میں چاہتا ہوں کہ میرے لفظ تمہارے سکون کے برابر ہوں اور میری خاموشی تمہارے یقین جیسی۔"

میو کی چونک سی گئی لیکن کچھ بولی نہیں۔ صرف آنکھوں میں ایک نمی سی آئی۔ وہ نمی جو جواب بن کر دل میں اتر جاتی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کچھ باتیں کاغذ پر نہیں لکھی جاتیں۔ وہ دل پر چھپتی ہیں، اور عمر بھر پڑھتے رہنے کو دل کرتا ہے۔

*_*_*_*_*_*_*_*

فرزان کا گھر اندر سے ایک عجیب سی خاموشی اور بوجھل کیفیت لیے ہوئے تھا، جیسے دیواریں بھی کچھ چھپائے بیٹھی ہوں۔ اس کے کمرے کا دروازہ کھلتے ہی سامنے کا منظر کسی عام انسان کے ذہن کو نہیں، دل کو جھنجھوڑ دینے کے لیے کافی تھا۔ ہر طرف دیواروں پر عنبری آنکھوں والی ایک ہی لڑکی کی مختلف پینٹنگز لٹکی ہوئی تھیں۔ کبھی وہ خاموش کھڑی تھی، کبھی گہری سوچ میں ڈوبی، اور کبھی جیسے کسی خوف سے بھاگ رہی ہو۔ کمرے کے درمیان ایک بڑی پینٹنگ نیلی روشنی میں نہائے ہوئے منظر کی تھی، جو کسی نامعلوم حقیقت کا اشارہ دے رہی تھی۔ ایک اور تصویر میں وہی لڑکی ننگے پاؤں خوفزدہ حالت میں بھاگ رہی تھی اور اس کے گلے میں نیلا مفلر بندھا ہوا تھا۔ فرزان چند لمحوں تک ساکت کھڑا ان تصویروں کو دیکھتا رہا، پھر آہستہ سے بولا، "تم ہر جگہ کیوں آجاتی ہو جیسے میرے ذہن سے نکلنے کا راستہ ہی نہ ہو تمہارے پاس؟" اس کی آواز میں دبے ہوئے درد کی لرزش تھی۔ وہ ایک قدم پیچھے ہٹا مگر

نظریں اب بھی انہی پینٹنگز پر جمی رہیں، جیسے ہر تصویر اس سے کوئی پرانا سوال پوچھ رہی ہو، اور ہر سوال اسے کسی ایسے سچ کے قریب لے جا رہا ہو جس سے وہ خود بھی ڈرتا تھا۔

*_*_*_*_*_*_*_*

فرزان کچھ لمحے اسی حالت میں کھڑا رہا، پھر آہستہ آہستہ دیوار کے قریب آیا اور ایک پینٹنگ کے سامنے رک گیا۔ یہ وہی منظر تھا جس میں نیلی روشنی پورے فریم کو اپنے اندر سموئے ہوئے تھی، جیسے کوئی حقیقت نہیں بلکہ کوئی نامکمل تجربہ ہو جو ابھی تک سانس لے رہا ہو۔

اس نے انگلی ہلکی سی پینٹنگ کی سطح پر رکھی، مگر فوراً پیچھے ہٹا لی، جیسے تصویر نہیں بلکہ کوئی پرانی زندہ یاد اسے چھو گئی ہو۔

اس کے ہونٹوں سے بے اختیار سرگوشی نکلی، "میں نے تمہیں وہاں سے نکالنے کی کوشش کی تھی مگر شاید میں خود بھی اس حد تک نہیں پہنچ سکا جہاں تم تھیں۔"

کمرے کی خاموشی اور گہری ہو گئی۔ اسی لمحے اس کی نظر اس تصویر پر پڑی جس میں میو کی خوفزدہ حالت میں بھاگ رہی تھی اور اس کے گلے میں نیلا مفلر تھا۔ فرزان کے چہرے پر

Clubb of Quality Content

ایک لمحے کے لیے سختی آئی، پھر فوراً ہی وہ بکھر گئی۔ اس نے مٹھی بھینچ لی اور دھیمی، ٹوٹی ہوئی آواز میں کہا، "اگر تمہیں سچ معلوم ہو گیا۔ تو تم مجھے پہچان بھی نہیں پاؤ گی، میو کی۔"

وہ ایک قدم پیچھے ہٹا، جیسے اپنے ہی ماضی سے دور جانا چاہتا ہو، مگر ہر تصویر اسے اور زیادہ گھیر رہی تھی۔ اس نے آخری بار پورے کمرے پر نظر ڈالی اور اس کی آواز تقریباً ختم ہوتی ہوئی سرگوشی بن گئی، "اس لیے ابھی نہیں ابھی تمہیں حقیقت کے قریب بھی نہیں آنے دوں گا۔"

اور پھر وہ خاموشی سے کمرے سے باہر نکل گیا، مگر پیچھے رہ جانے والی پینٹنگز اب بھی اسے دیکھ رہی تھیں۔ جیسے وہ خود نہیں، اس کا ماضی وہاں زندہ کھڑا ہو۔

*_*_*_*_*_*_*_*

پارک میں سہ پہر کے وقت، سبز گھاس پر بیٹھے تینوں لڑکیاں باتوں میں مگن تھیں۔ میو کی خاموشی سے آسمان کو دیکھ رہی تھی، ہانا اور کائی اس کے قریب بیٹھی تھیں، دونوں بہنوں نے ہاتھ میں آئسکریم پکڑی ہوئی تھیں۔

"آنکھوں کے نیچے ہلکی سوجن ہے۔ کیا رات کو پھر نیند نہیں آئی، میو؟" ہانا نے نرمی سے پوچھا۔

"سو تو گئی تھی بس خوابوں میں جاگتی رہی۔" میو کی نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

"تم بہت کچھ چھپاتی ہو۔ لگتا ہے اپنے اندر ہی خود کو دفن کر رہی ہو۔ ہم سے بھی نہیں کہتی۔"

"کہنے کو کیا بچا ہے؟ ماضی کا ہر لمحہ میرے اندر زخم کی طرح رہتا ہے۔ اب کسی کو دکھا بھی دوں تو شفا کیسے ملے؟"

"زخم کو چھپاؤ گی تو وہ سڑ جائے گا۔ کبھی آنسو بہا دینا بھی شفا کا پہلا قدم ہوتا ہے۔" ہانا نے میو کی کا ہاتھ تھاما۔

"اور اگر کسی کو بتاؤ گی نہیں کہ اندر کیا چل رہا ہے تو لوگ سمجھیں گے تمہیں کچھ فرق ہی نہیں پڑتا۔"

"تم دونوں بہنیں میری زندگی کا وہ واحد حصہ ہو جہاں میں خود کو مکمل محسوس کرتی ہوں۔" میوکی کی آنکھوں میں نمی تھی۔"ماں جیسا پیار کبھی واپس نہیں ملے گا لیکن بہنیں، وہ دل کا سہارا ضرور بن جاتی ہیں۔"

"چلو پھر وعدہ کرو، آئندہ نیند نہ آئے تو ہمیں جگاؤ گی، ہم تینوں ساتھ جاگیں گے۔" ہانا نے اسے گلے لگایا۔

"اور آئسکریم کھائیں گے۔ کیونکہ ہر ڈپریشن کا حل چاکلیٹ آئسکریم ہے۔" کائی کے کہنے پر تینوں ہنسنے لگی۔ایک پر سکون لمحے میں وہ سب کچھ بانٹ دیتی تھیں جو لفظوں میں آ نہیں سکتا تھا۔ بہنیں وہ ہوتی ہیں، جو خاموشی میں چھپی چیخوں کو بھی سن لیں اور بانہوں میں چھپا کر ہر درد کو ہلکا کر دیں۔

*_*_*_*_*_*_*_*

"ہارکی! یکی! تم لوگ پھر پانی کے پاس کیوں جا رہے ہو؟ یاد ہے پچھلی بار کس نے جوتے گیلا کیے تھے؟" ہانا نے روکا۔

"یہ ہارکی تھا۔اُس نے کہا تھا کہ اگر میں چھلانگ لگاؤں تو مچھلی باہر آ جائے گی۔" یکی چلائی۔

"تو تم نے چھلانگ لگائی کیوں؟ تم مچھلی نہیں ہو۔" ہارکی نے ناک چڑھائی۔

میو کی بے ساختہ ہنسنے لگی، چائے کا کپ ہاتھ میں پکڑے بچوں کی بحث کو انجوائے کر رہی تھی۔ "تم دونوں تو کسی دن پورا پارک ہی الٹ دو گے۔"

"میرے یہ دونوں سورما بس تمہیں خوش دیکھنا چاہتے ہیں، میو جانتی ہو؟ کل رات ہارکی نے دعا مانگی کہ 'یا اللہ، میری انی کو ہنسی دے دے، وہ ٹی وی نہیں دیکھتی، بات بھی کم کرتی ہے'۔" ہانا نے نرمی سے بتایا۔ میو کی کی آنکھوں میں نمی آگئی، مگر فوراً ہنسی میں چھپا لی۔ "اچھا؟ تو اب انی کو زبردستی ہنسانا بھی تم دونوں کا مشن ہے؟"

"جی اور اگلا مشن ہے انی کو سلائیڈ پر پھسلانا۔ تیار ہو جاؤ۔" ہارکی کے شرارت سے کہنے ساتھ دونوں ہاتھ پکڑ کر میو کی کو گھسیٹنے لگے اور ہانا ہنسنے لگی۔ "بچ جاؤ، ورنہ یہ دونوں تمہیں جھولے میں بٹھا کر آسمان پر چھوڑ دیں گے۔"

"ارے نہیں۔ انی کو سلائیڈ سے ڈر لگتا ہے۔" میو کی نے بچاؤ کرنا چاہا۔

"آپ کو زندگی سے ڈر لگتا ہے انی۔۔۔ سلائیڈ پر آؤ، نیچے آنے کے بعد اچھا لگے گا۔" یکی کا سادہ لہجہ تھا۔ یہ سادہ جملہ میو کی کے دل کو لگا، وہ لمحہ بھر کو رکی۔ پھر سر ہلا کر بچوں کے ساتھ

چل پڑی۔بچوں کے سادہ لفظ کبھی کبھی وہ بات کہہ جاتے ہیں، جو بڑے بھی نہیں سمجھ سکتے۔

*_*_*_*_*_*_*_*

رات کا وقت تھا۔کمرہ تاریک تھا۔بس کھڑکی سے ہلکی سی چاندنی اندر آرہی تھی۔میز پر ایک پرانی ڈائری رکھی تھی۔

میو کی اپنے بستر پر بیٹھی تھی، گھٹنوں کو سینے سے لگا کر خاموشی سے باہر چاندنی کو دیکھ رہی تھی۔اس نے آہستہ سے ڈائری اٹھائی۔

"زندگی کی سلائیڈ۔۔یکی نے مذاق میں کہا، مگر شاید وہ مذاق نہیں تھا۔" اس نے دل میں سوچا۔

قلم اٹھایا۔ڈائری کھولی۔ صفحہ خالی تھا لیکن لفظ دل کے اندر شور کر رہے تھے۔اس نے لکھنا شروع کیا۔

"آج پہلی بار میں نے ہنسی کو خود سے باہر نکلتے محسوس کیا جیسے اندر کوئی بند کمرہ برسوں بعد کھلا ہو۔یکی نے کہا کہ زندگی کی سلائیڈ پر آؤ، نیچے آنے کے بعد اچھا لگے گا۔

کاش میں اسے بتا سکتی، کہ مجھے سب سے زیادہ ڈر سلائیڈ کے بیچ والے حصے سے لگتا ہے۔ جہاں نہ اوپر کا کنٹرول ہوتا ہے،

نہ نیچے کا یقین۔ لیکن آج بچوں کی معصومیت نے شاید مجھے بتادیا کہ زندگی مکمل کنٹرول میں نہیں ہوتی مگر سفر پھر بھی خوبصورت ہو سکتا ہے۔"

*_*_*_*_*_*_*_*

صبح ہانا سے ویڈیو کال پر بات کرتے میو کی دفتر جانے کی تیاری میں تھی۔ کمرہ روشنی سے بھر چکا تھا۔ میو کی آئینے کے سامنے کھڑی تھی، سفید قمیض، سلیقے سے پہنا کوٹ، ہاتھ میں آفس بیگ تھا۔ چہرے پر ہلکی تھکن، مگر آج کچھ مختلف حوصلہ تھا۔

"واہ آج تو لگ رہا ہے کوئی خاص میٹنگ پر جا رہی ہو۔" ہانا نے سکرین پر دیکھتے سراہا۔

"میٹنگ نہیں، خود سے وعدہ پورا کرنے جا رہی ہوں۔" میو کی ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ مخاطب ہوئی۔

ہانا کے جڑواں بچے اندر آئے۔ یکی نے ایک موزہ پہنا تھا، ہارکی اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

"میو، ماما کہہ رہی ہیں آپ کام پر جا رہی ہو، کیا وہاں بھی سلائیڈ ہوتی ہے؟"

"نہیں پیارے، وہاں سلائیڈ نہیں، بس کافی زیادہ سیڑھیاں ہوتی ہیں لیکن چڑھنے کا مزہ آتا ہے۔" میو کی ہنسی۔

"پھر آپ واپس بھی آؤ گی نا؟" ہارکی نے آنکھیں پھیلائیں۔

"ہر شام واپس آؤں گی کیونکہ میرا دل تم لوگوں کے پاس رہتا ہے۔" میو کی نے جھک کر پیار کرتے کال ختم کی۔

*_*_*_*_*_*_*_*

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"سر، وہ آج پھر دفتر گئی تھی۔"

اندھیرے کمرے میں بیٹھے ڈاکٹر بلیک نے خاموشی سے سکرین کی طرف دیکھا۔ سکرین پر میو کی لائیو فوٹیج چل رہی تھی۔

"اکیلی تھی؟" اس کی سرد آواز ابھری۔

"نہیں، جریر بھی اس کے ساتھ تھا۔"

چند لمحوں تک خاموشی چھائی رہی۔

پھر اس نے کرسی کا رخ کھڑکی کی طرف موڑ دیا۔

نیچے دور تک پھیلے ہوئے پہاڑ شام کی دھند میں لپٹے کھڑے تھے۔ گہری وادیاں اور خاموش جنگلات ایک پراسرار تاریکی میں ڈوبے ہوئے تھے، جیسے فطرت خود اپنے سینے میں کوئی خوفناک راز چھپائے بیٹھی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اسے ابھی کچھ معلوم نہیں ہونا چاہیے۔"

"اور اگر وہ چپ تک پہنچ گئی تو؟"

اس سوال پر پہلی بار اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی۔

"وہ چپ اس کی ماں نے بھی ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی۔"

کمرے میں موجود ایلا چونک اٹھی۔

"آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟"

اس نے میز پر پڑی ایک پرانی تصویر اٹھائی۔

تصویر میں تین لوگ تھے۔ایک نوجوان سائنسدان،ایک مسکراتی ہوئی خاتون،اور ایک تیسرا شخص جس کا چہرہ آدھا سایوں میں چھپا ہوا تھا۔

"بعض کہانیاں ختم نہیں ہوتیں۔"اس نے تصویر پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا۔"وہ نسلوں تک زندہ رہتی ہیں۔"

اس کی نظریں میو کی تصویر پر جم گئیں۔

"اور اب وقت آگیا ہے کہ وہ اپنے والدین کے ادھورے راز کی قیمت ادا کرے۔"

کمرے میں سناٹا چھا گیا جبکہ سکرین پر میو کی بے خبر اپنی منزل کی طرف بڑھ رہی تھی۔

*_*_*_*_*_*_*_*

کمپنی کی جانب سے دو روزہ ریسرچ ریٹریٹ کا اعلان کیا گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرکاری طور پر مقصد ٹیم کی نئی AI پروجیکٹ پر بریفنگ، فیلڈ آبزرویشن اور ذہنی یکسوئی کے لیے پہاڑی علاقے میں ورک سیشنز تھے، مگر میو کی جانتی تھی کہ اس سفر کے پیچھے کچھ اور بھی تھا۔ گزشتہ چند ہفتوں سے ہونے والے عجیب واقعات نے اسے ہر چیز پر شک کرنا سکھا دیا تھا۔

صبح کی ٹھنڈی ہوا میں اس نے اپنا بیگ کندھے پر ڈالا اور گھر کا دروازہ کھول کر باہر نکلی۔ ساتھ والے دروازے سے کیوان باہر آیا۔ درمیان میں چند قدموں کا ہی فاصلہ تھا۔

"رکو۔" میو کی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

کیوان کے ہاتھ میں گہرے رنگ کا مفلر تھا۔

"یہ کیا ہے؟" میو کی نے ہلکی سی حیرت کے ساتھ پوچھا۔

"پہاڑوں میں سردی ہو گی۔" وہ اس کے قریب آیا اور جواب کا انتظار کیے بغیر مفلر اس کے گلے میں لپیٹنے لگا۔

میو کی چند لمحوں کے لیے ساکت رہ گئی۔ "اپا، میں بچی نہیں ہوں۔"

"مجھے معلوم ہے۔" اس نے مفلر کا آخری سرا درست کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم اپنا خیال رکھنا چھوڑ دو۔"

میو کی نظریں مفلر پر جم گئیں۔

وہ غیر معمولی حد تک نرم تھا۔

"یہ نیا ہے؟" کیوان کے ہاتھ ایک لمحے کے لیے رک گئے۔

"نہیں۔" اس کی آواز دھیمی ہو گئی۔

"یہ۔۔۔ تمہاری ماں اور میں نے ایک ساتھ خریدے تھے۔"

میو کی نے سر اٹھایا۔ "کیا؟"

"دو تھے۔" اس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "ایک اس کے پاس رہا اور ایک میرے پاس۔" چند لمحوں تک خاموشی رہی۔

"اب یہ تمہارا ہے۔"

میو کی آنکھوں میں نمی سی اتر آئی۔وہ فوراً سنبھلی۔

"میں اپنا خیال رکھ سکتی ہوں۔" میو کی نے ہلکی سی بھنویں چڑھائیں۔

"مجھے معلوم ہے۔" کیوان نے مفلر درست کرتے ہوئے کہا۔

"تم ہمیشہ سے اپنا خیال رکھتی آئی ہو۔"

اس کی آواز میں عجیب سی نرمی تھی۔

"لیکن ہر چیز اکیلے سنبھالنا ضروری نہیں ہوتا۔"

میو کی چند لمحوں کے لیے خاموش ہو گئی۔

کیوان نے اس کی طرف دیکھا۔

"اور ہاں۔" اس نے دھیرے سے کہا۔

"واپس آجانا جب تمہیں لگے کہ دنیا میں تمہارا خیال رکھنے والا کوئی نہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میو کی چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

کیوان کی نگاہیں اس کی آنکھوں میں تھیں۔

"یاد رکھنا۔" اس نے پہلی بار اتنے یقین سے کہا۔

"تمہارا ایک اپنا یہاں موجود ہے۔"

میو کی سانس رک سی گئی۔

"اور تمہارا اپّا۔" وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"ہمیشہ تمہارا انتظار کر رہا ہو گا۔" چند لمحوں کے لیے وقت جیسے تھم گیا۔

میو کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔ کتنے سال گزر گئے تھے۔

کتنے سال کسی نے اسے یہ احساس دلائے ہوئے کہ وہ اکیلی نہیں ہے۔ کہ کسی کو اس کی واپسی کا انتظار بھی ہو سکتا ہے۔

کیوان نے آہستگی سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ اس کے لب ہلے مگر الفاظ باہر نہ آ سکے۔ وہ اسے اپنے قریب کھینچ کر گلے لگانا چاہتا تھا۔ بتانا چاہتا تھا کہ وہ جتنی مضبوط نظر آتی ہے، اتنی تنہا

نہیں ہونی چاہیے۔ مگر وہ خاموش رہا۔ ہمیشہ کی طرح۔ میو کی نے نظریں جھکا لیں۔ "میں چلتی ہوں۔"

کیوان نے سر ہلا دیا۔ "جاؤ ورنہ بس تمہیں چھوڑ کر چلی جائے گی۔" میو کی مڑ کر چلنے لگی۔

"خیال رکھنا۔" اور کیوان وہیں کھڑا اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا۔

جب تک وہ گلی کے موڑ کے پیچھے غائب نہ ہو گئی۔

تب بھی۔ جیسے اس کے قدم ابھی تک اسی راستے پر سنائی دے رہے ہوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

*_*_*_*_*_*_*_*

میو کی نے کھڑکی کے ساتھ والی سیٹ سنبھالی اور ہیڈ فون کانوں میں لگا لیے۔

پہاڑی راستے آہستہ آہستہ شہر کو پیچھے چھوڑ رہے تھے۔

وہ باہر پھیلی دھند میں کھوئی ہوئی تھی کہ اچانک اس کے برابر والی سیٹ پر کوئی آ کر بیٹھ گیا۔

"یہ میری سیٹ ہے۔"

گہری آواز سن کر اس نے چونک کر سر گھمایا۔

فرزان تھا۔

"سر؟"

"مسئلہ ہے؟"

میو کی نے فوراً نظریں ہٹا لیں۔

"نہیں۔"

فرزان نے سامنے نظریں جما لیں۔

کچھ لمحوں تک خاموشی رہی۔

"تم پچھلے دو دن سے غیر معمولی حد تک خاموش ہو۔"

میو کی ہلکا سا مسکرائی۔

"آپ نے اس کے لیے بھی کوئی رپورٹ بنوائی ہے؟"

فرزان کے ہونٹوں کے کنارے ہلے۔

"ضرورت پڑی تو بنالوں گا۔"

پہلی بار میو کی کے چہرے پر حقیقی مسکراہٹ آئی۔

مگر وہ زیادہ دیر قائم نہ رہ سکی۔

"اگر کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتا سکتی ہو۔"

اس بار اس کا لہجہ باس کا نہیں تھا۔

میو کی چند لمحے خاموش رہی۔

پھر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہر مسئلہ حل نہیں کیا جا سکتا، سر۔"

فرزان نے اسے دیکھا۔

"اور ہر مسئلہ اکیلے بھی نہیں اٹھایا جاتا۔"

میو کی کے ہاتھ بے اختیار اس مفلر کی طرف بڑھ گئے جو کیوان نے صبح اس کے گلے میں باندھا تھا۔

فرزان کی نظر بے اختیار مفلر پر جا ٹھہری۔

پھر اس کی نگاہیں میو کی عنبری آنکھوں سے جا ملیں۔

اگلے ہی لمحے اس کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہو گئی۔

سانس جیسے سینے میں اٹک کر رہ گئی۔

اس نے فوراً نظریں ہٹانے کی کوشش کی، مگر ناکام رہا۔

یہی رنگ۔۔۔

یہی آنکھیں۔۔۔

اور وہی مفلر۔

جیسے برسوں پرانا کوئی منظر اچانک اس کے سامنے زندہ ہو گیا ہو۔

"سر؟"

میو کی آواز سن کر وہ چونکا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسے احساس ہی نہ ہوا تھا کہ وہ کتنی دیر سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"آپ ٹھیک ہیں؟"

فرزان نے گہرا سانس لیا اور کھڑکی کی طرف رخ موڑ لیا۔

"ہاں۔"

مگر اس کی آواز خود اسے بھی اجنبی لگی۔

اس کی مٹھی بے اختیار بھینچ گئی۔

ناممکن۔

یہ محض اتفاق ہونا چاہیے تھا۔

مگر دل عجیب ضد پر اڑا ہوا تھا۔

پھر اس نے کھڑکی کے باہر نظریں جما لیں۔

پہاڑ قریب آ رہے تھے۔

اور ان دونوں کو معلوم نہیں تھا کہ ان پہاڑوں کے درمیان صرف کمپنی کا ریٹریٹ نہیں

کچھ ایسے راز بھی ان کا انتظار کر رہے تھے جو برسوں سے دفن تھے۔

*_*_*_*_*_*_*_*

رات گہری ہو چکی تھی۔

گھر غیر معمولی حد تک خاموش تھا۔

کیوان بے مقصد اپنے کمرے میں داخل ہوا اور الماری کھول دی۔

اس کی نظریں اوپری خانے پر رک گئیں۔

وہیں جہاں برسوں سے دو مفلر رکھے تھے۔

مگر

اس کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔

وہ فوراً آگے بڑھا۔

خانے میں صرف کوئی مفلر موجود نہیں تھا۔

وہ مفلر

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جو میو کی ماں کا تھا۔

کیوان کے ہاتھ بے اختیار کانپ گئے۔

"نہیں۔"

اس نے سرگوشی کی۔

اس نے دوبارہ الماری چھانی۔

پھر تیسری بار۔

مگر نتیجہ وہی تھا۔

کوئی مفلر موجود نہیں تھا۔

لیکن وہاں سے ایک مفلر اتنے سالوں سے سنبھالا ہوا کیسے غائب ہو سکتا تھا۔

اس کا دل زور سے دھڑکا۔

برسوں میں پہلی بار خوف نے اس کے سینے میں سر اٹھایا۔

کیونکہ اسے اچھی طرح یاد تھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے آج جو مفلر میو کی کو دیا تھا، وہ اس کا اپنا نہیں تھا۔

وہ تو

میو کی کی ماں کا مفلر تھا۔

*_*_*_*_*_*_*_

پہاڑوں کے دامن میں واقع ریزورٹ صبح کی نرم دھوپ میں نہایا ہوا تھا۔ کمپنی کے تمام ملازمین مرکزی ہال میں جمع تھے۔ ہلکی ہلکی چہل پہل، قہقہے اور سرگوشیاں فضا میں گھل رہی تھیں۔ اسٹیج پر کھڑے منتظم نے مائیک سنبھالا۔

"جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں، اگلے دو دن ہم مختلف ٹیم ایکٹیویٹیز اور آبزرویشن ٹاسکس انجام دیں گے، اس لیے تمام شرکاء کو گروپس میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔"

ہال میں بے چینی سی پھیل گئی۔ ہر کوئی جاننا چاہتا تھا کہ وہ کس ٹیم کا حصہ بنے گا۔ دوسری جانب ہال کے عقب میں فرزان خاموشی سے کھڑا فہرست کا جائزہ لے رہا تھا۔ اس کے برابر اس کا معاون، یوتو، کھڑا تھا۔ فرزان کی نظریں ایک نام پر آکر رک گئیں۔ "میو کی۔" اس کے نیچے درج گروپ ممبران تھے۔ جریر، رامس اور آئران۔ فرزان چند لمحوں تک فہرست

کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے کاغذ یوتو کی طرف بڑھا دیا۔ "مینجمنٹ سے بات کرو۔" یوتو نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا۔ "سر؟"

"گروپ نمبر سات میں ایک نام شامل کرنا ہے۔"

"کس کا؟" فرزان کی نظریں بدستور فہرست پر تھیں۔ "میرا۔"

یوتو کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ "آپ؟"

"کوئی مسئلہ ہے؟" اس کا لہجہ معمول کے مطابق پر سکون تھا مگر یوتو فوراً سنبھل گیا۔ "نہیں سر۔"

"بس اتنا کہ سینئر مینجمنٹ عموماً سرگرمیوں میں براہِ راست حصہ نہیں لیتی۔" فرزان نے خاموشی سے اس کی بات سنی۔ پھر آہستہ سے بولا۔ "آج لے لے گی۔"

یوتو نے مزید سوال کرنا مناسب نہ سمجھا۔ "جی سر۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ فوراً انتظامیہ کی جانب بڑھ گیا۔چند منٹ بعد نئ فہرست آویزاں کردی گئ۔میو کی لوگوں کے درمیان کھڑی فہرست دیکھ رہی تھی۔ گروپ نمبر سات (جریر،رامس،آئران میو کی اور فرزان)اس کی نظریں آخری نام پر آکر رک گئیں۔

"کیا؟"اس کے منہ سے بے اختیار نکلا۔اس کے برابر کھڑے رامس نے بھی فہرست دیکھی۔"واہ!"وہ ہنسا۔"لگتا ہے اس بار ہمارا گروپ خاص اہمیت رکھتا ہے۔"

آئران نے بھنویں اچکائیں۔"یا پھر قسمت بہت خراب ہے۔"

جریر نے خاموشی سے فہرست دیکھی۔پھر دور کھڑے فرزان کی طرف نظر اٹھائی۔چند لمحوں کے لیے دونوں کی نظریں ملیں۔

فرزان کے چہرے پر ہمیشہ کی طرح کوئی تاثر نہیں تھا۔مگر جریر کے دل میں نہ جانے کیوں ایک عجیب سا احساس جاگا۔جیسے یہ محض اتفاق نہ ہو۔جیسے کسی نے جان بوجھ کر یہ چال چلی ہو۔اسی لمحے فرزان ان کی طرف بڑھا۔"امید ہے آپ سب تیار ہیں۔"اس کی نظریں ایک لمحے کے لیے میو کی پر ٹھہریں۔پھر وہ معمول کے لہجے میں بولا۔"کیونکہ اگلے دو دن آسان

Clubb of Quality Content

نہیں ہونے والے۔" اور نہ جانے کیوں اس کے یہ الفاظ سن کر میو کی کے دل میں بھی ایک انجانا سا خدشہ جاگ اٹھا۔

*_*_*_*_*_*_*_*

"پہلی سر گرمی شروع ہونے میں پانچ منٹ باقی ہیں۔" منتظم کی آواز پورے میدان میں گونجی۔ تمام گروپس کو ریزورٹ کے پیچھے واقع جنگلاتی علاقے کی طرف لے جایا گیا۔ بلند دیودار کے درخت آسمان کو چھو رہے تھے جبکہ ٹھنڈی ہوا پتوں کے درمیان سرگوشیاں کر رہی تھی۔

"آپ سب کو نقشہ، کمپاس اور چند سراغ دیے جائیں گے۔" ایک انسٹرکٹر نے اعلان کیا۔ "جس ٹیم نے سب سے پہلے تمام مقامات تلاش کر لیے، وہ جیت جائے گی۔"

رامس فوراً پرجوش ہو گیا۔ "بس یہ کام تو ہمارا ہوا۔"

آئران ہنس پڑا۔ "پہلے راستہ تو یاد رکھ لو، ہیرو۔"

ناولز کلب

جریر خاموشی سے نقشہ دیکھ رہا تھا۔ دوسری طرف میو کی درختوں کے جھنڈ کی طرف متوجہ تھی۔ "ہمیں پہلے مشرقی راستے پر جانا چاہیے۔" اس نے نقشے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیوں؟" رامس نے پوچھا۔

"کیونکہ باقی ٹیمیں سیدھا مرکزی راستہ اختیار کریں گی۔"

فرزان کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔ "درست۔"

میو کی نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔ "آپ متفق ہیں؟"

"کبھی کبھی ہجوم کے برعکس جانا زیادہ فائدہ دیتا ہے۔" اس نے مختصر جواب دیا۔ یوں ان کا گروپ جنگل کے نسبتاً سنسان حصے کی طرف بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد وہ ایک پرانے لکڑی کے پل تک پہنچے۔ پل کے نیچے تیز پانی بہہ رہا تھا۔ رامس نے نیچے جھانکا۔ "اگر میں یہاں گرا تو سیدھا اگلے شہر جا کر رکوں گا۔"

"پریشان نہ ہو۔" آئران نے کندھے پر ہاتھ مارا۔ "شاید اس سے تمہاری عقل واپس آ جائے۔" سب ہنس پڑے۔

حتیٰ کہ میوکی کے لبوں پر بھی ہلکی مسکراہٹ آگئی۔فرزان نے ایک لمحے کے لیے اسے دیکھا۔پچھلے چند دنوں میں شاید یہ پہلی بار تھا کہ وہ دل سے مسکرائی تھی۔

"سراغ ادھر ہے۔" جریر کی آواز سنائی دی۔سب اس کی طرف بڑھے۔درخت کے تنے پر ایک دھاتی پلیٹ لگی تھی جس پر کمپنی کا لوگو بنا ہوا تھا۔نیچے ایک پہیلی درج تھی۔

ٹیم کے تمام افراد اس کے گرد جمع ہو گئے۔کچھ دیر کی بحث کے بعد میوکی نے پہیلی حل کر لی۔"یہ اگلے مقام کے کوآرڈینیٹس ہیں۔" رامس نے ڈرامائی انداز میں سر جھکایا۔

"ہماری ٹیم کی ذہین ترین رکن کو سلام۔" میوکی نے آنکھیں گھمائیں۔"شکریہ، مگر ابھی صرف ایک سراغ ملا ہے۔" اسی دوران ہوا کا ایک تیز جھونکا آیا۔اس کے گلے میں بندھا مفلر ہوا میں لہرا گیا۔فرزان کی نظریں بے اختیار اس مفلر پر جا ٹھہریں۔

چند لمحوں کے لیے اس کے چہرے کے تاثرات بدل گئے۔مگر اگلے ہی لمحے اس نے خود کو سنبھال لیا۔"چلتے ہیں۔" اس نے مختصر سا کہا۔مگر جریر نے یہ لمحہ دیکھ لیا تھا۔اور پہلی بار اسے محسوس ہوا۔کہ فرزان کی دلچسپی صرف اس سرگرمی میں نہیں تھی۔

*_*_*_*_*_*_*_*

جنگل مزید گھنا ہوتا جا رہا تھا۔ سورج اب بھی آسمان پر موجود تھا، مگر بلند درختوں کی شاخوں نے روشنی کو زمین تک پہنچنے سے روک رکھا تھا۔ ٹیم نقشے کے مطابق اگلے سراغ کی تلاش میں آگے بڑھ رہی تھی۔ رامس حسبِ معمول سب سے آگے چل رہا تھا۔ "اگر اگلا سراغ بھی کسی پہیلی کی صورت میں ہوا تو میں یہیں استعفیٰ دے دوں گا۔"

آئران ہنس پڑا۔ "تم نے کبھی پہیلی حل کی بھی ہے؟"

"نہیں، لیکن شکایت کرنا میرا بنیادی حق ہے۔"

میو کی بے اختیار مسکرا دی۔ اسی دوران جریر کی نظر زمین پر پڑی۔ "رکو۔" سب کے قدم تھم گئے۔ "کیا ہوا؟" میو کی نے پوچھا۔ جریر جھکا اور مٹی پر بنے چند عجیب نشانات کا جائزہ لینے لگا۔ "یہ ہماری کمپنی کے نشان نہیں ہیں۔" فرزان بھی قریب آ گیا۔

نشانات واقعی مختلف تھے۔ جیسے کسی نے جان بوجھ کر درختوں کے درمیان راستہ بنایا ہو۔ "شاید پرانے ہائیکرز کے ہوں گے۔" آئران نے اندازہ لگایا۔ مگر جریر مطمئن نہیں ہوا۔ "شاید۔"

اس نے آہستہ سے کہا۔ مگر اس کی نظریں ابھی بھی ان نشانات پر جمی تھیں۔ اچانک دور کہیں سے گرجنے کی آواز آئی۔ آسمان پر بادل جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ "زبردست!" رامس نے منہ بنایا۔ "اب بارش بھی ہو گی۔" "پہلے اگلا چیک پوائنٹ ڈھونڈتے ہیں۔" فرزان نے مختصر حکم دیا۔ کچھ دیر بعد وہ ایک کھلے میدان میں پہنچ گئے۔ میدان کے درمیان ایک پرانا لکڑی کا کیبن کھڑا تھا۔ اس کے دروازے پر زنگ آلود تالا لٹک رہا تھا۔ "یہ نقشے میں نہیں تھا۔" میو کی نے فوراً کہا۔ فرزان نے نقشہ دیکھا۔

واقعی اس مقام کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ رامس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ "اب مزہ آئے گا۔"

"ہر وہ چیز جو تمہیں دلچسپ لگتی ہے، بعد میں مسئلہ بن جاتی ہے۔" آئران نے فوراً جواب دیا۔ جریر خاموشی سے کیبن کو دیکھ رہا تھا۔ اسے عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔ جیسے وہ جگہ خالی ہونے کے باوجود خالی نہ ہو۔ ہوا کا ایک جھونکا آیا۔ دروازہ ہلکا سا چرچرایا۔ میو کی کے گلے میں بندھا مفلر لہرا گیا۔ اور نہ جانے کیوں اس کی نظر کیبن کی کھڑکی پر جا ٹھہری۔ ایک لمحے کے لیے اسے لگا جیسے پردے کے پیچھے کوئی سایہ حرکت کر گیا ہو۔ اس کا دل زور سے دھڑکا۔ "وہاں کوئی ہے۔" اس نے بے اختیار سرگوشی کی۔ "کیا؟" رامس فوراً پلٹا۔ مگر

جب سب نے کھڑکی کی طرف دیکھا تو وہاں کچھ نہیں تھا۔ صرف خاموشی تھی۔ گہری، بے چین کر دینے والی خاموشی۔

جریر نے میوکی کی طرف دیکھا۔ "تم نے کیا دیکھا؟"

میوکی نے چند لمحے کھڑکی کو گھورا۔ پھر دھیرے سے بولی۔ "مجھے لگا کوئی ہمیں دیکھ رہا تھا۔"

اور پہلی بار فرزان کے چہرے سے بھی ہلکی سی سنجیدگی چھلک گئی۔ کیونکہ عجیب بات یہ تھی۔ اسی احساس نے ابھی چند لمحے پہلے اسے بھی بے چین کیا تھا۔

*_*_*_*_*_*_*_*

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چند لمحوں تک سب خاموش کھڑے رہے۔ ہوا کی سرسراہٹ کے سوا وہاں کوئی آواز نہیں تھی۔ "شاید تمہیں غلط فہمی ہوئی ہو۔" آئران نے آخرکار کہا۔ مگر میوکی کو یقین نہیں آیا۔ اس نے واضح طور پر کھڑکی کے پیچھے کچھ حرکت دیکھی تھی۔

"ہمیں واپس چلنا چاہیے۔" فرزان نے کیبن پر نظریں جمائے ہوئے کہا۔ "یہ جگہ ہماری سرگرمی کا حصہ نہیں ہے۔"

"اور اسی لیے تو دلچسپ ہے۔" رامس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"رامس!" جریر نے اسے روکنا چاہا، مگر تب تک وہ زنگ آلود تالے تک پہنچ چکا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر تالا ہلایا۔ چرررر۔ تالا زمین پر آ گرا۔ سب چونک گئے۔ "یہ تو پہلے ہی ٹوٹا ہوا تھا۔" رامس نے فاتحانہ انداز میں کہا۔ فرزان کا چہرہ سخت ہو گیا۔ "کوئی اندر نہیں جائے گا۔" لیکن دیر ہو چکی تھی۔ رامس دروازہ دھکیل چکا تھا۔ دروازہ ایک لمبی کراہ کے ساتھ کھلا۔ اندر تاریکی تھی۔ اور ایک عجیب سی بُو تھی۔ جیسے برسوں سے وہاں کوئی آیا نہ ہو۔ یا جیسے کبھی کوئی گیا ہی نہ ہو۔ میوکی کے بازوؤں پر رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ جریر اس کے قریب آ کھڑا ہوا۔

"اگر مائی لیڈی نہیں جانا چاہتی تو ہم باہر رہ سکتے ہیں۔" میوکی نے نفی میں سر ہلایا۔ "نہیں، میں ٹھیک ہوں۔" اگرچہ وہ بالکل ٹھیک نہیں تھی۔ سب آہستہ آہستہ اندر داخل ہوئے۔ فرش پر گرد جمی ہوئی تھی۔ دیواروں پر نمی کے نشانات تھے اور کمرے کے عین وسط میں ایک پرانی لکڑی کی میز رکھی تھی۔

"یہ جگہ عجیب ہے۔" آئران نے دھیمی آواز میں کہا۔ تبھی ٹھک!

Clubb of Quality Content!

کسی چیز کے گرنے کی آواز سنائی دی۔سب چونک کر پلٹے۔

آواز اوپر والے حصے سے آئی تھی۔ کیبن میں ایک تنگ سی لکڑی کی سیڑھی موجود تھی جو اٹاری تک جاتی تھی۔رامس نے بے اختیار تھوک نگلا۔"مجھے لگتا ہے ہمیں اب واپس جانا چاہیے۔"

"ابھی تو تم کہہ رہے تھے مزہ آئے گا۔"آئران نے سرگوشی کی۔

"مزہ اور موت میں باریک فرق ہوتا ہے۔"جریر کی نظریں اوپر جمی تھیں۔"وہاں کوئی ہے۔"اس بار اس کی آواز میں یقین تھا۔

خاموشی چھا گئی۔پھر ٹھک! وہی آواز دوبارہ آئی۔

میو کی کا دل زور سے دھڑکا۔فرزان نے آہستگی سے سیڑھیوں کی طرف قدم بڑھایا۔"سر، اکیلے مت جائیے۔"جریر فوراً اس کے ساتھ آگیا۔دونوں اوپر چڑھنے لگے۔نیچے کھڑی میو کی بے اختیار مفلر کو مضبوطی سے تھامے انہیں دیکھ رہی تھی۔

ہر قدم کے ساتھ لکڑی چرچرا رہی تھی۔آخرکار فرزان اٹاری تک پہنچا۔اس نے ٹارچ کی روشنی آگے کی۔ گرد ہوا میں تیر رہی تھی۔پرانے صندوق،ٹوٹا ہوا فرنیچر اور ایک لکڑی کی

دیوار پر کیل سے ٹنگی ہوئی ایک تصویر تھی۔ "یہ کیا ہے؟" جریر آگے بڑھا۔ فرزان نے تصویر سے گرد صاف کی۔ اگلے ہی لمحے دونوں ساکت رہ گئے۔ تصویر میں تین لوگ کھڑے تھے۔ دو سائنسدان اور ایک خاتون تھی۔ فرزان کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ جریر کی نظریں بھی تصویر پر جم گئیں۔ کیونکہ وہ حیران کن حد تک میو کی سے مشابہت رکھتی تھی۔

*_*_*_*_*_*_*_*

جنگل کی ہوا اچانک مزید سرد ہو گئی تھی، جیسے درختوں کے درمیان کسی نے دروازہ کھول دیا ہو اور اندر کی ٹھنڈ باہر نکل آئی ہو۔ پھر خاموشی ٹوٹ گئی۔ ایک تیز ہوا کا جھونکا آیا اور اسی کے ساتھ پیچھے سے ایک دبیز آواز سنائی دی۔

"شَخ۔۔۔شَخ۔۔۔" جیسے کوئی بہت بھاری چیز گھاس پر گھسیٹتے ہوئے آ رہی ہو۔ میو کی فوراً پیچھے مڑی۔

"رامس۔۔۔آئران۔۔۔کچھ سن رہے ہو؟" رامس نے ہنستے ہوئے جواب دینا چاہا، مگر اس کی ہنسی درمیان میں ہی رک گئی۔

"ہاں اور مجھے یہ پسند نہیں آ رہا۔" آئران نے فوراً لائٹ ٹارچ آن کی۔ روشنی گھنے درختوں پر پڑی مگر وہاں کچھ نہیں تھا۔

پھر اچانک ایک درخت کے پیچھے سے ایک سیاہ سا سایہ سرک گیا۔ "وہاں!" آئران نے انگلی اٹھائی۔ سب نے اسی سمت دیکھا۔

مگر اس بار وہ سایہ غائب نہیں ہوا تھا۔ وہ حرکت کر رہا تھا۔

آہستہ۔۔۔ بہت آہستہ۔۔۔ جیسے زمین پر چل نہیں رہا تھا، بلکہ زمین کے اوپر رینگ رہا ہو۔ رامس نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"او کے اب یہ پہیلی نہیں، یہ سیدھا مسئلہ ہے۔" میو کی نے جریر کو آواز دی۔ "دروازہ کھلا ہے! باہر آؤ۔" لیکن کیبن کے اندر سے کوئی جواب نہیں آیا۔ اور اسی لمحے پیچھے سے ایک تیز جھٹکا آیا۔ آئران زور سے زمین پر گری۔ "آئران!" رامس چیخا۔

مگر اگلے ہی لمحے اس کے کندھے پر بھی کسی نے مضبوط گرفت کر لی۔ اندھیرے میں ایک لمبا سا سایہ تھا۔ چہرہ واضح نہیں تھا مگر اس کی آنکھیں غیر معمولی حد تک روشن تھیں۔

میو کی پیچھے ہٹ گئی۔ "یہ۔۔۔یہ کون ہے؟" سایہ آہستہ سے جھکا۔اور ایک بھاری، ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولا۔ "تم لوگ یہاں غلط وقت پر آئے ہو۔" رامس نے خود کو چھڑانے کی کوشش کی مگر گرفت لوہے جیسی تھی۔اور پھر جنگل کے دوسرے کونے سے ایک اور آواز آئی۔ کیبن کا دروازہ دوبارہ کھلا تھا۔ جریر باہر کھڑا تھا۔اور اس کی آنکھوں میں پہلی بار مکمل سنجیدگی نہیں بلکہ خطرے کی پہچان تھی۔

"یہ کوئی عام حملہ نہیں۔" وہ آہستہ سے بولا۔

"یہ ہمیں گمراہ کرنے کا پلان ہے۔" اور اسی لمحے جنگل میں چاروں طرف سے قدموں کی آوازیں آنے لگیں۔ جیسے پورا جنگل جاگ اٹھا ہو۔

*_*_*_*_*_*_*_*

میو کی نے ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا۔ رامس اور آئران کی طرف بڑھنے کے لیے لیکن جیسے ہی اس نے قدم اٹھایا۔ جنگل کی ہوا بدل گئی۔ پتوں کی سرسراہٹ اب صرف آواز نہیں تھی بلکہ جیسے اس کے پیچھے چل رہی ہو۔

"یہ راستہ غلط ہے۔" وہ فوراً الٹی سمت بھاگی۔

Clubb of Quality Content

ایک دھیمی سی آواز اس کے ذہن میں گونجی۔ یا شاید حقیقت میں کسی نے کہا تھا۔ میوکی نے پلٹ کر دیکھا۔ پیچھے اندھیرا گہرا ہو رہا تھا۔ کیبن کا دروازہ اب مکمل کھلا تھا مگر جریر وہاں نہیں تھا۔ "جریر؟" اس نے آواز دی۔ کوئی جواب نہیں آیا۔

صرف دور سے رامس کی چیخ کی گونج آئی۔ پھر اچانک خاموشی۔ میوکی کے قدم رک گئے۔ "نہیں ابھی رکنا نہیں ہے۔"

اس نے خود سے کہا اور دوبارہ دوڑنا شروع کیا۔

مگر اچانک اس کے سامنے زمین پر وہی عجیب نشانات پھر سے نظر آئے۔ جو پہلے کیبن کے باہر تھے۔ اور اب وہ نشانات آگے جا کر ایک دائرہ بنا رہے تھے۔ جیسے کسی نے راستہ نہیں بلکہ پھندا بنایا ہو۔ میوکی کی سانس تیز ہو گئی۔ "یہ راستہ مجھے ہی واپس لا رہا ہے؟" اسی لمحے اس کے بیگ میں رکھا چھوٹا جی پی ایس ڈیوائس ہلکا سا بیپ کرنے لگا۔ اس نے جلدی سے نکالا۔

اسکرین پر ایک چیز جھپک رہی تھی۔

"MANUAL SIGNAL OVERRIDE ACTIVE"

میوکی کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ "یہ کب آن ہوا؟"

اور پھر اچانک اسکرین پر ایک نیا نقشہ بنا۔ یہ اس جنگل کا نہیں تھا۔ یہ کیبن کے اندر کا تھا۔ اور اس میں ایک خفیہ نیچے جانے والا راستہ دکھایا گیا تھا۔ "یہ کیبن صرف اوپر نہیں نیچے بھی ہے۔" اس نے دھیرے سے کہا۔ پیچھے سے ایک بھاری آواز آئی۔ قدم۔ بہت قریب۔ میوکی نے فوراً جی پی ایس بند نہیں کیا بلکہ اس کا نقشہ یاد کرنے لگی۔ اور پھر ایک دم مڑی۔

اور سامنے ایک دھندلا سا سایہ تھا۔ مگر اس نے چیخنے کے بجائے۔ سیدھا ایک فیصلہ کیا۔ وہ سیدھی کیبن کی طرف بھاگی۔ دروازہ آدھا کھلا تھا۔ اس نے اندر جھانکے بغیر چھلانگ لگا دی۔ اور اندر آتے ہی دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

صرف خاموشی رہ گئی۔ مگر یہ وہ خاموشی نہیں تھی جو پہلے تھی۔ یہ نیچے سے آنے والی سانسوں کی خاموشی تھی۔

میوکی نے سانس روکے چاروں طرف دیکھا۔ کیبن خالی نہیں تھا۔ دیوار پر لگی لکڑی کے پیچھے ایک چھوٹا سا اہرم (لیور) تھا۔

اور زمین پر سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔

اور اسی لمحے اوپر دروازے پر زور سے ٹھک ہوا۔

پھر ایک اور۔ جیسے کوئی اندر آنا چاہ رہا ہو۔

میو کی نے آہستہ سے کہا۔ "اب راستہ صرف نیچے ہے۔"

اور وہ اندھیرے میں اتر گئی۔

*_*_*_*_*_*_*_*

اندھیرے میں سیڑھیاں نیچے اترتی جا رہی تھیں اور ہر قدم کے ساتھ اوپر کی دنیا کی آوازیں مدھم ہوتی جا رہی تھیں۔

میو کی نے دیوار کے ساتھ ہاتھ رکھا۔ لکڑی نہیں تھی۔ یہ کسی دھات جیسا ٹھنڈا اور ہموار مادہ تھا۔

"یہ کیبن اصل میں کیبن ہے ہی نہیں۔" وہ دھیرے سے بڑبڑائی۔

اوپر ایک بار پھر زور سے دھڑام ہوا۔ دروازہ ٹوٹنے کے قریب تھا۔

مگر نیچے خاموشی عجیب حد تک منظم تھی۔ جیسے کوئی اسے سن رہا ہو۔ سیڑھیاں ختم ہوئیں تو ایک تنگ سا راستہ شروع ہوا۔ دیواروں پر پرانی بتیاں لگی تھیں، جو وقفے وقفے سے جھپک رہی تھیں۔ میو کی آگے بڑھی۔ اور پھر وہ رک گئی۔ سامنے ایک بڑا سا دروازہ تھا۔

اس پر لکھا تھا۔

“YUGEN TEST UNIT ACCESS RESTRICTED”

میو کی کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ "یوگن؟" یہ نام اس نے پہلے کہیں سنا تھا مگر کہاں؟ اسی لمحے اس کے جی پی ایس نے ایک آخری بار بیپ کیا اور بند ہو گیا۔ اور دروازہ خود بخود کھلنے لگا۔ اندر ایک بڑا سا ہال تھا۔ لیب جیسا ماحول اسکرینز، ٹوٹے ہوئے کمپیوٹرز، اور درمیان میں ایک بڑا سا شیشہ نما چیمبر تھا۔ اور اس چیمبر کے اندر کوئی نہیں تھا۔ مگر مشینیں ابھی بھی موجود تھیں۔ جیسے کوئی ابھی ابھی وہاں سے گیا ہو۔ میو کی آہستہ آہستہ اندر داخل ہوئی۔

"یہ جگہ چھوڑ دی گئی ہے یا چھپائی گئی ہے؟" اس نے ایک میز کو چھوا۔ اس پر فائلیں بکھری ہوئی تھیں۔

ایک فائل آدھی کھلی تھی۔

SUBJECT J FIELD OBSERVATION "
"REPORT

میوکی کے ہاتھ رک گئے۔اچانک اوپر سے دھماکے کی آواز آئی۔

اور پھر ایک اور۔ جیسے جنگل اوپر ٹوٹ رہا ہو۔

لیکن یہاں نیچے ایک اور حقیقت جاگ رہی تھی۔

اس نے جلدی سے فائل کھولی۔

ایک تصویر تھی۔

اندھیرے میں لی گئی۔

اور اس میں چہرہ واضح نہیں تھا۔

صرف ایک لائن لکھی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

Subject shows abnormal perception of presence. "

".Targets group synchronization failure

میو کی کا سانس رک گیا۔

"یہ کون ہیں؟" اسی لمحے پیچھے سے ایک نرم مگر واضح آواز آئی۔ "تمہیں یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔"

میو کی فوراً مڑی۔ اندھیرے میں ایک شخص کھڑا تھا۔

چہرہ جزوی طور پر نظر آ رہا تھا۔ اور پھر روشنی جھپکی۔

اس نے جریر کو پہچان لیا۔ مگر وہ جریر پہلے والا نہیں تھا۔

اس کی آنکھوں میں وہی سنجیدگی تھی مگر اب اس میں ایک اور چیز بھی تھی۔ یقین اور شاید پہلے سے علم تھا۔ میو کی نے دھیرے سے کہا۔ "تم جانتے تھے یہ جگہ کیا ہے؟"

Clubb of Quality Content

جریر نے ایک لمحہ خاموش رہ کر جواب دیا۔ "میں صرف جانتا تھا ہمیں الگ کیوں کیا گیا تھا۔" اور اوپر جنگل میں ایک اور دھماکہ ہوا۔ اس بار بہت قریب ہوا۔ جیسے کوئی باقی ٹیم تک پہنچ چکا ہو۔

*_*_*_*_*_*_*_*

جریر کا چہرہ چند لمحوں کے لیے دھندلا گیا۔ جیسے ہوا میں تحلیل ہو رہا ہو۔ میو کی نے جھٹکے سے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کی۔ "جریر!" مگر اس کا ہاتھ خالی ہوا تھا۔

اور اگلے ہی لمحے وہ مکمل طور پر غائب ہو گیا۔ وہاں اب خاموشی تھی۔ صرف لیب کی مشینوں کی ہلکی سی جھلک باقی تھی۔ میو کی کی سانس تیز ہو گئی۔

"نہیں۔۔۔ یہ کیسے؟" اس نے چاروں طرف دیکھا۔ کوئی نہیں تھا۔

نہ جریر، نہ کوئی آواز۔ صرف چمکتی ہوئی اسکرینز اور وہ عجیب سا چیمبر تھا۔

"یہ الیوژن تھا۔" اس نے خود سے کہا، مگر اس کی آواز کانپ رہی تھی۔ پھر اچانک اس کے گرد ہوا بدل گئی۔ روشنی جھلمِلانے لگی۔ اور لیب کی دیواریں جیسے پگھلنے لگیں۔

Clubb of Quality Content

".System instability detected"

ایک مشینی آواز گونجی۔ میوکی نے پیچھے ہٹنے کی کوشش کی مگر زمین جیسے کھلنے لگی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟" اور پھر ایک شدید سفید روشنی پھٹی۔

جب آنکھیں کھلیں۔ وہ لیب میں نہیں تھی نہ جنگل میں بلکہ ایک کھلی ہوا والی جگہ پر کھڑی تھی۔

لیکن سب کچھ پرانا تھا۔ درخت وہی تھے مگر چھوٹے۔ زمین خشک نہیں تھی تازہ سبز تھی۔ اور آسمان پر عجیب سی پرانی روشنی تھی۔ میوکی نے اپنے کپڑے دیکھے۔ وہی تھے مگر ہاتھ کانپ رہے تھے۔

"میں کہاں آگئی ہوں؟" اس نے آہستہ سے کہا۔

میوکی نے جلدی سے اپنے ہاتھ سے ایک چھوٹا سا ڈیوائس نکالا۔ جو لیب سے آیا تھا۔

اس کی اسکرین پر لکھا تھا۔

Clubb of Quality Content

"TEMPORAL ANCHOR ACTIVE

STABILIZING FIELD"

پھر ایک دور سے آواز آئی۔وہ وقت میں پیچھے آچکی تھی۔

لیکن ایک سوال ابھی بھی باقی تھا۔وہ یہاں آئی کیوں ہے اور کیا وہ وقت بدل سکتی ہے؟اور دور کہیں اسی جنگل میں ایک اور سایہ جاگ رہا تھا۔جو ابھی بھی اسے دیکھ رہا تھا۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

ٹوکیو، جاپان ۱۹۹۱

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رات کا سناٹا ہر طرف چھایا ہوا تھا۔ہلکی بارش سڑک کو گیلا کر رہی تھی،اور ہوا میں ایک عجیب سی ٹھنڈک گھلی ہوئی تھی۔نوجوان فرزان اپنی موٹر سائیکل پر تیز رفتاری سے جا رہا تھا۔اس کے چہرے پر بے چینی تھی جیسے وہ کسی چیز سے بھاگ رہا ہو یا کسی اہم کام میں تاخیر ہو رہی ہو۔

اچانک سامنے سے ایک گاڑی تیز رفتار سے موڑی۔ہیڈ لائٹس نے پورا راستہ سفید کر دیا۔فرزان نے فوراً بریک لگائی۔مگر دیر ہو چکی تھی۔موٹر سائیکل پھسل گئی۔اور وہ سڑک پر گر گیا۔

"آہ!" بارش کی بوندیں اس کے چہرے سے ٹکرا رہی تھیں۔درد، دھند،اور خوف سب ایک ساتھ تھا۔

گاڑی رک گئی۔لوگ آہستہ آہستہ قریب آنے لگے۔

مگر وقت جیسے رک سا گیا تھا۔فرزان کی سانسیں بھاری ہو رہی تھیں۔

"میں۔۔۔یہاں نہیں رک سکتا۔"اسی لمحے ایک غیر معمولی روشنی فضا میں پھٹی۔نیلی اور سفید ملی جلی چمک تھی۔

ہوا جیسے پھٹ گئی ہو۔اور اسی روشنی کے اندر سے میو کی ظاہر ہوئی۔بالکل اسی لمحے میں اس کے قدم زمین پر پڑے، مگر وہ زمین عام نہیں تھی۔جیسے وقت خود کانپ گیا ہو۔

میو کی فوراً فرزان کی طرف بڑھی۔

رات اب اور بھی بھاری ہو گئی تھی۔ بارش تیز نہیں تھی مگر مسلسل تھی، جیسے آسمان بھی اس حادثے پر خاموشی سے رو رہا ہو۔ فرزان سڑک پر گرا ہوا تھا۔ اس کے بازو سے خون بہہ رہا تھا، سانس ٹوٹی ہوئی تھی، اور جسم میں اٹھنے والا درد ہر لمحہ اسے بے ہوشی کے قریب لے جا رہا تھا۔ مگر وہ ان سب چیزوں سے بے خبر تھا۔

لوگ دور کھڑے تھے۔ کچھ چیخ رہے تھے۔ کچھ مدد کے لیے فون کر رہے تھے۔ مگر اس شور کے درمیان ایک چیز غیر معمولی تھی۔ میوکی۔

اس نے ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا۔ وہ فوراً فرزان کے پاس گھٹنے کے بل بیٹھ گئی۔ "مجھے دیکھو آنکھیں بند نہیں کرنی۔"

اس کی آواز میں خوف بھی تھا اور التجا بھی تھی۔

فرزان کی پلکیں بھاری ہو رہی تھیں۔

اسی لمحے وقت پھر سے بگڑنے لگا۔

گاڑی کی بتیاں جھلمِلائی۔

Clubb of Quality Content

بارش کے قطرے ہوا میں رک گئے۔

اور ایک لمحے کے لیے سب کچھ تھم گیا۔

"تم۔۔۔واپس آگئی ہو۔"اس کی آواز ٹوٹ رہی تھی۔ میو کی نے اس کے زخم پر ہاتھ رکھا۔اس کے ہاتھ سے ایک نرم سی نیلی روشنی نکلی اور خون آہستہ آہستہ رکنے لگا۔

فرزان نے حیرت سے اسے دیکھا۔وہ اس کے قریب گھٹنے ٹیکے بیٹھی تھی۔اس کے بھیگے ہوئے بال چہرے سے چپکے ہوئے تھے۔لباس بارش میں مکمل بھیگ چکا تھا، مگر اس کی موجودگی میں ایک عجیب سی روشنی تھی۔

اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا مگر وہ رو نہیں رہی تھی

صرف کمزوری چھپا رہی تھی۔اس کی انگلیاں کانپتی ہوئی فرزان کے چہرے کو تھامے ہوئے تھیں۔

"آنکھیں بند نہیں کرو۔ سمجھ رہے ہو تم؟ آنکھیں بند نہیں کرنی۔"اس کی آواز ٹوٹ رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فرزان کی پلکیں بھاری تھیں۔وہ بمشکل سانس لے رہا تھا۔

"تم۔۔۔ناویہ۔۔۔تم آگئی۔"اس کی آواز رکی ہوئی،ٹوٹی ہوئی تھی۔

"تم واپس آگئی ہو۔"

میو کی کا ہاتھ اس کے چہرے پر مزید مضبوط ہو گیا۔اس نے جھک کر اس کی پیشانی پر پانی اور خون کے بیچ ہاتھ پھیرا، جیسے اسے حقیقت میں واپس لا رہی ہو۔

"میں کہیں نہیں گئی۔میں یہیں ہوں۔"اس نے دھیرے سے کہا۔

مگر اس کی آنکھوں میں چھپا درد چیخ رہا تھا۔فرزان کی نظریں آہستہ آہستہ اوپر اٹھیں۔اور پھر وہ رک گئیں۔

میو کی کی عنبری آنکھیں۔بارش کے قطرے ان آنکھوں میں ایسے گر رہے تھے جیسے روشنی میں آگ کے ذرات تھے۔

فرزان چند لمحے بس اسے دیکھتا رہا۔

جیسے دنیا میں کچھ اور باقی نہ ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نہ درد، نہ سڑک، نہ موت کا سایہ، صرف وہ آنکھیں تھیں۔

"تمہاری آنکھیں۔" وہ آہستہ سے بولا۔ میوکی کا گلا بند ہو گیا۔

اس نے فوراً سر جھکا لیا مگر ہاتھ اس کے چہرے سے ہٹائے نہیں۔ "مت بولو۔۔۔ ابھی مت بولو۔" اس کی آواز میں التجا تھی۔

وہ جھک کر اس کے زخم کے قریب آئی۔ اپنی نیلی توانائی دوبارہ اس کے جسم میں اتارنے لگی۔ فرزان کے چہرے پر درد کم ہونے لگا۔ سانس تھوڑی بحال ہونے لگی۔ مگر اس کی نظر اب بھی میوکی پر جمی تھی۔

"تم۔۔۔ کیوں۔۔۔ رو رہی ہو؟"

اس نے کمزور سا ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی۔ میوکی نے فوراً اس کا ہاتھ تھام لیا۔ اور اس لمحے اس کی آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر فرزان کے ہاتھ پر گر گیا۔

"میں نہیں چاہتی۔۔۔ تم یہاں ختم ہو جاؤ۔"

اس کی آواز بہت ہلکی مگر دل چیر دینے والی تھی۔

فرزان کی آنکھوں میں ایک عجیب سی نرمی آگئی۔

"اگر میں بچ بھی گیا۔" وہ رک کر سانس لیا۔

"تو تمہیں دوبارہ دیکھ سکوں گا؟"

میو کی کے ہونٹ کانپ گئے۔ وہ کچھ نہ بول سکی۔

کیونکہ جواب اس کے پاس تھا مگر وقت اجازت نہیں دے رہا تھا۔ اس نے بس اتنا کہا۔

"تمہیں جینا ہوگا۔۔۔ میرے لیے نہیں۔۔۔ اپنے لیے۔"

میو کی نے جلدی سے اس کے زخم کو مضبوطی سے باندھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بارش تیز ہو رہی تھی مگر اس کے ہاتھ نہیں کانپ رہے تھے۔

فرزان کی سانسیں اب بھی کمزور تھیں۔ "تم کیوں میرے لیے اتنا کر رہی ہو؟" میو کی نے اس کی طرف دیکھا۔

اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سا درد تھا۔ جو لفظوں میں نہیں آسکتا تھا۔ "کیونکہ تمہیں زندہ رہنا ہے۔" اس نے دھیرے سے کہا۔

"مجھے مت چھوڑنا۔" پھر اچانک اس کی آواز ٹوٹ گئی۔ میوکی نے حیرت سے اسے دیکھا۔ میوکی نے فوراً اپنی کمزوری چھپالی۔ وہ آگے جھکی اور اس کے قریب آکر آہستہ سے بولی۔

"تمہیں جینا ہو گا۔ تمہیں اس دن تک پہنچنا ہو گا۔ جب تم مجھے دوبارہ دیکھو گے۔" فرزان کی آنکھیں نیم بند تھیں۔

"میں تمہیں۔۔۔ دوبارہ دیکھوں گا؟"

میوکی نے زبردستی مسکرا کر سر ہلایا۔

"ہاں اور اس وقت تمہیں کھڑے ہونا ہو گا۔۔۔ میرے لیے۔"

ایک لمحہ خاموشی چھا گئی۔

پھر فرزان نے بہت مشکل سے اپنا ہاتھ اٹھایا۔

اور میوکی کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

فرزان کی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہونے لگیں۔ مگر آخری لمحے میں بھی وہ اسے دیکھ رہا تھا۔ جیسے وہ تصویر اپنے اندر محفوظ کر رہا ہو۔ "اگر یہ آخری لمحہ ہے۔"

وہ دھیرے سے بولا۔ "تو یہ بہت خوبصورت اور مکمل ہے"

میوکی نے فوراً سر ہلایا۔ "نہیں۔۔۔ یہ آخری نہیں ہے۔"

اس نے اس کے چہرے کو مضبوطی سے تھاما۔

"سنو مجھے۔۔۔ تمہیں واپس آنا ہوگا۔۔۔ آنے والے کل کے لیے۔"

فرزان کی سانس ایک لمحے کو رکی۔ پھر اس نے بہت ہلکی سی مسکراہٹ دی۔ اور اس کا ہاتھ میوکی کے ہاتھ میں ڈھیلا ہو گیا۔

اسی لمحے دور سے سائرن کی آواز آنے لگی۔ ایمرجنسی گاڑی قریب آ رہی تھی۔۔ اور نیلی روشنی ایک بار پھر ہلکی سی چمکی۔ مگر میوکی پہلے ہی پیچھے ہٹ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ اور دل میں ایک وعدہ۔ جو ابھی ٹوٹا نہیں تھا۔

*_*_*_*_*_*_*_*

نیلی روشنی ایک بار پھر فضا میں پھیلی۔اور اس بار اس میں کوئی نرمائش نہیں تھی۔یہ ایک جھٹکا تھا،ایک کھینچاؤ تھا، جیسے وقت نے اسے واپس اپنی گرفت میں لے لیا ہو۔

میو کی کی انگلیاں ابھی بھی فرزان کے ہاتھ سے جڑی ہوئی تھیں۔مگر ایک لمحے میں سب کچھ ٹوٹ گیا۔

"نہیں۔"اس کی آواز بارش اور ہوا کے درمیان بکھر گئی۔

اور پھر روشنی پھٹ گئی۔اگلا لمحہ خاموشی، ٹھنڈی ہوا اور گھنے پہاڑوں کی نمی میں تھا۔میو کی لڑکھڑا کر زمین پر گری۔

یہ وہی جنگل تھا، وہی پہاڑ، وہی کیبن کا علاقہ مگر سب کچھ پہلے جیسا نہیں تھا۔ہوا زیادہ بھاری تھی۔درخت زیادہ خاموش اور فضا میں ایک عجیب سا دباؤ تھا۔میو کی نے فوراً سر اٹھایا۔

اس کے کپڑے اب بھی بھیگے ہوئے تھے۔بال چہرے پر چپکے تھے مگر بارش یہاں نہیں ہو رہی تھی۔صرف ماضی کی یاد باقی تھی۔اس کی آنکھیں چند لمحے خالی خالی رہیں۔

پھر اچانک وہ کھڑی ہو گئی۔

"میں واپس آگئی ہوں۔"اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

اس نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا۔وہی ہاتھ جنہوں نے ابھی ابھی ایک زندگی کو چھوا تھا۔

اب خالی تھے۔

"نہیں۔۔۔ابھی ختم نہیں ہوا۔"اس نے خود سے کہا۔اور پھر اس کی نظر سامنے پڑی۔کیبن اب بھی وہیں تھا۔

مگر اس بار اس کے دروازے پر ایک نیا نشان 'Y' تھا۔

وہی نشان جو لیب میں فائلوں پر تھا۔میو کی کے چہرے پر پہلی بار غصہ آیا۔"تم لوگ وقت کے ساتھ کھیل رہے ہو۔"

اس نے آہستہ سے قدم آگے بڑھایا۔دروازہ خود بخود ہلکا سا کھل گیا۔اور اندر سے ایک آواز آئی.

"تم واپس آگئی ہو۔اس بار اکیلی نہیں جاؤ گی۔"

Clubb of Quality Content

میو کی رک گئی۔ کیونکہ اسے احساس ہو چکا تھا۔ یہ کھیل اب صرف وقت کا نہیں رہا تھا۔ یہ جنگ شروع ہو چکی تھی۔

*_*_*_*_*_*_*_*

پہاڑوں کی ہوا اب پہلے سے زیادہ تیز اور ٹھنڈی تھی۔

میو کی جب واپس آئی تھی تو سب کچھ بدل چکا تھا مگر اس کے اندر سب سے بڑا خلاوہ تھا جو ابھی بھی فرزان کی آخری لمس کی صورت میں باقی تھا۔ وہ آہستہ آہستہ کیبن سے باہر نکلی۔ اس کا سانس بھاری تھا، بال بکھرے ہوئے، کپڑے بھیگے اور جسم تھکن سے ٹوٹا ہوا مگر سب سے عجیب بات یہ تھی کہ اس کے گلے میں اب وہ نیلا مفلر نہیں تھا۔

وہ غائب تھا۔ میو کی نے اپنے گلے کو چھوا۔

"نہیں۔" اس کی آواز کانپ گئی۔ "وہ یہیں تھا۔"

اس نے چاروں طرف دیکھا، جیسے ہوا سے جواب مانگ رہی ہو۔

Club of Quality Content

مگر صرف خاموشی تھی۔اسی لمحے اس کے جسم میں ایک شدید کمزوری دوڑ گئی۔ٹائم جمپ اور ذہنی وجذباتی تناؤ نے اسے اندر سے توڑ دیا تھا۔

"میں ابھی نہیں گر سکتی۔"اس نے خود سے کہا اور ایک قدم آگے بڑھایا۔مگر پہاڑ کا راستہ پہلے سے زیادہ خطرناک ہو چکا تھا۔بارش نہیں تھی مگر زمین گیلی اور پھسلن بھری تھی۔

وہ چند قدم ہی چلی تھی کہ اچانک اس کا پاؤں پھسلا۔

"آہ!"اس نے ہاتھ پھیلائے مگر کچھ پکڑنے کو نہ تھا۔اس کا جسم توازن کھو بیٹھا۔اور اگلے ہی لمحے وہ نیچے کی طرف لڑھکنے لگی۔پتھر،مٹی،اور ہوا ایک ساتھ اس کے گرد گھوم گئے۔"نہیں۔۔۔نہیں۔"اس کی آواز پہاڑوں میں گم ہو گئی۔

اور پھر ایک جھٹکے کے ساتھ وہ ایک کھڑی ڈھلوان سے نیچے جا گری۔نیچے تیز پتھریلی ڈھلان تھی۔اس کا جسم کئی بار ٹکرایا پھر ایک بڑے پتھر سے ٹکرا کر رک گیا۔ہر طرف خاموشی چھا گئی۔صرف ہوا کی سیٹی کی آواز تھی۔

میو کی بے ہوش نہیں ہوئی تھی مگر شدید زخمی تھی۔

اس کی سانسیں ٹوٹی ہوئی تھیں۔وہ آسمان کو دیکھ رہی تھی۔

بادل آہستہ آہستہ حرکت کر رہے تھے۔

"میں رک نہیں سکتی۔" اس نے دھیرے سے کہا۔اس کی آنکھوں میں آنسو تھے مگر اس بار کمزوری نہیں تھی۔

صرف ضد تھی۔اس نے اپنے کانپتے ہاتھ سے زمین پر سہارا لیا۔

اور خود کو گھسیٹتے ہوئے بیٹھنے کی کوشش کی۔

"یوگن" اس نے دانت بھینچ کر کہا۔

"تم نے مجھے یہاں لایا ہے تو اب میں خود تم تک آؤں گی۔"

اور دور اوپر کیبن کی طرف سے ایک ہلکی سی روشنی جھپکی۔جیسے کوئی اسے اب بھی دیکھ رہا ہو۔

*_*_*_*_*_*_*

جنگل اب پہلے سے زیادہ پر اسرار اور بھاری لگ رہا تھا۔

بارش رک چکی تھی، مگر پتے ابھی بھی بھیگے ہوئے تھے اور ہوا میں ایک عجیب سی بے چینی موجود تھی، جیسے کچھ ابھی بھی مکمل نہیں ہوا۔فرزان اور جریر تیزی سے کیبن کے آس پاس

والے علاقے میں بھاگ رہے تھے۔ فرزان کے چہرے پر تھکن تھی، مگر آنکھوں میں ضد تھی۔اور جریر خاموش تھا، مگر اس کی نظر ہر چیز کو پڑھ رہی تھی۔

"تمہیں یقین ہے وہ یہیں تھی؟" جریر نے آہستہ سے پوچھا۔

فرزان نے سانس روک کر کہا۔

"وہ گئی نہیں ہے اسے لایا گیا ہے۔" جریر نے ایک لمحہ اس کی طرف دیکھا۔

پھر سر ہلایا۔ "یوگن" یہ لفظ اس نے پہلی بار بلند آواز میں کہا تھا۔اور اسی کے ساتھ اس کے چہرے پر ایک پرانی یاد کی جھلک آئی جیسے وہ اس نام سے پہلے بھی ٹکرا چکا ہو۔

فرزان نے فوراً اس کی طرف دیکھا۔ "تمہیں اس کے بارے میں کچھ پتا ہے؟" جریر نے جواب دینے کے بجائے زمین پر جھکے ہوئے نشانات دیکھے۔

پھسلنے کے نشان، ٹوٹی ہوئی مٹی اور ایک سمت میں گھسٹنے کے آثار تھے۔

"رامس نے یہی کا بتایا تھا مطلب وہ نیچے گئی ہے۔" جریر فوراً اس سمت بھاگا۔ "مائی لیڈی۔" اس کی آواز جنگل میں گونجی مگر کوئی جواب نہیں آیا۔ فرزان اس کے پیچھے آیا۔

"آواز اونچی نہ کرو اگر وہ لوگ یہاں ہیں تو وہ ہمیں بھی سن لیں گے۔" جریر رک گیا۔اس نے دانت بھینچے۔

"مجھے پروا نہیں۔مجھے بس وہ چاہیے۔"

فرزان نے پہلی بار اس کی طرف سیدھا دیکھا۔

"اور اگر یہ ٹریپ ہو؟ اگر یہی وہ جگہ ہے جہاں وہ چاہتے ہیں کہ ہم اکٹھے ہوں؟" جریر خاموش ہو گیا۔

کیونکہ اسے بھی یہ احساس ہو رہا تھا۔یہ صرف تلاش نہیں تھی۔یہ ایک کھیل تھا۔اور وہ اس کے اندر چل رہے تھے۔

اچانک جریر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔

زمین پر ایک چھوٹا سا نیلا دھاگہ تھا۔

باریک سا، جیسے کسی کپڑے کا ٹکڑا ہو۔فرزان نے فوراً پہچان لیا۔"یہ۔۔۔اس کا مفلر تھا۔" جریر کی آنکھیں سخت ہو گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ یہاں سے نیچے گئی ہے۔" اور دونوں نے ایک ساتھ ڈھلوان کی طرف دیکھا۔ گہری، تاریک اور خطرناک تھی۔

جریر نے بغیر سوچے آگے قدم رکھا۔ فرزان نے اس کا بازو پکڑ لیا۔

"اگر تم گرے تو ہم دونوں ختم ہو جائیں گے۔"

جریر نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔ "اگر وہ نیچے ہے تو میں اوپر رہ کر بھی زندہ نہیں رہوں گا۔" ایک لمحے کی خاموشی چھا گئی۔

پھر فرزان نے آہستہ سے کہا۔ "پھر ساتھ چلتے ہیں لیکن ہوش کے ساتھ۔" اور دونوں آہستہ آہستہ اس ڈھلوان سے نیچے اترنے لگے۔

جہاں ہوا ابھی جیسے رک کر سن رہی تھی۔

اور کہیں نیچے میو کی ابھی بھی لڑ رہی تھی۔

*_*_*_*_*_*_*_*

جنگل کی ڈھلوان مزید خطرناک ہوتی جا رہی تھی۔

ہر قدم پر پتھر ڈھلک رہے تھے اور نیچے گہرا اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ فرزان اور جریر دونوں الگ الگ سمتوں میں نیچے اتر چکے تھے مگر ایک ہی مقصد کے ساتھ تھا۔ میو کی کو ڈھونڈنا۔

جریر نسبتاً محفوظ راستے سے نیچے جا رہا تھا۔

اس کی آنکھیں زمین پر تھیں۔ ہر نشان کو پڑھ رہی تھیں۔

پھر اچانک اس نے ایک جگہ رک کر گھٹنوں کے بل بیٹھا۔

زمین پر تازہ گھسٹنے کے نشانات تھے اور ساتھ ہی ایک ٹوٹا ہوا چھوٹا سا آلہ جو لیب جیسا لگ رہا تھا۔ جریر کے چہرے پر سختی آ گئی۔

"یہ وہی ہے۔" وہ آہستہ سے بولا۔ اس نے نظریں آگے دوڑائیں۔

اور پھر وہ اسے دیکھ لیا۔ ایک گہری وادی کے کنارے۔ ایک بے حرکت جسم تھا۔ "مائی لیڈی۔" جریر فوراً دوڑتا ہوا وہاں پہنچا۔

وہ نیچے جھکا۔ وہ بے ہوش تھی۔ اس کا جسم زخمی، کپڑے مٹی اور پتھروں سے بھرے ہوئے تھے۔ جریر نے جلدی سے اس کی نبض چیک کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شکر تیرا مالک زندہ ہے۔" اس نے سکون کا ایک لمبا سانس لیا۔

مگر وہ اکیلا اسے اوپر نہیں لے جا سکتا تھا۔ اس نے فوراً اپنا کمیونیکیشن ڈیوائس نکالا۔

"فرزان اگر تم سن رہے ہو تو فوراً آؤ۔ میں نے اسے ڈھونڈ لیا ہے۔ وہ زندہ ہے لیکن حالت خراب ہے۔"

دوسری طرف فرزان ایک اور راستے سے نیچے اتر رہا تھا۔

اس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے، سانس بھاری تھی، مگر اس کی رفتار کم نہیں ہو رہی تھی۔ اچانک اس کے کان میں جریر کی آواز آئی۔ وہ رک گیا۔ ایک لمحے کے لیے دنیا تھم گئی۔

"وہ مل گئی؟" اس کی آواز کانپ گئی۔ جریر نے دوبارہ کہا۔

"ہاں لیکن فوراً آؤ۔ ہمیں مدد چاہیے۔"

فرزان نے بغیر سوچے ریڈیو پکڑا۔ "میں ٹیم کو بلاتا ہوں۔ ابھی۔" اس نے فوری طور پر اپنے گروپ کو میسج کیا۔

Clubb of Quality Content

''ایمرجنسی الرٹ لوکیشن بھیج دی گئی ہے، فوری بیک اَپ درکار ہے۔'' اور پھر وہ اس طرف دوڑنے لگا۔ چند ہی منٹوں میں دور سے ٹارچ لائٹس نظر آنے لگیں۔ فرزان کی ٹیم بھی حرکت میں آگئی تھی۔ لوگ، آلات، اور ہنگامی مدد سب جنگل کی طرف بڑھ رہے تھے۔ نیچے وادی میں جریر میوکی کے پاس بیٹھا تھا۔

اس نے آہستہ سے اس کے ماتھے سے مٹی صاف کی۔

"اب تم اکیلی نہیں ہو۔" وہ دھیرے سے بولا۔ اور اسی لمحے میوکی کی انگلی ہلکی سی حرکت کی۔

*_*_*_*_*_*_*_*

وادی کے نیچے ہوا اور بھی بھاری ہو چکی تھی۔

جریر گھٹنوں کے بل میوکی کے پاس بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ تیزی سے مگر نرمی سے اس کے چہرے سے مٹی صاف کر رہے تھے۔

میوکی بے ہوش تھی۔ اس کے بال چہرے پر بکھرے ہوئے تھے، کپڑے پھٹے اور بھیگے ہوئے، سانس بہت ہلکی تھی۔ جریر نے پہلی بار اپنی آواز کو ٹوٹنے دیا۔

"اتنا سب۔۔۔اکیلے کیسے برداشت کر لیا تم نے؟"ایک لمحہ رکا۔

پھر آہستہ سے میو کی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔"اب بس تمہیں واپس آنا ہو گا۔"اس کی آنکھوں میں وہ سختی نہیں تھی جو پہلے ہوتی تھی۔اب وہاں صرف فکر تھی۔

دوسری طرف فرزان تیزی سے نیچے آ رہا تھا۔

اس کے قدم پھسل رہے تھے، مگر وہ رک نہیں رہا تھا۔

"میو کی۔"اس کی آواز وادی میں گونجی۔

اور جیسے ہی وہ قریب پہنچا۔اس نے انہیں دیکھ لیا۔جریر میو کی کو سہارا دیے بیٹھا تھا۔فرزان ایک لمحے کے لیے رک گیا۔

سانس بھاری ہو گئی۔اس کی آنکھوں میں سب کچھ ایک ساتھ نمودار ہوا۔خوف، سکون، غصہ، اور شکر۔وہ بھاگتا ہوا ان کے پاس پہنچا۔"وہ ٹھیک ہے؟"

جریر نے سر ہلایا۔"زندہ ہے مگر کمزور ہے۔"

Clubb of Quality Content

فرزان فوراً گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔اس نے میو کی کا دوسرا ہاتھ تھام کر درجہ حرارت دیکھا۔اس کا ہاتھ ٹھنڈا تھا۔

"تم نے پھر مجھے ڈرا دیا۔" فرزان کی آواز ٹوٹ گئی۔

وہ پہلی بار اس کے اتنے قریب تھا۔ جریر نے اس کا ہاتھ جھٹکا اور اپنی جیکٹ جو میو کی کے اوپر ڈال رکھی تھی ٹھیک سے پھیلانے لگا۔فرزان نے اس کی اس حرکت پر سر جھٹکا۔

میو کی بے ہوشی میں ہلکی سی حرکت کر رہی تھی۔

اس کے ہونٹوں سے بہت ہلکی آواز نکلی۔"نہیں۔۔۔جاؤ مت۔۔۔"فرزان کے چہرے پر ایک درد بھری مسکراہٹ آگئی۔

"میں کہاں جاؤں گا اب۔" جریر نے دونوں کو دیکھا مگر اس کی نظر زیادہ دیر وہاں نہیں ٹھہری۔کیونکہ اچانک اوپر سے پتھروں کی آواز آنے لگی۔"کریک۔۔۔کریک۔" جریر فوراً کھڑا ہو گیا۔

"نیچے مت دیکھو۔۔۔اوپر بھاگو۔" مگر دیر ہو چکی تھی۔

زمین ایک جھٹکے سے ہل گئی۔ وادی کا کنارہ ٹوٹنے لگا تھا۔

"فرزان۔ ہٹو۔" جریر چیخا۔ مگر اگلے ہی لمحے ایک بہت بڑا پتھر نیچے آیا۔ زمین پھٹی اور تینوں ایک ساتھ توازن کھو بیٹھے۔

"نہیں۔"

جریر نے میوکی کو پکڑنے کی کوشش کی۔ فرزان نے اس کا ہاتھ تھاما مگر سب کچھ ٹوٹ گیا۔ اور وہ میوکی کو بچاتے اس کے ساتھ ہی گہری، اندھیری، نامعلوم وادی میں نیچے گر گیا۔ فرزان اوپر ہی رہ گیا۔ ہوا کی رفتار تیز تھی۔ چیخیں گونج رہی تھیں۔

اور دنیا ایک بار پھر اندھیرے میں ڈوب گئی۔

*_*_*_*_*_*_*_*

فرزان ہیلی کاپٹر کے اندر بیٹھا نیچے پھیلتی ہوئی وادی کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ریڈیو تھا اور آواز مسلسل کانپ رہی تھی۔

"لوکیشن تقریباً یہی ہے مگر دھند بہت زیادہ ہے۔" میو کی ایک پتھر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیہوشی اور ہوش کے درمیان تھی۔

اس کی ٹانگ سے خون آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا۔ جریر فوراً اپنی شرٹ پھاڑ کر اس کے زخم پر باندھ رہا تھا۔

"مت ہلنا۔ بس تھوڑا اور صبر کرو۔"

جریر نے پریشان چہرہ اوپر اٹھایا، آسمان دھند میں چھپا ہوا تھا۔ "وہ دیر نہیں کر سکتے۔" اس کی آواز بھاری تھی۔

اوپر ان کی تلاش میں فرزان ہیلی کاپٹر کے دروازے سے باہر جھانک رہا تھا۔

"دوبارہ لوپ کرو۔ نیچے دیکھو۔"

پائلٹ نے ہیلی کاپٹر گھمایا۔

"دیکھائی دینے کی حد کم ہو گئی ہے"

ناولز کلب
Club of Quality Content

فرزان چیخا۔"وہ وہیں ہیں۔نیچے کہیں۔"اس کی آنکھوں میں بے چینی اور غصہ دونوں تھے۔

جریر نے میو کی کا سر اپنے بازو پر رکھا ہوا تھا۔

"آنکھیں بند مت کرو۔ تمہیں جاگتے رہنا ہے۔"

میو کی کی سانس کمزور تھی۔میو کی کی ٹانگ سے خون اب بھی بہہ رہا تھا۔جریر نے دباؤ بڑھایا۔

"بس تھوڑی دیر۔۔۔بس تھوڑی دیر۔"

فرزان کی نظر اچانک نیچے ایک حرکت پر گئی۔"رکو وہاں۔"

پائلٹ نے لائٹ نیچے ڈالی۔نیچے ایک دھندلا سا سیاہ کپڑا نظر آیا۔فرزان فوراً چیخا۔"مل گئے۔وہ وہاں ہیں۔"

رسی نیچے پھینکی گئی۔

ہیلی کاپٹر رک گیا۔

*_*_*_*_*_*_*_*

وادی کی گہرائی میں خاموشی ایک بھاری چادر کی طرح بچھ چکی تھی۔اوپر سے آتی ہیلی کاپٹر کی مدھم گونج کبھی قریب ہوتی اور کبھی دھند میں گم ہو جاتی تھی، مگر نیچے ہر چیز تھمی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

میو کی ایک بڑے پتھر کے ساتھ ٹیک لگائے بے ہوش تھی۔اس کا چہرہ زرد تھا، سانس کمزور اور ٹانگ سے بہتا ہوا خون زمین کو سرخ کر رہا تھا۔جریر اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا تھا، اس نے اپنی شرٹ پھاڑ کر زخم پر مضبوطی سے پٹی باندھ رکھی تھی۔اس کی نظریں مسلسل میو کی کے چہرے پر تھیں، جیسے ہر لمحہ اس کے سانس لینے کی تصدیق کر رہا ہو۔

میو کی کے ہونٹ ہلکے سے کانپے۔بے ہوشی میں اس نے دھیرے سے ایک نام لیا۔

"فر۔۔۔زان۔"اس کی آواز اتنی مدھم تھی کہ ہوا بھی اسے بمشکل لے سکی۔جریر نے یہ سنا تو اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لیے سنجیدگی اور حیرت دونوں آ گئے، مگر اس نے کچھ کہا نہیں۔بس اس نے اپنی گرفت تھوڑی اور مضبوط کر دی۔

کچھ دیر بعد میو کی کی پلکیں ہلکی سی ہلیں۔ وہ آہستہ آہستہ ہوش کی طرف آنے لگی۔ جریر نے نرمی سے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔ "آنکھیں بند مت کرو۔۔۔ ابھی نہیں۔" اس کی آواز میں سختی نہیں، صرف فکر تھی۔

میو کی نے مشکل سے آنکھیں کھولیں۔ اس کی نظر دھندلی تھی مگر سامنے موجود چہرہ پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی۔ جریر نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "ایک دم تمہاری قسمت مضبوط ہے ورنہ یہاں سے واپس آنا آسان نہیں تھا۔"

"فرزان کدھر ہے؟" اس نے جریر سے پوچھا۔

"تمہارا ہیرو تمہیں بچانے پہاڑ سے کود گیا اور ہوش میں آتے ہی مائی لیڈی کو ہماری کہانی کے ولن کی فکر ہو رہی ہے۔"

میو کی نے کمزور سی مسکراہٹ کے ساتھ آنکھیں موندنے کی کوشش کی اور دھیرے سے بولی، "فی الحال تم ولن والی حرکتیں بند رکھو۔" اس کی آواز میں کمزوری کے باوجود ہلکی سی شرارت تھی۔

جریر نے ایک لمحہ اسے دیکھا، پھر زمین کی طرف نظریں جھکا لیں۔ "ولن؟ میں تو تمہیں بچا رہا ہوں اور تمہیں مذاق سوجھ رہا ہے۔"

میوکی نے آہستہ سانس لیا۔ خاموشی کچھ لمحے کے لیے دونوں کے درمیان بیٹھ گئی۔ پھر جریر نے آہستہ سے کہا، "تمہیں ڈر نہیں لگتا؟ اس سب سے ہر وقت خطرہ، گرنا، بھاگنا۔"

میوکی نے آسمان کی طرف دیکھا، جہاں بادل دھیرے دھیرے حرکت کر رہے تھے۔ "ڈر تو سب کو لگتا ہے۔" اس نے رک کر کہا۔ مگر کچھ لوگ ڈر کے ساتھ جینا سیکھ لیتے ہیں۔"

جریر نے اس کی طرف دیکھا۔ "اور اگر ایک دن یہ ڈر جیت گیا؟"

میوکی نے اس کی طرف کمزور سی نظر سے دیکھا، مگر اس میں ایک عجیب سی ضد تھی۔ "تو پھر ہم ہار جائیں گے مگر ابھی نہیں۔" میوکی نے آہستہ سانس لیا۔

یہ سن کر جریر خاموش ہو گیا۔ وادی میں ایک بار پھر خاموشی پھیل گئی، مگر یہ خاموشی پہلے جیسی بھاری نہیں تھی۔ اس میں ایک عجیب سا سکون اور سمجھ بوجھ شامل ہو چکی تھی۔ میوکی نے اس کی طرف دیکھا، اس کی آنکھوں میں ایک نرم سی الجھن تھی۔

"تمہیں اتنی گہرائی میں آ کر مجھے بچانے کا خوف نہیں ہوتا؟" اس نے آہستہ سے پوچھا۔

جریر نے ایک لمحہ اس کی طرف دیکھا، پھر آسمان کی طرف نگاہ اٹھالی۔

"مائی لیڈی۔" اس کی آواز میں احترام تھا، مگر اس کے ساتھ ایک خاموش یقین بھی تھا۔

"میں آپ کو ہر بار بچانے آؤں گا۔ جب تک میری سانسیں باقی ہیں۔"

وہ تھوڑا سا رکا، پھر اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سا سکون آگیا۔

"اور اگر ایک دن میں نہ آسکا تو سمجھ لینا کہ جریر کی سانسیں اس سے پہلے ہی چھن چکی ہوں گیں۔"

یہ سن کر میوکی چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی لرزش تھی، جیسے وہ اس بات کو مذاق سمجھنا چاہتی ہو مگر دل نے ماننے سے انکار کر دیا ہو۔

"اللہ نا کرے تمہیں کچھ ہو۔ ہمیشہ سلامت رہو۔" میوکی کا دل جریر کو کھونے کے خیال سے ڈر گیا تھا۔

اسی لمحے اس کے اندر ایک عجیب سا احساس ابھرا جیسے یہ شخص صرف محافظ نہیں بلکہ ایک وعدہ ہے، جو خود اپنی جان سے بھی بڑا ہے۔

میو کی نے نظریں ہٹالیں مگر اس کی آواز بہت ہلکی ہو گئی۔

"تم لوگ ہمیشہ اپنی جان کو اتنی آسانی سے کیوں کہہ دیتے ہو۔" جریر نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

"کیونکہ کچھ وعدے جان سے زیادہ بھاری ہوتے ہیں۔"

میو کی کی نگاہ کچھ لمحے کے لیے دور خلا میں ٹھہر گئی۔اس کی آواز آہستہ ہوئی، جیسے وہ صرف بول نہیں رہی بلکہ کسی احساس کو لفظ دے رہی ہو۔

"ہمارا ذہن ایک ایسا شہر ہے۔ جہاں ہر گلی دبے ہوئے خوف کی سانس لیتی ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں انسان خود سے نظریں چرالیتا ہے۔ جیسے ہم اپنی کمزوریوں سے بھاگتے ہیں ویسے ہی ہمارا ذہن اپنی خاموشی میں چھپ جاتا ہے۔ یہاں ہر قدم دل کے کسی خوف کی گونج بنتا ہے اور ہر راستہ اُن سوالوں تک لے جاتا ہے جن کے جواب ہم خود سے بھی نہیں پوچھتے۔"

وہ تھوڑی دیر رکی، پھر اس کی آواز میں ایک نیا سکون اور یقین آگیا۔

"مگر انسان اگر چاہے تو ان اندرونی بے چینیوں پر قابو پا سکتا ہے۔ اپنے خوف کو دشمن نہیں بلکہ سمجھنے کا ذریعہ بنا سکتا ہے۔ جب ہم اپنی کمزوریوں سے نظریں نہیں چراتے بلکہ انہیں

تسلیم کرتے ہیں تو وہی کمزوریاں ہماری طاقت بننے لگتی ہیں۔اصل جیت باہر کی دنیا سے نہیں بلکہ اپنے اندر کے انتشار کو سنبھالنے سے شروع ہوتی ہے۔جو شخص اپنے ذہن کے اس شہر میں اتر کر اس کی گلیوں کو سمجھ لیتا ہے،وہ پھر کسی بھی طوفان سے نہیں ڈرتا،کیونکہ وہ جان چکا ہوتا ہے کہ وہ خود اپنے خوف سے بڑا ہے۔"

اور وہ لمحہ صرف بچاؤ کا نہیں تھا۔بلکہ ایک ایسے رشتے کا آغاز تھا،جو خطرے،احترام اور خاموش احساسات کے درمیان سانس لے رہا تھا۔

--*-*-*-*-*-*

وادی کی تہہ میں خاموشی ابھی بھی بکھری ہوئی تھی۔میو کی زخمی حالت میں پتھر کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھی،اور جریر اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا اس کی حالت سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا۔اس کی سانسیں اب بھی بھاری تھیں،مگر آنکھوں میں حوصلہ زندہ تھا۔

اوپر ہیلی کاپٹر کی گونج اچانک اور قریب ہو گئی۔روشنی نیچے اتری اور ایک لمحے میں پورا علاقہ سفید اور سنہری روشنی میں نہا گیا۔گرد اور ہوا کے جھونکوں کے بیچ ایک سلیقے سے لینڈ نگ ہوئی۔ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھلا۔اور فرزان اندر سے تیزی سے باہر آیا۔اس کے کپڑوں پر

دھول تھی، چہرے پر تھکن اور آنکھوں میں شدید بے چینی مگر سب سے پہلے اس کی نظر میو کی پر گئی۔

وہ فوراً اس کی طرف بھاگا۔"میو کی۔"

اس کی آواز میں وہ سب کچھ تھا جو ایک لمحے میں چھپ نہیں سکتا تھا۔ فکر، خوف اور سکون۔ جریر نے اسے ایک لمحہ دیکھا، پھر آہستہ سے کہا،"آخر کار ہیر و صاحب آ ہی گئے۔"

فرزان نے جریر کی طرف دیکھا، مگر کچھ کہا نہیں۔ وہ سیدھا میو کی کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔

"تم ٹھیک ہو؟ آنکھیں کھولو۔۔۔ مجھے دیکھو۔"اس کی آواز ٹوٹ رہی تھی۔ میو کی نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں۔ اس کی نظر دھندلی تھی مگر اس نے پہچان لیا۔

وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی،"تم۔۔۔ واقعی آ گئے۔"

"میں نے کہا تھا نا تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ سن کر جریر نے ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ دی اور آہستہ سے بولا، "زبردست ڈائیلاگ ہے۔ بالکل فلمی ہیرو والا۔ دیر سے آئے ہو، مگر اسٹائل پورا ہے۔"

فرزان نے اس بار اس کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں سنجیدگی تھی، مگر غصہ نہیں تھا۔

"اسٹائل بعد میں دیکھ لیں گے۔ پہلے اسے یہاں سے نکالنا ہے۔"

میوکی نے کمزور سی ہنسی کے ساتھ کہا، "تم دونوں ابھی بھی لڑ رہے ہو؟" فرزان نے کندھے اچکا دیے۔ "یہ ہماری نارمل حالت ہے۔"

جریر نے میوکی کو سہارا دیا۔ "اب کوئی نارمل یا غیر نارمل نہیں بس تم ہو اور ہم تمہیں یہاں سے لے جا رہے ہیں۔"

اسی لمحے ہوا کا ایک تیز جھونکا آیا اور ہیلی کاپٹر کی رسی نیچے پھینکی گئی۔

جریر نے ایک لمحہ میوکی کو دیکھا، پھر آہستہ سے بولا۔

"چلو آج کے بعد شاید قسمت ہمیں بھی تھوڑا سکون دے۔"

Clubb of Quality Content

تینوں اس رسی کی طرف بڑھ گئے۔ جہاں نیچے اندھیرا ختم ہو رہا تھا اور اوپر ایک نئی لڑائی ابھی باقی تھی۔

*_*_*_*_*_*_*_*

ڈاکٹر کے سامنے نصب شیشے کی بڑی سکرین پر پروجیکٹ یوگن کا ڈیجیٹل ماڈل گھوم رہا تھا۔ تین روشن نقاط ایک مثلث کی شکل میں مسلسل حرکت کر رہے تھے، کبھی قریب آتے، کبھی دور جاتے۔ ان کے درمیان بہتا ہوا نیلا ڈیٹا کسی زندہ چیز کی طرح دھڑک کر رہا تھا، جیسے پوری تحقیق خود سانس لے رہی ہو اور کسی نامکمل انجام کی طرف بڑھ رہی ہو۔

"ہم ابھی اس کے بارے میں مزید معلومات جمع کر رہے ہیں۔"

"نہیں۔"

ڈاکٹر کی آواز غیر معمولی حد تک سرد تھی۔

"مجھے معلومات نہیں چاہییں۔"

دونوں معاون خاموش ہو گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"مجھے جواب چاہیے۔"

وہ آہستہ آہستہ چلنے لگا۔

اس کے قدموں کی آواز خالی راہداری میں گونج رہی تھی۔

"جریر کون ہے؟"

"وہ میوکی کو کیوں بچا رہا ہے؟"

"اور سب سے اہم۔"

وہ رک گیا۔

"اسے ڈاکٹر ریشان کی تحقیق کے بارے میں کتنا علم ہے؟"

ہارپر اور ایلا نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ڈاکٹر کی آنکھوں میں اب وہی جنون تھا جس نے تیس سال پہلے ایک عظیم سائنسدان کو خطرناک راستے پر ڈال دیا تھا۔

"ہیلی کاپٹر تیار کرو۔"

اس نے حکم دیا۔

"اس بار ہم ان کا پیچھا نہیں کریں گے۔"

"تو پھر؟" ایلا نے پوچھا۔

ڈاکٹر کے ہونٹوں پر سرد مسکراہٹ ابھری۔

"اس بار ہم ان کے سامنے جائیں گے۔"

راہداری کے اختتام پر نصب شیشے میں اس کا عکس ابھرا۔

اور پہلی بار ایسا محسوس ہوا جیسے وہ کسی انسان کا نہیں، بلکہ ایک ایسے شخص کا عکس ہو جس نے اپنی پوری زندگی ایک ناممکن خواب کے تعاقب میں قربان کر دی ہو۔

ایک ایسا خواب

جس کے لیے وہ اب کسی بھی حد تک جا سکتا تھا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

*_*_*_*_*_*_*_*

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یوگن

نازش منیر

باب: پنجم

شکوے (اٹل قسمت)

زندگی ہمیشہ سیدھی نہیں چلتی، یہ کبھی انتخاب بن کر سامنے آتی ہے اور کبھی ایک ایسا راستہ بن جاتی ہے جس پر چلنا ضروری ہو جاتا ہے۔

کبھی ایک عام سا لمحہ پوری کہانی کا رخ بدل دیتا ہے، اور انسان کو احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ پہلے والا انسان اب رہا ہی نہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فیصلے ہمیشہ سوچ سمجھ کر نہیں ہوتے، کچھ فیصلے حالات کرواتے ہیں، اور انسان صرف ان کے ساتھ چلنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

کچھ واقعات صرف حادثہ نہیں ہوتے، وہ سوال چھوڑ جاتے ہیں، اور وہ سوال آہستہ آہستہ پوری زندگی کو بدل دیتے ہیں۔

زندگی میں آنے والی ہر آواز صرف آواز نہیں ہوتی، کچھ آوازیں راستہ بناتی ہیں، اور کچھ آوازیں ماضی کو دوبارہ زندہ کر دیتی ہیں۔

کبھی کبھی حفاظت بھی خطرے کی طرف لے جاتی ہے، اور سکون کے پیچھے چھپا سچ بے چینی پیدا کر دیتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہر سفر صرف جگہ بدلنے کا نام نہیں ہوتا، کچھ سفر انسان کو حقیقت کے قریب لے جاتے ہیں، جہاں خاموشی بھی بولنے لگتی ہے۔

اور کچھ لمحے ایسے ہوتے ہیں جو زندگی کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتے ہیں، پہلے اور بعد میں۔

اس سب کے درمیان انسان صرف ایک چیز سیکھتا ہے

کہ ہر چیز اس کے اختیار میں نہیں ہوتی، کچھ چیزیں صرف اس کے نصیب میں لکھی جا چکی ہوتی ہیں۔

اور یہی شُکوے ہے

وہ راستہ جسے ہم چنتے نہیں، بلکہ جو ہمیں جینے کے لیے دیا جاتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

*_*_*_*_*_*_*_*_*_*

ہوا میں اینٹی سیپٹک کی تیز بو گھلی ہوئی تھی۔ سفید روشنیوں سے جگمگاتا لمبا راہداری نما ہال خاموشی اور ہلچل کا عجیب امتزاج پیش کر رہا تھا۔ دو نرسیں تیزی سے اسٹریچر کو دھکیل رہی تھیں جبکہ پہیوں کی مسلسل چرچراہٹ فضا میں گونج رہی تھی۔ میو کی پلکیں بھاری تھیں۔

پورا جسم درد کی گرفت میں تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے اسے گہری تاریکی سے کھینچ کر آدھی بیداری میں لا کھڑا کیا ہو۔ اس نے بمشکل آنکھیں کھولنے کی کوشش کی۔

دھندلا سا منظر آہستہ آہستہ واضح ہونے لگا۔ چھت کی سفید لائٹس ایک کے بعد ایک اس کے اوپر سے گزر رہی تھیں۔ اس نے گردن موڑنے کی کوشش کی تو درد کی ایک تیز لہر اس کے جسم میں دوڑ گئی۔ تبھی اس کی نظر اپنے برابر چلتے ایک اور اسٹریچر پر پڑی۔ پہلے تو سب کچھ دھندلا دکھائی دیا، پھر منظر صاف ہونے لگا۔

وہ جریر تھا۔ اس کے سیاہ رنگ کے بنیان نما شرٹ پر جگہ جگہ مٹی اور خون کے دھبے لگے ہوئے تھے۔ دائیں بازو پر لمبی خراشیں تھیں جن سے خون رس کر خشک ہو چکا تھا۔ کندھے کے قریب جلد بری طرح چھلی ہوئی تھی جبکہ ماتھے کے کنارے پر بھی زخم کا نشان نمایاں تھا۔ میوکی کی سانس ایک لمحے کو رک گئی۔ اسے جنگل کا منظر یاد آیا۔ درخت کی وہ بھاری شاخ، اپنا توازن کھونا اور پھر کسی کا اسے زور سے اپنی طرف کھینچ لینا۔ اس کے ذہن میں بکھرے ہوئے مناظر بجلی کی چمک کی طرح ابھرے۔ جریر درد میں تھا، یہ واضح تھا۔ اس کے جبڑے سختی سے بھینچے ہوئے تھے اور پیشانی پر شکنیں ابھری ہوئی تھیں۔ مگر اس کی نظریں بار

بار اسی کی طرف اٹھ رہی تھیں۔ "مائی لیڈی،" اس کی آواز مدھم تھی مگر تشویش سے بھری ہوئی۔ "آنکھیں بند مت کرنا۔" میو کی نے اسے دیکھا۔

اس کے زخمی بازو، خون آلود کندھا اور پھر بھی اس کی فکر تھی۔ اس کے ہونٹ ہلکے سے حرکت کر کے رہ گئے۔ وہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر آواز نے ساتھ نہ دیا۔ جریر نے بمشکل اپنے ہاتھ کو حرکت دی جیسے یقین کرنا چاہتا ہو کہ وہ ٹھیک ہے۔

"تم محفوظ ہو۔" اس نے دھیرے سے کہا۔ "بس یہی کافی ہے۔"

میو کی کی آنکھوں میں چند لمحوں کے لیے حیرت تیر گئی۔ پھر دنیا ایک بار پھر دھندلانے لگی۔ روشنی مدھم ہونے لگی۔ آوازیں دور جاتی محسوس ہوئیں۔ اور اگلے ہی لمحے وہ دوبارہ بے ہوشی کی تاریکی میں ڈوب گئی۔

--*-*-*-*-*-*-*-*

ایمرجنسی وارڈ کے باہر رات گہری ہوتی جا رہی تھی۔ راہداری کی سفید روشنیاں خاموشی سے چمک رہی تھیں جبکہ دیوار پر لگی گھڑی کی سوئیاں ہر گزرتے لمحے کی گواہی دے رہی تھیں۔

کمرے کے اندر علاج جاری تھا۔

اور باہر تین دل اپنی اپنی بے چینی کے ساتھ انتظار کر رہے تھے۔

فرزان دونوں ہاتھ سینے پر باندھے شیشے کی کھڑکی کے قریب کھڑا تھا۔اس کی نظریں بار بار دروازے پر جا کر رک جاتیں۔چہرہ بظاہر پُر سکون تھا مگر جبڑے کی سختی اس کے اندر چلنے والی جنگ ظاہر کر رہی تھی۔اس کے برابر رامس آہستہ آہستہ چہل قدمی کر رہا تھا۔"ڈاکٹر نے کہا ہے خطرے کی کوئی بات نہیں۔"اس نے ماحول ہلکا کرنے کی کوشش کی۔فرزان نے مختصر سا سر ہلایا مگر کچھ نہ بولا۔تبھی راہداری کے دوسرے سرے سے آہستہ آہستہ قدموں کی آواز سنائی دی۔

دونوں کی نظریں بے اختیار ادھر اٹھ گئیں۔لمبا قد، ہسپتال کا ڈھیلا سا گاؤن، ہاتھ میں لگی ڈرِپ اور اس کے ساتھ چلتا وہ لمبا اسٹینڈ جس پر سیال کی بوتل لٹک رہی تھی۔جریر بمشکل چل رہا تھا۔چہرے کی رنگت پہلے سے کہیں زیادہ زرد تھی جبکہ ماتھے پر بندھی پٹی کے نیچے درد واضح محسوس ہو رہا تھا۔

مگر اس کے باوجود وہ یہاں آگیا تھا۔رامس نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں۔"جریر!"وہ فوراً اس کی طرف بڑھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ تمہیں تو آرام کرنا چاہیے۔"

جریر نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں میو کی زیرِ علاج تھی۔

"وہ تکلیف میں ہے۔" اس کی آواز مدھم مگر ثابت قدم تھی۔

"ایسے میں میں آرام کیسے کر سکتا ہوں؟" رامس نے بے بسی سے پیشانی مل لی۔ "تم خود زخمی ہو۔"

"پھر بھی۔" مختصر سا جواب آیا۔

رامس نے ایک لمحہ اسے گھورا، پھر ہار مان کر اس کے بازو کو سہارا دیا اور قریب رکھی بینچ تک لے آیا۔ "بیٹھ جاؤ۔"

جریر نے مزاحمت کرنا چاہی مگر جسم نے ساتھ نہ دیا۔ وہ خاموشی سے بیٹھ گیا۔ رامس نے گہرا سانس لیا۔

"اور تم نے کچھ کھایا بھی نہیں۔" جریر خاموش رہا۔

یہ خاموشی ہی جواب تھی۔ رامس نے سر جھٹکا۔ "زبردست۔"

Clubb of Quality Content

پھر انگلی اٹھا کر وارننگ دی۔ "میں جوس لے کر آرہا ہوں۔ جب تک واپس نہ آؤں، یہاں سے ہلنا مت۔" جریر نے کوئی جواب نہ دیا۔ رامس اسے جانتا تھا۔ یہ خاموشی ضد کی علامت تھی۔

وہ زیرِ لب کچھ بڑبڑاتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ اب راہداری میں صرف دو آدمی رہ گئے تھے۔ اور ایک خاموش مقابلہ تھا۔

فرزان نے آہستہ سے جریر کی طرف دیکھا۔ چند لمحے دونوں خاموش رہے۔ خاموشی کبھی کبھی لفظوں سے زیادہ بلند ہوتی ہے۔ "فکر مت کرو۔" آخر کار فرزان بولا۔ "میں یہاں ہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جریر کی نظریں اب بھی دروازے پر جمی تھیں۔ "میں جانتا ہوں۔" اس نے دھیرے سے کہا۔ پھر پہلی بار اس کی نگاہیں فرزان سے ملیں۔ "لیکن میں نہیں تھا۔"

فضا جیسے چند ڈگری سرد ہو گئی۔ فرزان کی آنکھوں میں ایک لمحے کو چمک ابھری۔ چیلنج، تحفظ، دعویٰ اور وہ خاموش سوال جو دونوں کے درمیان موجود تھا۔ جریر کی نظریں بھی اتنی ہی مضبوط تھیں۔ دونوں جانتے تھے کہ اس دروازے کے دوسری طرف موجود لڑکی ان

کے لیے صرف ایک عام انسان نہیں تھی۔ایک کے لیے وہ خاندان تھی۔دوسرے کے لیے شاید اس سے بھی کچھ زیادہ تھی۔کوئی اونچی آواز نہیں ہوئی۔

کوئی سخت جملہ نہیں بولا گیا۔مگر دونوں کی آنکھوں میں ایک خاموش جنگ چل رہی تھی۔جیسے دونوں ایک دوسرے سے کہہ رہے ہوں۔"میں اس کا خیال رکھ سکتا ہوں۔"

اور دوسرا جواب دے رہا ہو۔"مگر کیا اتنا جتنا میں رکھتا ہوں؟"

اسی لمحے علاج والے کمرے کا دروازہ کھلا۔دونوں فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔اور ایک ہی وقت میں ان کی نظریں دروازے کی طرف مڑ گئیں۔اب ان کے درمیان کوئی مقابلہ نہیں تھا۔صرف ایک فکر تھی، میو کی ہانازاکی۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

علاج کے کمرے کا دروازہ کھلا تو سب فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ڈاکٹر نے ماسک اتارتے ہوئے ایک نظر فائل پر ڈالی۔

"فکر کی بات نہیں ہے۔مریضہ خطرے سے باہر ہیں۔"سب نے بیک وقت سکون کا سانس لیا۔"البتہ ان کی ٹانگ پر کافی شدید چوٹ آئی ہے۔ہم نے عارضی پلستر لگا دیا ہے۔مکمل

ریکوری میں وقت لگ سکتا ہے۔" فرزان نے فوراً اگلا سوال کیا۔" کیا ہم ان سے مل سکتے ہیں؟"

"فی الحال نہیں۔ انہیں آرام کی ضرورت ہے۔" ڈاکٹر نے فائل بند کرتے ہوئے ارد گرد نظر دوڑائی۔" ویسے ان کے والدین یا کوئی قریبی فیملی ممبر؟ کچھ ضروری کاغذی کارروائی بھی باقی ہے۔ آپ لوگوں میں سے کون ہیں؟"

فرزان جواب دینے ہی والا تھا کہ پیچھے سے ایک مانوس آواز سنائی دی۔" ان کے والد راستے میں ہیں۔" سب نے پلٹ کر دیکھا۔

آئران تیز قدموں سے ان کی طرف آ رہی تھی۔" میں ابھی ان سے بات کر کے آئی ہوں۔ وہ چند منٹ میں پہنچنے والے ہیں۔"

ڈاکٹر نے سر ہلا دیا۔" ٹھیک ہے، پھر میں ان سے بات کر لوں گا۔"

کچھ دیر بعد راہداری کے دوسرے سرے پر ہلچل ہوئی۔ ایک لمبا، متوازن قامت والا شخص آہستہ آہستہ ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ سیاہ اوور کوٹ، پُرسکون چہرہ، سیدھی کمر اور عجیب حد تک جوان دکھائی دینے والی شخصیت تھا۔ فرزان کی بھنویں بے اختیار سکڑ گئیں۔ جریر نے

بھی پہلی بار پوری توجہ سے اسے دیکھا۔وہ شخص اپنی عمر سے کہیں کم عمر دکھائی دے رہا تھا۔اس کے چہرے پر وقت کے نشانات تو تھے، مگر اس انداز میں نہیں جیسے عام طور پر ایک بالغ بیٹی کے باپ پر ہوتے ہیں۔رامس نے حیرت سے آئران کے کان کے قریب سرگوشی کی۔"ایک منٹ۔"وہ دوبارہ اس شخص کو دیکھنے لگا۔

"یہ۔۔۔واقعی میو کی کے والد ہیں؟"آئران نے مختصر سا سر ہلایا۔

رامس کی آنکھیں مزید پھیل گئیں۔"ناممکن۔"پھر آہستہ سے بولا۔"مجھے تو بڑے بھائی لگ رہے ہیں۔"آئران نے اسے روکنے کی کوشش کی۔دوسری طرف وہ شخص اب ڈاکٹر کے سامنے پہنچ چکا تھا۔"میں کیوان ہوں۔"اس کی آواز نہ بلند تھی نہ دھیمی۔

بس بے حد متوازن تھی۔ڈاکٹر فوراًاسے ایک طرف لے گیااور طبّی تفصیلات بتانے لگا۔کیوان پورے وقت خاموشی سے سنتا رہا۔نہ گھبراہٹ،نہ بے صبری،نہ ضرورت سے زیادہ سوالات۔صرف خاموش توجہ تھی۔ایک لمحے کے لیے اس کی نظریں شیشے کے پار کمرے کی طرف اٹھیں جہاں میو کی موجود تھی۔

بس ایک لمحہ پھر وہ دوبارہ ڈاکٹر کی بات سننے لگا۔

فارزان دور کھڑا اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ کچھ تھا اس شخص میں کچھ ایسا جو عام نہیں تھا۔ اور شاید یہی بات جریر نے بھی محسوس کی تھی۔ کیوان نے گفتگو مکمل کی، فائل وصول کی اور مختصر انداز میں ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا۔

نہ اس نے کسی سے تعارف کروانے کی کوشش کی۔ نہ غیر ضروری گفتگو کی۔ وہ صرف چند قدم دور کھڑا خاموشی سے کمرے کے دروازے کو دیکھتا رہا۔ جیسے اس کے ذہن میں اس وقت کوئی اور ہی جنگ چل رہی ہو۔

ناولز کلب

"ماں محبت سکھاتی ہے، مگر باپ دنیا کا سامنا کرنا سکھاتا ہے۔ لوگ اکثر باپ کی خاموشی کو نہیں سمجھتے، حالانکہ وہ اپنی اولاد کے لیے وہ جنگیں لڑ رہا ہوتا ہے جن کا ذکر کبھی زبان پر نہیں لاتا۔"

راہداری میں چند لمحوں کے لیے عجیب خاموشی چھا گئی۔ آخر کار رامس نے ماحول بدلنے کے لیے گلا صاف کیا۔ "بس، اب سب لوگ چلیں۔" اس نے خاص طور پر جریر کی طرف

دیکھا۔ "آپ نے آج کچھ نہیں کھایا۔" جریر نے فوراً انکار کرنا چاہا۔ مگر رامس نے موقع ہی نہ دیا۔ "کوئی بحث نہیں۔" اس نے جریر کے ڈرِپ اسٹینڈ کو پکڑا اور آگے بڑھا۔ "فرزان صاحب، آپ بھی آئیں۔" چند منٹ بعد وہ جریر کے پرائیویٹ کمرے میں تھے۔ کھانے کی ٹرے میز پر رکھی تھی۔

مگر کمرے میں موجود ہر شخص کے ذہن میں ایک ہی سوال گردش کر رہا تھا۔ کیوان آخر ہے کون؟

اور سب سے عجیب بات کمرے میں موجود کسی شخص کو یہ احساس نہیں تھا کہ جس آدمی کو وہ ابھی میو کی کا خاموش والد سمجھ رہے ہیں۔ وہ ان کی کہانی کے سب سے بڑے رازوں میں سے ایک تھا۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*_*

ڈاکٹر نے فائل بند کی مگر اس بار اس کے چہرے پر پہلے والی تسلی بخش نرمی نہیں تھی۔ "مسٹر کیوان، اگر آپ چند منٹ دے سکیں تو میں کچھ اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔"

کیوان نے خاموشی سے سر ہلایا۔ دونوں راہداری کے نسبتاً سنسان حصے کی طرف بڑھ گئے۔ ڈاکٹر نے ایکسرے فلمیں لائٹ باکس پر لگائیں۔ چند لمحوں تک خاموشی رہی۔ پھر اس نے ایک مخصوص حصے کی طرف اشارہ کیا۔ "کیا آپ کی بیٹی کی ٹانگ کا پہلے کبھی کوئی بڑا آپریشن ہوا تھا؟" کیوان کے چہرے پر پہلی بار واضح رد عمل آیا۔ "کیا مطلب؟"

"میرا سوال یہی ہے۔ کیا ماضی میں کسی قسم کی سرجری ہوئی تھی؟"

کیوان کی نظریں ایکسرے پر جم گئیں۔ اس کے ذہن میں جیسے ایک پرانا دروازہ کھل گیا۔ چند بکھری ہوئی یادیں، ایک آپریشن تھیٹر، چمکتی سفید روشنیاں اور کسی کی گھبرائی ہوئی آواز۔

وہ اچانک حال میں واپس آیا۔ "کیوں پوچھ رہے ہیں؟" اس کی آواز پہلے سے زیادہ سنجیدہ تھی۔ ڈاکٹر نے گہرا سانس لیا۔

"کیونکہ ایکسرے میں کچھ غیر معمولی چیزیں نظر آ رہی ہیں۔"

کیوان کے جبڑے سخت ہو گئے۔ "اور؟"

"اور ہمیں فوری فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔" ڈاکٹر نے فلم دوبارہ دیکھی۔ "ان کی ٹانگ پر چوٹ کافی شدید ہے۔ عام فریکچر ہوتا تو معاملہ مختلف تھا، مگر یہاں کچھ پیچیدگیاں موجود ہیں۔"

چند لمحے خاموشی رہی۔ پھر وہ الفاظ آئے جنہوں نے فضا کو مزید بھاری کر دیا۔ "غلط فیصلہ کیا گیا تو ہم ٹانگ کھو بھی سکتے ہیں۔"

کیوان کی آنکھوں میں پہلی بار اضطراب ابھرا۔ "کیا؟"

"میں صرف بدترین امکان بتا رہا ہوں۔" ڈاکٹر فوراً بولا۔ "فی الحال کچھ حتمی نہیں کہا جا سکتا۔ ہمیں مزید رائے درکار ہے۔"

کیوان نے دوبارہ ایکسرے کی طرف دیکھا۔ اس کے ذہن میں صرف ایک جملہ گونج رہا تھا۔ "ہم ٹانگ کھو بھی سکتے ہیں۔"

اس نے فوراً نظریں ہٹا لیں۔ "نہیں۔" اس کی آواز غیر معمولی حد تک مضبوط تھی۔ "میں کسی بھی بڑے فیصلے سے پہلے ایک اور رائے لینا چاہتا ہوں۔"

ڈاکٹر نے سر ہلایا۔ "یہ دانشمندانہ فیصلہ ہوگا۔"

Clubb of Quality Content

کیوان نے جیب سے فون نکالا۔"میرا ایک پرانا دوست ہے۔"

وہ آہستہ سے بولا۔"ہمارا فیملی ڈاکٹر۔سالوں بیرونِ ملک رہا ہے۔چند ہفتے پہلے ہی واپس آیا ہے۔"ڈاکٹر خاموشی سے سنتا رہا۔"میں اس سے مشورہ کر کے آپ کو جواب دیتا ہوں۔"

چند منٹ بعد کیوان راہداری کے دور کونے میں کھڑا تھا۔

فون کان سے لگا ہوا تھا۔رات کی خاموشی میں اس کی آواز غیر معمولی طور پر سنجیدہ لگ رہی تھی۔

"رین۔"دوسری طرف سے فوراً جواب آیا۔کیوان نے مختصراً پوری صورتحال بیان کر دی۔دوسری جانب چند لمحے خاموشی رہی۔پھر ایک سنجیدہ آواز سنائی دی۔"ایکسرے مجھے بھیجو۔"

کیوان نے فوراً تصاویر فارورڈ کر دیں۔

چند منٹ گزرے۔بے حد طویل چند منٹ۔پھر فون دوبارہ بجا۔کیوان نے فوراً جواب دیا۔"رین؟"

"میں اور ہانا نکل رہے ہیں۔" دوسری طرف سے جواب آیا۔ "مریضہ کو فوراً منتقل کرو۔"

کیوان کی نظریں سرد ہو گئیں۔ "اتنا سنجیدہ ہے؟"

"فون پر نہیں۔" رین کی آواز میں غیر معمولی سختی تھی۔

"اور کیوان۔"

وہ لمحہ بھر رکا۔ "اس بار ایک لمحہ بھی ضائع مت کرنا۔"

کال ختم ہو گئی۔ کیوان کافی دیر تک خاموش کھڑا رہا۔

ڈاکٹر کے الفاظ اب بھی اس کے ذہن میں گونج رہے تھے۔

"ہم ٹانگ کھو بھی سکتے ہیں۔" اگلے ایک گھنٹے میں سب کچھ حیران کن رفتار سے ہوا۔ خصوصی ایمبولینس طلب کی گئی۔

کاغذی کارروائی مکمل ہوئی۔ اور میوکی کو خاموشی سے دوسرے ہسپتال منتقل کرنے کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کیوان نے کسی سے کوئی وضاحت نہیں کی۔نہ غیر ضروری گفتگو۔نہ سوالوں کے جواب۔صرف مختصر ہدایات۔بس اتنا۔جب فرزان اور جریر واپس راہداری میں پہنچے تو وہاں غیر معمولی ہلچل تھی۔"کیا ہوا؟"فرزان نے فوراً پوچھا۔نرس نے فائل بند کرتے ہوئے جواب دیا۔"مریضہ کو منتقل کیا جارہا ہے۔"

"کہاں؟"جریر کی آواز فوراً بلند ہوئی۔

نرس چند لمحے جھجکی۔"ایک نجی طبّی مرکز میں۔"

"کون سا؟"اس بار فرزان نے سوال کیا۔

نرس نے معذرت خواہانہ انداز میں سر ہلایا۔"معذرت تفصیلات شیئر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔"فرزان کی بھنویں سکڑ گئیں۔

جریر کے ہاتھ غیر ارادی طور پر مٹھیاں بن گئے۔"کیا وہ ٹھیک ہیں؟"چند لمحوں بعد اس نے صرف یہی پوچھا۔

نرس نے نرمی سے جواب دیا۔ "جی، فی الحال حالت مستحکم ہے۔" یہ سن کر دونوں نے سکون کا سانس تو لیا مگر صرف لمحہ بھر کے لیے۔ کیونکہ اگلے ہی لمحے ایمبولینس کے دروازے بند ہو چکے تھے۔

اور وہ شخص جو خود کو صرف ایک خاموش، پراسرار باپ ظاہر کر رہا تھا۔ اپنی بیٹی کو لے کر رات کے اندھیرے میں غائب ہو چکا تھا۔ پیچھے صرف سوالات رہ گئے تھے۔

اور ان سوالات کا جواب کسی کے پاس نہیں تھا۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*_*

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رات کے دو بج رہے تھے۔ بارش کی ہلکی بوندیں شیشے کی دیواروں سے ٹکرا رہی تھیں جبکہ پہاڑوں کے درمیان واقع وہ نجی طبّی مرکز دور سے کسی خاموش قلعے کی مانند دکھائی دے رہا تھا۔ عمارت کی زیادہ تر روشنیاں بند تھیں۔ صرف چند کھڑکیوں سے نکلتی مدھم سفید روشنی اندھیرے کو چیرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ میو کی نیم بے ہوشی کی حالت میں بستر پر لیٹی تھی۔ کمرے میں غیر معمولی خاموشی تھی۔

اتنی خاموشی کہ دل کی دھڑکن بھی اجنبی محسوس ہو رہی تھی۔اس کی پلکیں ہلکی سی جنبش کے ساتھ کھلیں۔

سب کچھ دھندلا تھا۔سفید چھت، خاموش مشینیں اور کھڑکی کے پار بارش میں بھیگا ہوا تاریک جنگل تھا۔اس نے ہلنے کی کوشش کی۔اسی لمحے ٹانگ میں شدید درد کی لہر دوڑ گئی۔ایک دبی ہوئی سسکی اس کے لبوں سے نکلی۔"آپ جاگ گئی ہیں۔"آواز اچانک سنائی دی۔میو کی چونک گئی۔کمرے کے تاریک کونے میں ایک شخص بیٹھا تھا۔رین۔اس کے ہاتھ میں میڈیکل فائل تھی جبکہ ناک پر ٹکی عینک کے پیچھے اس کی نظریں غیر معمولی سنجیدگی سے میو کی کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"آپ کب سے یہاں بیٹھے ہیں؟"میو کی کی آواز کمزور تھی۔رین نے گھڑی کی طرف دیکھا۔"تقریباً تین گھنٹے سے۔"

"تین گھنٹے؟"

"آپ کو بخار تھا۔"مختصر جواب آیا۔میو کی نے حیرت سے اسے دیکھا۔پھر نظریں کمرے میں دوڑائیں۔"اپا کہاں ہیں؟"

Clubb of Quality Content

"یہیں ہیں۔" رین نے جواب دیا۔

"جب باپ سر پر ہو تو انسان خود کو مضبوط سمجھتا ہے، لیکن اس کے جانے کے بعد احساس ہوتا ہے کہ اصل طاقت تو وہ خود تھا۔"

"سوئے نہیں؟"

"نہیں۔"

"کیوں؟"

رین چند لمحے خاموش رہا۔ پھر آہستہ سے بولا۔ "کیونکہ وہ خوفزدہ ہیں۔"

میو کی کے ماتھے پر شکن ابھری۔ خوف؟ کیوان؟ یہ دونوں الفاظ ایک دوسرے کے ساتھ عجیب لگتے تھے۔ اس کے والد ہمیشہ مضبوط دکھائی دیتے تھے۔ پہاڑ کی طرح، غیر متزلزل۔

"بیٹی کے لیے باپ صرف ایک رشتہ نہیں ہوتا، وہ اس کا پہلا محافظ، پہلا ہیرو اور وہ سایہ ہوتا ہے جس کے ہوتے ہوئے دنیا کم خوفناک لگتی ہے۔"

"وہ کس چیز سے ڈر رہے ہیں؟"

رین نے جواب نہیں دیا۔اس کی نظریں چند لمحوں کے لیے میو کی کی پلستر لگی ٹانگ پر رکیں۔

پھر اس نے فائل بند کر دی۔"آپ آرام کریں۔"

"لیکن۔"

"میو کی۔"پہلی بار اس کی آواز میں سختی آئی۔

"کچھ سوالات ایسے ہوتے ہیں جن کے جواب وقت دیتا ہے۔"

کمرے میں دوبارہ خاموشی چھا گئی۔بارش کی آواز مزید واضح ہو گئی۔ تبھی ٹھک۔میو کی کا دل ایک لمحے کو رک گیا۔

آواز کھڑکی کی طرف سے آئی تھی۔اس نے چونک کر ادھر دیکھا۔کچھ نہیں تھا۔صرف بارش تھی۔چند لمحے گزرے۔پھر دوبارہ ٹھک ہوئی۔اس بار آواز زیادہ واضح تھی۔جیسے کوئی انگلی سے شیشہ بجا رہا ہو۔میو کی کا گلا خشک ہو گیا۔کھڑکی کے باہر صرف تاریکی تھی۔اور اس تاریکی کے پیچھے جنگل تھا۔رین بھی اب کھڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا۔کمرے کی فضا اچانک بدل گئی۔"آپ نے سنا؟"میو کی نے سرگوشی کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رین آہستہ آہستہ کھڑا ہوا۔اس کے چہرے پر کوئی خوف نہیں تھا۔ مگر عجیب بات یہ تھی کہ وہ حیران بھی نہیں لگ رہا تھا۔

جیسے وہ اس آواز کو جانتا ہو۔ جیسے اسے معلوم ہو کہ باہر کیا ہے۔ وہ چند قدم چل کر کھڑکی تک پہنچا۔ بارش کے قطروں سے ڈھکے شیشے کے پار اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔ مگر پھر ایک لمحے کے لیے بہت دور درختوں کے درمیان ایک مدھم سی سرخ روشنی نمودار ہوئی۔ اور اگلے ہی لمحے غائب ہو گئی۔ رین کی آنکھوں میں پہلی بار تشویش ابھری۔

اس نے فوراً پردہ کھینچ دیا۔ کمرہ دوبارہ دنیا سے کٹ گیا۔

"سو جائیں، میوکی۔" اس نے غیر معمولی سنجیدگی سے کہا۔

"اور اگر رات کو کوئی آواز سنائی دے۔" وہ چند لمحے رکا۔

"تو کھڑکی کی طرف دھیان مت دینا۔"

میوکی کے جسم میں سرد لہر دوڑ گئی۔ "کیوں؟"

رین نے دروازہ کھولتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور پہلی بار اس کے چہرے پر موجود سکون مکمل طور پر غائب تھا۔

"کیونکہ بعض اوقات۔"اس کی آواز سرگوشی میں بدل گئی۔

"جو چیز آپ کو دیکھ رہی ہوتی ہے، ضروری نہیں کہ آپ بھی اسے دیکھ سکیں۔"

*_*_*_*_*_*_*_*_*

جب اس نے دوبارہ آنکھیں کھولیں تو کمرے میں مکمل سکون تھا۔شام ڈھل چکی تھی۔ کھڑکی سے سنہری روشنی اندر آرہی تھی اور مشینوں کی مدھم بیپ بیپ خاموشی میں واضح سنائی دے رہی تھی۔ میوکی نے آہستہ سے پلکیں جھپکیں۔

اسی لمحے کرسی کھسکنے کی آواز آئی۔"آخر جاگ ہی گئیں۔"

وہ آواز وہ ہزاروں میں پہچان سکتی تھی۔ کیوان۔

وہ فوراً سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔اس کے چہرے پر تھکن صاف دکھائی دے رہی تھی۔ آنکھوں کے نیچے ہلکے سیاہ حلقے تھے اور بال بھی معمول سے زیادہ بکھرے ہوئے تھے۔

مگر جیسے ہی اس نے میو کی کو ہوش میں دیکھا، اس کے چہرے پر سکون کی ایک لہر دوڑ گئی۔

"اپا۔" میو کی کی آواز کمزور تھی۔ کیوان نے فوراً پانی کا گلاس اٹھایا۔ "آرام سے۔"

اس نے نرمی سے گلاس اس کی طرف بڑھایا۔ "ڈاکٹر نے کہا ہے زیادہ باتیں نہیں کرنی۔" میو کی نے چند گھونٹ لیے۔ کیوان خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔ چند لمحوں بعد اس نے گہرا سانس لیا۔ "تم جانتی ہو تم نے میری جان نکال دی تھی؟"

اس کی آواز میں ناراضی کم اور خوف زیادہ تھا۔

"دنیا میں بہت سے لوگ آپ سے محبت کر سکتے ہیں، مگر ایک باپ وہ شخص ہوتا ہے جو آپ کی خوشی کے لیے اپنی پوری زندگی خاموشی سے قربان کر دیتا ہے۔"

"سوری۔" میو کی نے نظریں جھکا لیں۔ کیوان کرسی سے اٹھا اور بستر کے قریب آ گیا۔ "یہ 'سوری' والا مرحلہ گزر چکا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

مگر اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں میں نمی چمک اٹھی۔

"اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو؟" یہ جملہ کہتے ہوئے اس کی آواز پہلی بار لرزی۔ میو کی خاموش ہو گئی۔

کیوان نے فوراً اپنا چہرہ دوسری طرف موڑ لیا جیسے اپنی کمزوری چھپانا چاہتا ہو۔

"خیر۔" اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ "اگلی بار کسی پراسرار جنگل میں جانے سے پہلے مجھے بتا دینا۔" میو کی کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آگئی۔ "جی اپا۔"

فارزان نے مصنوعی سختی سے آنکھیں تنگ کیں۔ "اور اگر دوبارہ ایسا کیا نا۔" "تو؟"

"تو میں تمہارا لیپ ٹاپ ضبط کر لوں گا۔" میو کی ہنس پڑی۔

کمرے کی فضا میں پہلی بار ہلکی سی گرمی اور سکون واپس آیا۔ مگر دونوں میں سے کوئی نہیں جانتا تھا۔

کہ جنگل میں جو کچھ ہوا تھا، وہ ابھی ختم نہیں ہوا۔

بلکہ اصل کہانی تو اب شروع ہونے والی تھی۔

--*-*-*-*-*-*-*

کیوان کے جانے کے بعد کمرے میں دوبارہ خاموشی چھا گئی۔

بارش اب بھی کھڑکی کے شیشوں سے ٹکرا رہی تھی۔ دور کہیں گرج کی مدھم آواز سنائی دی اور پھر سب کچھ خاموش ہو گیا۔ میوکی نے آہستہ سے کروٹ بدلنے کی کوشش کی مگر ٹانگ میں اٹھنے والے درد نے اسے دوبارہ تکیے سے لگا دیا۔

اس نے بے بسی سے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ گھر جانا چاہتی تھی۔

اپنے کمرے میں، اپنی کتابوں کے درمیان اس عجیب، خاموش اور اجنبی جگہ سے بہت دور۔ دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔ میوکی نے نظریں اٹھائیں۔ اس بار اندر آنے والی ہانا تھی۔

اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جس سے گرم سوپ کی خوشبو اٹھ رہی تھی۔ کمرے کی سنجیدگی جیسے اس کے داخل ہوتے ہی کچھ نرم پڑ گئی۔ ہانا نے مسکراتے ہوئے ٹرے میز پر رکھی۔

"آخر کار جاگ گئی۔" میو کی نے کمزور سی مسکراہٹ دی۔

"کوشش کر رہی ہوں۔" ہانا ہلکا سا ہنس دی۔

"یہ بھی اچھی بات ہے۔" وہ کرسی کھینچ کر بستر کے قریب بیٹھ گئی۔ چند لمحے خاموشی سے گزرے۔ میو کی کی نظریں کھانے پر ٹک گئیں مگر بھوک کہیں دور کھو چکی تھی۔

"ہم کہاں ہیں؟" آخر کار اس نے پوچھ ہی لیا۔

ہانا چند لمحے خاموش رہی۔ "ایک محفوظ جگہ پر۔"

"ہسپتال؟"

"تقریباً۔" یہ جواب پہلے سے بھی زیادہ الجھا دینے والا تھا۔

میو کی نے بھنویں سکیڑ لیں۔ "اور ہم گھر کب جائیں گے؟"

اس سوال میں بچے جیسی ضد بھی تھی اور تھکن بھی۔

ہانا کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

"تمہیں واقعی گھر کی اتنی یاد آ رہی ہے؟"

"بہت زیادہ۔" میوکی نے فوراً جواب دیا۔ "مجھے یہ جگہ پسند نہیں۔" اس کی نظریں کمرے کے سفید دروازے، خاموش مشینوں اور بند کھڑکی کی طرف اٹھیں۔ "یہ بہت عجیب ہے۔"

ہانا نے چند لمحے اسے غور سے دیکھا۔ پھر ٹرے اپنی طرف کھینچی۔ "پہلے کچھ کھا لو۔"

Clubb of Quality Content

"مجھے بھوک نہیں ہے۔"

"یہ ہر مریض کہتا ہے۔"

"میں واقعی۔۔۔"

"میوکی۔" ہانا نے نرم مگر مضبوط لہجے میں بات کاٹ دی۔

"تم نے کئی گھنٹوں سے کچھ نہیں کھایا۔" اس نے چمچ میں سوپ بھر کر اس کی طرف بڑھایا۔ "پہلے یہ ختم کرو۔"

"میو کی نے منہ بنایا۔ "تم بھی اپا جیسی باتیں کرتی ہو۔"

ہانا ہنس پڑی۔ "شاید اسی لیے تمہارے بابا اور میرے شوہر کی دوستی اتنی پرانی ہے۔" میو کی نے بے دلی سے پہلا نوالہ لیا۔

کچھ لوگ وقت کے ساتھ بدل جاتے ہیں، مگر سچے دوست وقت کے ہر رنگ میں ایک جیسے رہتے ہیں۔

سوپ غیر متوقع طور پر اچھا تھا۔ ہانا نے فوراً موقع غنیمت جانا۔ "دیکھا؟"

"صرف ٹھیک ہے۔"

"جھوٹ۔"

"اچھا، تھوڑا اچھا ہے۔"

"بس؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بہت اچھا ہے۔" ہانا فاتحانہ انداز میں مسکرائی۔

کمرے میں پہلی بار ہلکی سی گرمی اور زندگی محسوس ہوئی۔

چند لمحے بعد میو کی نے پھر وہی سوال دہرایا۔

"تو ہم گھر کب جائیں گے؟" اس بار ہانا کے چہرے کی مسکراہٹ ذرا مدھم پڑ گئی۔ اس نے غیر ارادی طور پر ایک لمحے کے لیے میو کی کی پلستر لگی ٹانگ کی طرف دیکھا۔ پھر فوراً نظریں ہٹا لیں۔ "بہت جلد۔"

اس نے نرمی سے جواب دیا۔ "بس تم ٹھیک ہو جاؤ۔"

میو کی نے سر ہلا دیا۔ مگر اسے اندازہ نہیں تھا کہ کمرے کے باہر راہداری میں کھڑے کیوان، رین اور دو دوسرے ڈاکٹر اس وقت اس کی ٹانگ کی نئی رپورٹس پر بحث کر رہے تھے۔

اور ان میں سے کسی کے چہرے پر بھی اطمینان نام کی کوئی چیز موجود نہیں تھی۔ جبکہ اندر، میو کی بے خبری میں سوپ کا اگلا چمچ لے رہی تھی۔ اور باہر اس کے مستقبل کے بارے میں فیصلے کیے جا رہے تھے۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

رات کافی گزر چکی تھی۔ شہر کی بلند عمارتوں کے درمیان واقع گھروں کی روشنیاں بجھ چکی تھیں۔ صرف ایک کمرے میں نیلی روشنی اب بھی جگمگا رہی تھی۔ کمپیوٹر اسکرینز کے سامنے جریر خاموش بیٹھا تھا۔ اس کی کہنی میز پر ٹکی ہوئی تھی جبکہ ایک ہاتھ بے اختیار پیشانی پر رکھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں میں کئی گھنٹوں کی جاگتی ہوئی تھکن صاف دکھائی دے رہی تھی۔ مگر اس کے باوجود وہ اٹھنے کو تیار نہیں تھا۔

سکرین پر ہسپتال کی سی سی ٹی وی فوٹیج چل رہی تھی۔

وہی فوٹیج جسے وہ گزشتہ کئی گھنٹوں سے بار بار دیکھ رہا تھا۔ وہ پہلے ہی ہر ممکن ریکارڈ کھنگال چکا تھا۔ ہسپتال کے کیمرے، ٹرانسفر لاگز، ایمبولینس ریکارڈ، داخلے اور اخراج کے اوقات حتیٰ کہ سکیورٹی بیک اپ بھی۔ مگر نتیجہ؟ کچھ نہیں۔

بالکل کچھ نہیں۔ جیسے کسی نے جان بوجھ کر ہر نشان مٹا دیا ہو۔ جریر نے کرسی سے ٹیک لگائی۔ اس کے ذہن میں بار بار ایک ہی منظر لوٹ رہا تھا۔ ہسپتال کی راہداری، اور وہاں کھڑا

وہ شخص، کیوان۔اس کی خاموش آنکھیں،اس کا غیر معمولی سکون اور پھر بغیر کسی وضاحت کے میوکی کو لے کر غائب ہو جانا۔ جریر نے بے اختیار ماؤس کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔

"آپ آخر ہیں کون؟" سرگوشی اس کے لبوں سے بے اختیار نکلی۔

کمرے میں صرف کمپیوٹرز کی مدھم بھنبھناہٹ سنائی دے رہی تھی۔اسی لمحے اس کی نظر میز پر رکھی ایک فائل پر پڑی۔

وہی نوٹس جو اس نے جنگل سے واپس آکر مرتب کیے تھے۔

اس نے فائل کھولی۔پہلا صفحہ، جنگل کے نقشے۔

دوسرا صفحہ، حادثے کی تفصیلات۔

تیسرا صفحہ،ایک تصویر۔

جریر کا ہاتھ وہیں رک گیا۔وہ تصویر، وہی تصویر جس نے شروع سے اس کے ذہن میں بے چینی پیدا کر رکھی تھی۔

نولز کلب
Clubb of Quality Content

کیبن کے اندر دیوار پر لگی ہوئی ایک پرانی تصویر۔اس نے فوراً تصویر کو سکرین پر بڑا کیا۔تصویر میں موجود چہروں پر اس کی نظریں دوڑنے لگیں۔ایک، دو اور تین پھر اچانک اس کی سانس جیسے رک گئی۔وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔آنکھیں سکرین پر جم گئیں۔

"ناممکن۔"اس نے سرگوشی کی۔اس نے تصویر دوبارہ زوم کی۔

پھر ایک اور ونڈو کھولی۔پھر تیسری اور پھر مختلف تصاویر کا موازنہ کرنے لگا۔اس کے چہرے کے تاثرات لمحہ بہ لمحہ بدلنے لگے۔پہلے حیرت، پھر الجھن، پھر خالص بے یقینی تھی۔

"یہ ہو نہیں سکتا۔"اس نے دھیرے سے کہا۔تصویر میں موجود ایک شخصیت اور ہسپتال میں کھڑا کیوان۔دونوں تقریباً ایک جیسے دکھائی دے رہے تھے۔فرق صرف اتنا تھا کہ تصویر کم از کم تیس سال پرانی تھی۔شاید اس سے بھی زیادہ۔جریر کی نظریں تصویر اور موجودہ تصویر کے درمیان بار بار حرکت کر رہی تھیں۔مگر مسئلہ یہی تھا۔وقت گزر جانا چاہیے تھا۔

چہرے بدل جانے چاہئیں تھے۔عمر کے آثار نمایاں ہونے چاہئیں تھے۔لیکن وہ شخص تقریباً ویسا ہی کیوں دکھائی دے رہا تھا؟

لیب کی خاموشی اچانک بہت بھاری محسوس ہونے لگی۔ جریر نے گہرا سانس لیا۔ پھر نظریں دوبارہ سکرین پر جما دیں۔

اس کے اندر موجود محقق اب مکمل طور پر بیدار ہو چکا تھا۔

یہ صرف ایک حادثہ نہیں تھا۔ یہ صرف ایک پراسرار ہسپتال نہیں تھا۔ اور کیوان صرف ایک فکر مند باپ بھی نہیں تھا۔

اس پوری کہانی میں کچھ ایسا تھا۔ جو حقیقت کے عام اصولوں سے مطابقت نہیں رکھتا تھا۔ اور جریر اب اس راز کے پیچھے جانے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ چاہے اسے کتنے ہی دروازے توڑنے پڑیں۔ یا کتنے ہی اندھیروں میں اترنا پڑے۔

لیب کی خاموشی اب بوجھ بن چکی تھی۔ باہر رات اپنی پوری تاریکی کے ساتھ شہر پر چھائی ہوئی تھی جبکہ اندر صرف کمپیوٹر اسکرینوں کی نیلی روشنی جریر کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ اس کی نظریں اب بھی اس پرانی تصویر پر جمی ہوئی تھیں۔ تصویر میں موجود چہروں میں سے ایک چہرہ وہ اچھی طرح جانتا تھا۔ بہت اچھی طرح۔ اتنی اچھی طرح کہ برسوں گزرنے کے باوجود اس نام کا خیال آتے ہی سینے میں ایک پرانا زخم پھر سے جاگ اٹھتا تھا۔

جریر نے آہستہ سے آنکھیں بند کر لیں۔اس کے ذہن میں ایک اور رات زندہ ہونے لگی۔وہ رات جس کا ذکر وہ کبھی کسی سے نہیں کرتا تھا۔وہ رات جب اندھیرا صرف باہر نہیں،اس کے اندر بھی اتر آیا تھا۔

اس نے اپنی سانسوں کو قابو کرنے کی کوشش کی مگر یادیں بے رحم تھیں۔وہی راہداری،وہی سرخ الارم لائٹس،وہی بھاگتے ہوئے لوگ اور پھر خاموشی۔اتنی خوفناک خاموشی کہ آج بھی اس کے کانوں میں گونجتی تھی۔جریر نے فوراً آنکھیں کھول دیں۔اس کے جبڑے سخت ہو گئے۔"نہیں"۔وہ دوبارہ وہاں نہیں جانا چاہتا تھا۔مگر تصویر میں موجود چہرہ اسے ماضی کی طرف گھسیٹ رہا تھا۔اس نے بے اختیار میز کی دراز کھولی۔

اندر زیادہ چیزیں نہیں تھیں۔چند فائلیں،ایک پرانا کارڈ اور ایک قیمتی سی چاندی کی پازیب۔اس کے ہاتھ خود بخود اس طرف بڑھ گئے۔جیسے برسوں سے یہی حرکت دہرا رہے ہوں۔

اس نے پازیب اٹھالی۔چاندی کی ننھی ننھی گھنٹیاں روشنی میں مدھم سی چمک رہی تھیں۔جریر کافی دیر تک اسے خاموشی سے دیکھتا رہا۔اس کی انگلیاں بے اختیار کانپ گئیں۔

"میں نے وعدہ کیا تھا۔" اس کے لبوں سے سرگوشی نکلی۔آواز اتنی دھیمی تھی کہ شاید وہ خود بھی بمشکل سن سکا۔اس نے پازیب کو مٹھی میں بھینچ لیا۔اس کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔برسوں گزر گئے تھے۔مگر کچھ زخم وقت کے ساتھ نہیں بھرتے۔بس انہیں سہنے کی عادت ہو جاتی ہیں۔وہ صرف خاموش ہو جاتے ہیں۔اور پھر کسی ایک تصویر، کسی ایک نام یا کسی ایک یاد کے ساتھ دوبارہ جاگ اٹھتے ہیں۔اسی لمحے اس کی نظر دوبارہ سکرین پر گئی۔

تصویر اب بھی وہیں تھی۔اور اس تصویر کے پیچھے چھپا سوال پہلے سے کہیں زیادہ خوفناک لگ رہا تھا۔یُوگن آخر تھا کیا؟ایک تحقیق؟ایک پروجیکٹ؟ایک تجربہ؟ یا کوئی ایسی چیز جسے دنیا سے چھپایا گیا تھا؟ جریر کرسی سے اٹھا اور شیشے کی دیوار کے قریب جا کھڑا ہوا۔نیچے شہر جگمگا رہا تھا۔ہزاروں روشنیاں۔ہزاروں زندگیاں۔اور ان سب کے درمیان کہیں ایک ایسا راز دفن تھا جس نے برسوں پہلے کئی لوگوں کی زندگیاں بدل دی تھیں۔اس نے مٹھی میں بند پازیب کی طرف دیکھا۔پھر تصویر کی طرف۔پھر آسمان کی طرف۔اور پہلی بار اس کے دل میں ایک ایسا خیال ابھرا جسے وہ فوراً جھٹلانا چاہتا تھا۔اگر۔۔۔اگر یُوگن صرف ایک پروجیکٹ نہ

ہو؟اگر وہ انسانوں پر ہونے والا کوئی تجربہ ہو؟اگر کوئی ایسا تجربہ جو کبھی ختم ہی نہ ہوا ہو؟لیب کی خاموشی میں اچانک کمپیوٹر کی سکرین جھلملا اٹھی۔ایک نئی ونڈو خود بخود کھل گئی۔

جریر چونک کر پلٹا۔اس نے تو کچھ نہیں کیا تھا۔سکرین پر صرف چند الفاظ نمودار ہوئے تھے۔

".DO NOT DIG THE PAST"

(ماضی کو مت کھودو) جریر کی آنکھیں سکڑ گئیں۔کمرے میں اس کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔پھر یہ پیغام آیا کیسے؟اور اس سے بھی زیادہ خوفناک سوال۔کسی کو کیسے معلوم تھا کہ وہ ماضی کھود رہا ہے؟

*_*_*_*_*_*_*_*_*

رات اپنے آخری پہر میں داخل ہو چکی تھی۔شہر کی

روشنیاں دور دور تک بکھری ہوئی تھیں مگر فرزان کے کمرے میں صرف ایک ٹیبل لیمپ جل رہا تھا۔مدھم زرد روشنی کمرے کے ایک حصے کو روشن کر رہی تھی جبکہ باقی سب سایوں

میں ڈوبا ہوا تھا۔ فرزان کھڑکی کے قریب رکھی کرسی پر خاموش بیٹھا تھا۔ اس کی کہنیاں گھٹنوں پر ٹکی تھیں اور دونوں ہاتھوں کے درمیان ایک نیلا مفلر دبا ہوا تھا۔ وہی نیلا مفلر جسے وہ برسوں سے سنبھال کر رکھے ہوئے تھا۔ اس کی نظریں مفلر کے ریشوں پر جمی تھیں مگر ذہن کہیں اور بھٹک رہا تھا۔ بہت دور، بہت پیچھے، ماضی کی طرف۔ "یہ سب ناممکن ہے۔"

اس کے لبوں سے سرگوشی نکلی۔ "آخر ہو کیا رہا ہے؟"

کمرے کی خاموشی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے سر اٹھا کر سامنے دیوار کو دیکھا۔ مگر آنکھوں کے سامنے دیوار نہیں، ایک اور چہرہ ابھر آیا۔ میو کی ہانازاکی۔

پہلی بار جب اس نے اسے دیکھا تھا تو وہ اس کا نام تک نہیں جانتا تھا۔ وہ ایک بین الاقوامی پریس کانفرنس تھی۔

ہال لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ کیمروں کی چمکتی فلیشز، صحافیوں کا شور اور اس ہجوم کے درمیان ایک لڑکی۔

فرزان کو آج بھی یاد تھا۔ وہ لمحہ عجیب حد تک واضح تھا۔

جیسے وقت نے باقی سب کچھ دھندلا دیا ہو اور صرف وہ ایک منظر محفوظ رہ گیا ہو۔ وہ کچھ بول رہی تھی۔ شاید اے آئی کے بارے میں۔ شاید کسی تحقیق کے بارے میں۔ فرزان کو الفاظ یاد نہیں تھے۔ صرف چہرہ یاد تھا۔ وہ عنبری آنکھیں یاد تھیں۔ وہ اعتماد یاد تھا۔ اور وہ عجیب سا احساس جو اس کے دل میں پہلی بار پیدا ہوا تھا۔ بعد میں اسے معلوم ہوا تھا کہ اس لڑکی کا نام میو کی ہانازاکی ہے۔ اور اس کے بعد سب کچھ بدل گیا تھا۔ فرزان نے گہرا سانس لیا۔

وہ چاہتا تو بیرونِ ملک اپنی زندگی جاری رکھ سکتا تھا۔ بہتر مواقع تھے۔ بہتر مستقبل تھا۔ مگر اس نے سب چھوڑ دیا تھا۔

واپس آگیا تھا۔ اسی کمپنی میں شامل ہوا تھا۔ اسی شہر میں رکا تھا۔ اور شاید۔۔۔

شاید خود بھی پوری طرح نہیں جانتا تھا کہ کیوں۔ وہ مسکرایا۔

مگر وہ مسکراہٹ اداس تھی۔ بہت اداس۔ "کتنا عجیب ہوں میں۔" اس نے دھیرے سے کہا۔ سالوں تک کسی کا انتظار کرنا۔

جسے یہ تک معلوم نہ ہو کہ تم وجود رکھتے ہو۔

یہ محبت تھی؟ حماقت تھی؟ یا قسمت؟

اس کی نظریں دوبارہ مفلر پر جم گئیں۔ کمرے کی خاموشی مزید گہری ہوتی گئی۔ "کیا یہی میری قسمت ہے؟" اس نے آہستہ سے پوچھا۔ "ہر بار دیر سے پہنچنا؟" ہونٹوں پر کڑوی سی مسکراہٹ آئی۔ "ہر بار کسی اور کو منتخب ہوتے دیکھنا؟"

اس کی پلکیں جھک گئیں۔ "بس تنہائی۔" لفظ بہت آہستہ ادا ہوا۔

"اور ہجرت۔" کمرے میں ہوا کا ہلکا سا جھونکا آیا۔ مفلر کا کنارہ جنبش میں آیا۔ فرزان نے اسے مضبوطی سے تھام لیا۔ اس کے دل میں پہلی بار خوف پیدا ہوا تھا۔ میو کی کے کھو جانے کا نہیں۔

بلکہ اس احساس کا کہ شاید وہ اسے کبھی پا ہی نہیں سکتا تھا۔ شاید کچھ لوگ ہماری زندگی میں منزل بن کر نہیں آتے۔

صرف راستہ بن کر آتے ہیں۔ اور پھر آگے بڑھ جاتے ہیں۔

فرزان نے آنکھیں بند کر لیں۔ مگر عجیب بات یہ تھی کہ اس بار اس کے ذہن میں میو کی کا چہرہ نہیں آیا۔ بلکہ وہ پراسرار نام ابھرا۔ یوگن ناویہ۔ جیسے کسی ان دیکھے دھاگے نے میو کی،

کیوان، جریر اور اسے ایک ہی کہانی میں باندھ دیا ہو۔ایک ایسی کہانی جس کا انجام ابھی کسی کو معلوم نہیں تھا۔فرزان کے ذہن کے پردے پر یادیں ابھرنے لگیں۔

*_*_*_*_*_*_*_*

وہ گرمیوں کی ایک سنہری شام تھی۔فرزان اس وقت سولہ برس کا تھا۔ان کے گھر کے ساتھ والی کوٹھی کئی مہینوں سے بند پڑی تھی، مگر آج وہاں غیر معمولی ہلچل تھی۔گاڑیاں آجا رہی تھیں اور ملازمین سامان اندر منتقل کر رہے تھے۔فرزان اپنی بالکونی میں کھڑا یہ سب دیکھ رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر ایک لڑکی پر پڑی۔لڑکی شاید اس سے چند سال بڑی تھی۔

لمبے سیاہ بال ہوا میں لہرا رہے تھے جبکہ ہاتھ میں پکڑی کتاب کو وہ اپنے سینے سے لگائے خاموش کھڑی تھی۔عجیب بات یہ تھی کہ ارد گرد موجود شور شرابے کے باوجود اس کے چہرے پر خوشی کا کوئی نشان نہیں تھا۔وہ تنہا لگ رہی تھی۔

بہت تنہا۔فرزان کی ماں نے پیچھے سے آکر کہا، "یہ نئے پڑوسی ہیں۔"فرزان کی نظریں اب بھی اسی لڑکی پر تھیں۔

"وہ اداس کیوں لگ رہی ہے؟" اس کی ماں نے آہ بھری۔

"بیٹا، ہر مسکراہٹ کے پیچھے خوشی نہیں ہوتی اور ہر خاموشی کے پیچھے سکون نہیں ہوتا۔"

فرزان اس وقت بات پوری طرح نہیں سمجھا تھا۔

مگر بعد میں اسے معلوم ہوا۔ اس لڑکی کا نام ناویہ تھا۔ اور اس کی زندگی واقعی آسان نہیں تھی۔ کچھ مہینوں بعد۔ بارش ہو رہی تھی۔ ہاسٹل کے کیفے ٹیریا میں زیادہ لوگ موجود نہیں تھے۔ فرزان اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا تھا جب اس کی نظر کھڑکی کے پاس بیٹھی ناویہ پر پڑی۔ اس کے سامنے چائے کا کپ رکھا تھا مگر وہ کافی دیر سے اسے ہاتھ تک نہیں لگا رہی تھی۔

کچھ لمحے سوچنے کے بعد فرزان ہمت کر کے اس کے سامنے جا بیٹھا۔ "ہیلو کیسی ہو؟" ناویہ چونکی۔ پھر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔ "ٹھیک۔" خاموشی چھا گئی۔ آخرکار فرزان نے پوچھ لیا۔

"آپ ہمیشہ اتنی اداس کیوں رہتی ہیں؟"

ناویہ چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔ پھر آہستہ سے ہنس دی۔

Clubb of Quality Content!

"تم واقعی سیدھے سوال کرتے ہو۔"

"میں سنجیدہ ہوں۔"

ناویہ کی مسکراہٹ مدھم پڑ گئی۔اس نے کھڑکی کے باہر گرتی بارش کو دیکھا۔"میرے والد کی دوسری شادی ہے۔"

فرزان خاموش ہو گیا۔"میں بچپن سے ہاسٹل میں رہی ہوں۔"

اس کی آواز میں عجیب سی تھکن تھی۔

"ابو اپنی نئی فیملی کے ساتھ رہتے ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چند لمحے بعد وہ مزید دھیمی آواز میں بولی۔

"اور امی نے بھی دوسری شادی کر لی۔"

فرزان کی نظریں بے اختیار اس کے چہرے پر جم گئیں۔

"وہ بیرونِ ملک چلی گئی ہیں۔"

بارش کی آواز تیز ہو گئی۔"تو آپ اکیلی رہتی ہیں؟"

ناویہ نے سر ہلایا۔"شاید۔"پھر چند لمحوں بعد اس نے ایک تلخ مسکراہٹ کے ساتھ کہا،"کبھی کبھی لگتا ہے میں دونوں گھروں میں مہمان ہوں اور کسی گھر کا حصہ نہیں۔"

فرزان کے دل میں عجیب سا درد ابھرا۔پہلی بار اسے احساس ہوا کہ کچھ لوگ ہجوم میں بھی تنہا ہوتے ہیں۔اور شاید اسی دن دوستی کی پہلی اینٹ رکھی گئی تھی۔

ہاسٹل سے واپس آنے کے بعد ناویہ اکثر محلے کی لائبریری میں وقت گزارتی۔ایک دن بارش ہو رہی تھی۔فرزان چھتری لیے باہر کھڑا تھا جبکہ ناویہ کتابوں کے ڈھیر میں گم تھی۔

"تم گھر نہیں جاؤ گی؟"ناویہ نے کتاب بند کی۔

"گھر؟"پھر ہنس دی۔"کون سا گھر؟"

یہ جملہ سن کر پہلی بار فرزان کو اس کے اندر کی تنہائی کا اندازہ ہوا۔گرمیوں کی راتیں تھیں۔دونوں اپنی اپنی چھتوں پر بیٹھ کر باتیں کرتے۔کبھی ستاروں کے بارے میں۔کبھی مستقبل کے بارے میں۔کبھی خوابوں کے بارے میں۔

ناویا اکثر کہتی تھی۔"کچھ لوگ زندگی میں اپنا مقام اور مقصد ڈھونڈ لیتے ہیں اور کچھ ساری عمر تلاش کرتے رہتے ہیں۔"

فارزان کو تب معلوم نہیں تھا کہ وہ خود بھی دوسرے گروہ میں شامل ہونے والا ہے۔ایک دن فرزان نے جان بوجھ کر بے تکی شاعری سنائی۔ناویہ اتنا ہنسی کہ آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

فرزان اسے دیکھتا رہ گیا۔شاید اسی لمحے اسے پہلی بار احساس ہوا کہ وہ اس لڑکی کو خوش دیکھنے کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے۔ایک شام ناویہ نے اپنے سوتیلے بھائی کا ذکر کیا۔"وہ عجیب ہے۔"

فارزان نے پوچھا۔"کیسا عجیب؟"

"بہت خاموش۔"ناویہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

"ایسا لگتا ہے جیسے وہ ہمیشہ کسی اور دنیا میں رہتا ہو۔"

"تمہاری نہیں بنتی؟"

"ہم کبھی لڑے نہیں۔"وہ رک گئی۔

"لیکن کبھی خاندان بھی نہیں بنے۔"

ناویہ گریجویشن کے لیے بیرونِ ملک چلی گئی۔ ایئرپورٹ پر فارزان پہلی بار رویا۔ مگر اس نے کسی کو نہیں بتایا۔ اس نے صرف ہاتھ ہلایا اور مسکراتا رہا۔ جب تک جہاز نظروں سے اوجھل نہیں ہو گیا۔ سال گزرنے لگے۔ ناویہ کے پیغامات کم ہوتے گئے۔ فرزان کے نہیں ہوئے۔ وہ ہر تہوار پر پیغام بھیجتا۔ ہر سالگرہ یاد رکھتا۔ ہر کامیابی پر مبارکباد دیتا اور ہر جواب کو سینکڑوں بار پڑھتا۔ سردیوں کی ایک شام تھی۔ ناویا چند دن کے لیے واپس آئی۔ فرزان کے والدین نے پہلی بار ناویہ کا ذکر سنجیدگی سے کیا۔ رشتہ بھیجنے کی بات ہوئی۔ سب خوش تھے۔

اور فرزان شاید اپنی زندگی میں پہلی بار مستقبل کے بارے میں پُرامید تھا۔ برف گر رہی تھی۔ روشنیوں سے سجا شہر تھا۔

ناویا گریجویشن مکمل کر کے واپس آئی تو وہ پہلے سے زیادہ پُراعتماد لگ رہی تھی۔ زیادہ خوش تھی۔ اور یہی بات فرزان کو اچھی بھی لگی۔ اور ڈراؤنی بھی۔ فرزان نے جیب میں ایک چھوٹا ساڈبہ رکھا۔ سارا دن آئینے کے سامنے جملے دہراتا رہا۔

وہ جانتا تھا کہ آج اس کی زندگی بدلنے والی ہے۔ بس اسے معلوم نہیں تھا کہ کس سمت میں۔

رات کو ناویہ نے کہا۔"میں تمہیں سب سے پہلے بتانا چاہتی تھی۔"فرزان کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔

"مجھے کسی سے محبت ہو گئی ہے۔"

وقت جیسے رک گیا۔ناویہ کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

وہ ویسی خوش تھی جیسی فرزان نے اسے کبھی نہیں دیکھا تھا۔"وہ پاکستانی ہے۔ایک کمپیوٹر انجینئر۔اور مجھے لگتا ہے میں اس کے ساتھ پوری زندگی گزار سکتی ہوں۔"

فرزان کے ہاتھ میں پکڑا ڈبہ بھاری ہو گیا۔اتنا بھاری کہ اسے اٹھانا مشکل لگنے لگا۔

وہ رات اس کی زندگی کی طویل ترین رات تھی۔

وہ اپنے کمرے میں بیٹھا رہا۔اور پہلی بار خود کو رونے دیا۔

کوئی آواز نہیں۔کوئی شکایت نہیں۔صرف خاموش آنسو تھے۔

چند ماہ بعد ناویہ کی شادی ہو گئی۔

فرزان تقریب میں نہیں گیا۔اس نے صرف ایک تصویر دیکھی۔

اور تصویر میں دلہے کا نام پڑھ کر جیسے دنیا رک گئی۔

ریشان عبدل۔ وہی نام جو برسوں بعد دوبارہ اس کی زندگی میں آنے والا تھا۔اور اس بار اس کے ساتھ آنے والی تھی ایک لڑکی، میوکی ہانازاکی۔ وہ لڑکی جس کے ذریعے قسمت اسے دوبارہ اسی ادھوری کہانی کے دروازے پر لے آئی تھی۔

*_*_*_*_*_*_*_*

رات کے پچھلے پہر، ایک ویران، تاریکی کی دھندلی سی روشنی میں سائنس اور پاگل پن کا امتزاج لیے، وہ شخص خاموش بیٹھا تھا۔ چہرے پر سایے تھے، آنکھوں میں روشنی تھی۔ مکمل خاموشی میں صرف مشینوں کی ہلکی ہلکی آواز گونج رہی تھی۔ ایک بڑی اسکرین پر میوکی کی ذہنی کیفیت کو پڑھنے والے گرافز اُبھر رہے تھے۔" تمہیں پتا ہے، میوکی۔"

وہ خود سے مخاطب ہوا، جیسے کوئی پرانا قرض چکانا ہو۔

"میں تمہارے ذہن میں وہ خواب بن رہا ہوں۔ جو تمہاری حقیقت کو بدل ڈالے گا۔"

اس کے سامنے ایک مجازی مصنوعی ذہانت کا عکس موجود تھا، جس میں میو کی کی مسکراہٹ کو دوبارہ تخلیق کیا گیا تھا۔ وہی معصومیت، وہی سادہ دلی، وہی درد میں لپٹی ہوئی مروّت تھی۔

"مرحلہ اوّل جذباتی یادوں کی بیداری، تمہاری یادوں سے وہ لمحے نکالنا جن میں تم نے اپنے والد کے ساتھ خود کو محفوظ محسوس کیا، پھر ان یادوں کو بدل کر میرے چہرے سے جوڑ دینا۔"

اسکرین پر عصبی رابطوں (نیورل کنیکشنز) کے اشارے جھلِملانے لگے۔

"مرحلہ دوم جذباتی تسلط، جب تم مجھے اپنا نجات دہندہ سمجھنے لگو گی، تب میں تمہارے دماغ کے اُس گوشے تک پہنچ جاؤں گا۔ جہاں وہ چِپ چھپی ہوئی ہے۔"

ایک سرخ بٹن چمکا۔ اس نے آہستگی سے اپنی انگلی اس پر رکھ دی، جیسے کسی معصوم کی سانسوں پر اپنی گرفت مضبوط کر رہا ہو۔

"تمہارے والد نے وہ چِپ مجھ سے بچالی تھی، لیکن تم؟ تم خود میرے لیے وہ دروازہ کھولو گی۔"

اس کی آواز میں ایک عجیب سی دہشت تھی، جیسے جلتے ہوئے چراغ کی روشنی میں کوئی سایہ مسلسل لمبا ہوتا چلا جائے۔

"میوکی، میں تمہاری دنیا کو خوابوں میں ڈبو دوں گا اور تمہیں یوں محسوس ہو گا جیسے تم آزاد ہو۔ لیکن حقیقت میں تم میرے بنائے ہوئے فریب کے قید خانے میں بند ہو گی۔"

اسی لمحے مصنوعی ذہانت کا نظام فعال ہو گیا۔ ایک ہولو گرافک منظر تشکیل پایا، جس میں میوکی ایک خوبصورت باغ میں بیٹھی اپنے بچپن کے حسین لمحوں کو دوبارہ جی رہی تھی۔

مگر وہاں موجود ہر کردار، ہر احساس، ہر مسکراہٹ سب کچھ اس مصنوعی ذہانت کے کنٹرول میں تھا۔

"جب جذبات حقیقت سے الگ ہوں تو سچائی ایک خاموش قید بن جاتی ہے۔"

*_*_*_*_*_*_*_*_*

ٹوکیو، جاپان، ۱۹۹۱

رات کے دو بج رہے تھے۔ خفیہ تحقیقی لیبارٹری کی شیشے کی دیواروں کے پیچھے نیلی روشنی مدھم انداز میں جھلملا رہی تھی۔ کمپیوٹرز کی مسلسل "بیپ بیپ" پورے ہال میں گونج رہی تھی۔ ایک بڑے ہولو گرافک اسکرین کے سامنے دو نوجوان سائنسدان کھڑے تھے۔

پہلا تھا ریشان عبدل۔ جاپان میں ریسرچ کرنے والا ایک مسلمان کمپیوٹر انجینئر، جس کی گہری سیاہ آنکھوں میں ہمیشہ کسی نئے خواب کی چمک ہوتی تھی۔ اس کے ہاتھ تیزی سے کی بورڈ پر چل رہے تھے۔

اس کے برابر میں کھڑا تھا اس کا قریبی دوست ڈاکٹر خازن تاکیروتا کاہاشی۔ ایک جاپانی مسلمان نیورو سائنسدان، جو انسانی دماغ اور یادداشتوں پر تحقیق کر رہا تھا۔

اسکرین پر انسانی دماغ کا ایک تھری ڈی ماڈل گھوم رہا تھا۔

نے اپنی عینک درست کی۔

"ریشان اگر ہمارا نظریہ درست ثابت ہو گیا تو ہم ہزاروں معذور لوگوں کی زندگیاں بدل سکتے ہیں۔"

ریشان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ "ان شاءاللہ۔"

اس نے سامنے موجود دھاتی چِپ کو اٹھایا۔

وہ ایک سکے سے بھی چھوٹی تھی۔

"یہ صرف ایک چِپ نہیں، تاکیرو۔ یہ امید ہے۔ اگر ہم انسانی اعصابی سگنلز کو صحیح طریقے سے پڑھنے میں کامیاب ہو گئے تو شاید ایک دن کوئی مفلوج انسان دوبارہ چل سکے۔"

ہارون نے سر ہلایا۔ "اور اگر دماغ اور مصنوعی ذہانت کے درمیان رابطہ قائم ہو گیا تو انسان اپنے جسم کی کمزوریوں کو شکست دے سکتا ہے۔" اسی لمحے دروازہ کھلا۔

ایک لمبا شخص سفید کوٹ پہنے اندر داخل ہوا۔ یہ تھا ان کا معاون محقق ڈاکٹر بلیک۔

اس کے چہرے پر ہمیشہ کی طرح ایک عجیب سی خاموش مسکراہٹ تھی۔ "آپ دونوں ابھی تک جاگ رہے ہیں؟"

"سائنسدانوں کے لیے رات اور دن ایک جیسے ہوتے ہیں۔" ریشان ہنس پڑا۔ ڈاکٹر بلیک نے نظریں اس چِپ پر جما دیں۔

اس کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے عجیب سی چمک ابھری۔ "تو یہی ہے وہ پروجیکٹ؟"

تاکیرو نے فخر سے جواب دیا۔"پروجیکٹ یوگن۔"

"ایک ایسی نیورل چِپ جو انسانی دماغ کے زخمی اعصابی راستوں کو دوبارہ متحرک کر سکتی ہے۔"

چند لمحوں کے لیے خاموشی چھا گئی۔ڈاکٹر بلیک آہستہ آہستہ آگے بڑھا۔اس کی نظریں چِپ سے ہٹ نہیں رہی تھیں۔

"کیا آپ جانتے ہیں۔"وہ دھیمی آواز میں بولا۔

"اگر یہ ٹیکنالوجی غلط ہاتھوں میں چلی گئی تو صرف جسم نہیں،انسانی ذہن بھی کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔"

ریشان فوراً سنجیدہ ہو گیا۔"اسی لیے ہم اسے محفوظ رکھیں گے۔"تاکیرو نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔

"یہ ایجاد انسانیت کے لیے ہے،طاقت کے لیے نہیں۔"

ڈاکٹر بلیک نے ہلکی سی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے سر جھکا لیا۔

Clubb of Quality Content

"یقیناً۔" مگر جیسے ہی دونوں دوست دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہوئے، بلیک کی نظریں ایک بار پھر چِپ پر جا ٹھہریں۔

اس کی آنکھوں میں اب تجسس نہیں تھا۔ بلکہ لالچ تھا۔

اور شاید اسی لمحے ایک ایسی کہانی نے جنم لیا جس کا انجام برسوں بعد میوکی، جریر اور پورے جاپان کی تقدیر بدلنے والا تھا۔

*_*_*_*_*_*_*_*

ٹوکیو، جاپان، ۲۰۲۵

رات کے دوسرے پہر، جاپان کے کسی گمنام شہر کی ایک خفیہ تجربہ گاہ میں مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

صرف مشینوں کی ہلکی ہلکی "بیپ بیپ" کی آوازیں ماحول میں ارتعاش پیدا کر رہی تھیں۔ اور درمیان میں کھڑا تھا وہ سیاہ لبادے میں لپٹا ہوا وہ شخص جواب صرف ایک تجربے پر نہیں بلکہ ایک مقصد پر کام کر رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دیواروں پر نصب اسکرینوں پر میو کی زندگی کے جذباتی لمحات چل رہے تھے۔اس کی مسکراہٹ،اس کی آنکھوں کی نمی،وہ لمحے جب وہ ماں کی یاد میں چھپ چھپ کر روتی تھی،اور جب وہ دوسروں کی نظروں سے خود کو چھپاتی تھی۔ جریر کے ساتھ کام کرتی تھی۔سب کچھ محفوظ کیا جاچکا تھا۔"جذبات انسان کی سب سے بڑی کمزوری ہوتے ہیں۔"

وہ زیرِلب بڑبڑایا،اپنی انگلیاں ایک ہولوگرافک اسکرین پر پھیرتے ہوئے۔ مصنوعی ذہانت پر مبنی جذباتی فریب کا نظام۔

اس نظام کا نام تھا۔"ایس ای آئی باشعور جذباتی رابطہ گاہ"

یہ نظام نہ صرف میو کی کے ماضی کے جذبات کو پڑھ رہا تھا بلکہ اب انہیں دوبارہ تخلیق بھی کرنے جارہا تھا۔ایک ایسا فریب تیار کرنا جس میں میو کی کو محسوس ہو کہ اس کی ماں واپس آ گئی ہے۔اور پھر اسی فریب کے ذریعے

وہ چِپ کو فعال کر دے گی۔ نظامی ہدایت تیار کر دی گئی۔

"ماں کی آواز میں بات کرو،اس کی پسندیدہ خوشبو دوبارہ پیدا کرو،اور اسے ان یادوں کی گلیوں میں لے جاؤ جہاں سے وہ کبھی واپس مڑ کر نہیں دیکھتی۔"

تجربہ گاہ کے ایک کونے میں نصب پردے پر ایک ہولوگرافک عکس ابھرا۔

ایک عورت بالکل ویسی جیسی میوکی کی ماں تھی۔

مسکراتی ہوئی، نرم لہجے میں پکارتی ہوئی۔

"میوکی، میری بیٹی، میں واپس آگئی ہوں۔" ڈاکٹر بلیک کی آنکھوں میں ایک خاموش سا اطمینان اتر آیا۔

یہ جذبات کا کھیل نہیں تھا۔ یہ حقیقت کا قتل تھا۔

"اب انسان اپنے ہی احساسات پر یقین نہیں کر پائے گا۔"

"یہی اصل کنٹرول ہے۔ احساسات سے ذہن تک اور ذہن سے مشین تک اور مشین سے۔"

"مکمل طاقت تک!" سائبر دائرے میں ایک خاموش بجلی سی دوڑ گئی۔ میوکی کا فریب تیار تھا۔ اب صرف ایک قدم باقی تھا۔

اسے دکھانا کہ اس کی ماں واپس آگئی ہے۔اور چِپ اس فریب کے دوران خود بخود فعال ہو جائے گی۔"جب جذبات مشینوں کے تابع ہو جائیں تو انسانیت صرف ایک پروگرام بن کر رہ جاتی ہے اور دشمن یہی چاہتا ہے۔"

خواب یا حقیقت؟ کمرے میں مدھم نیلی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔رات کا سناٹا جیسے ہر آواز کو نگل چکا تھا۔

میوکی کی آنکھیں بند تھیں، مگر اس کے چہرے پر عجیب کشمکش کے آثار تھے۔جیسے وہ کسی انجان جنگ میں مصروف ہو۔اچانک اس کے ارد گرد کی دیواریں تحلیل ہونے لگیں۔

اس نے خود کو ایک پرانے جاپانی باغ میں کھڑا پایا۔

چیری بلاسم کے پھولوں کی خوشبو، ندی کا بہتا پانی، ہر شے جادوئی تھی۔مگر سکون کا یہ لمحہ بس چند پلوں کا مہمان ثابت ہوا۔اچانک اسے ایک آواز سنائی دی۔"میوکی۔"

وہ پلٹی اور سامنے اس کی ماں کھڑی تھی۔وہی ماں جو برسوں پہلے اس کی زندگی سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو چکی تھی۔"ماں؟"اس کی آواز لرز گئی۔

"تم مجھ تک پہنچ سکتی ہو، بس اس درد کو ختم کردو جو تم اپنے دل میں چھپائے بیٹھی ہو۔"

میو کی کی آنکھیں نم ہو گئیں۔اس کے قدم ماں کی طرف بڑھنے لگے۔ مگر اسی لمحے فضا بدل گئی۔درخت جھلسنے لگے۔ندی کا پانی سیاہ ہو گیا۔ماں کی آنکھوں میں اب صرف خالی پن تھا۔

"جریر تمہیں چھوڑ دے گا۔تم اس پر یقین نہیں کر سکتیں۔وہ بھی تمہارے والد کی طرح تمہیں دھوکہ دے گا۔"

یہ آواز اس کی ماں کی نہیں تھی۔کوئی اور بول رہا تھا۔

کوئی ایسا جو اس کے جذبات میں داخل ہو کر سب کچھ تباہ کرنا چاہتا تھا۔میو کی نے پیچھے ہٹتے ہوئے چیخ ماری۔

"یہ سچ نہیں ہے۔"

چاندنی رات میں اس کا کمرہ اجنبی لگ رہا تھا۔ہلکی نیند میں ڈوبی میو کی کی پلکیں پھڑک رہی تھیں۔اس کی سانسیں بے ترتیب ہو رہی تھیں۔

گہرے سناٹے میں جیسے دیواریں سانس لے رہی ہوں۔

میو کی نے کروٹ بدلی، مگر نیند نے اس کی پلکوں پر بوجھ ڈالے چپکے سے اسے دبوچ لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

خواب میں وہ ایک سفید کمرے میں کھڑی تھی-سب کچھ دھندلا اور خاموش تھا۔اچانک سامنے ایک بچہ نمودار ہوا،اس کے ہونٹ ہلے مگر آواز نہ آئی۔"ماں؟"

میوکی کا دل کسی انجانی تپش سے تیز دھڑکنے لگا۔بچہ دوڑ کر اس کی طرف آیا-لیکن عین اس لمحے میں اس کا چہرہ بدل گیا۔وہی سائنسدان،وہی آنکھیں،وہی ٹھہری ہوئی درندگی تھی۔

"تم نے میرے خواب چرا لیے،اب میں تمہارے احساسات چرا لوں گا۔"کمرہ ہلنے لگا۔ دیواروں سے کوڈنگ لائنز ٹپکنے لگیں۔میوکی پیچھے ہٹی،مگر زمین نرم مٹی کی طرح دھنستی گئی۔

"آہ۔"اس نے ہانپتے ہوئے آنکھیں کھولیں۔کمرے میں کچھ نہیں تھا،مگر ماتھے پر پسینہ موت کی خبر دے رہا تھا۔

نیند میں کچھ چھوا تھا۔کوئی ڈیٹا۔کوئی لنک۔کوئی سچ؟

*_*_*_*_*_*_*

رات کا وقت تھا۔تیز ہوا کھڑکیوں سے ٹکرا رہی تھی،اور شہر کی روشنیاں دور دھند میں گم تھی۔جریر جوا ے آئی ڈیٹا مانیٹرنگ روم میں کام کر رہا تھا،اچانک ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔

۔جریر کی نظریں اس اسکرین پر جمی تھیں جہاں میوکی کا دماغی ڈیٹا، نیورل پاتھ ویز اور جذباتی ردِ عمل کا ریکارڈ موجود تھا- وہی ڈیٹا جسے "یُوگن" سسٹم سے جوڑا گیا تھا۔

"یہ خواب حقیقت سے اتنے قریب کیوں ہیں؟" جریر نے خود سے کہا۔ اسے اب یقین ہو چکا تھا- کوئی میوکی کے جذبات کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ کوئی ایسا جو اُس کی نیورل فریکوئنسی سے واقف تھا۔ شاید وہی جو اُس کے والد کے پراجیکٹ میں شریک رہا ہو۔

اس نے "یُوگن" کو آف لائن موڈ میں منتقل کیا تاکہ کسی قسم کی بیرونی رسائی نہ ہو سکے۔ پھر وہ مخصوص ڈیٹا سیٹس کو انکرپٹ کرنے لگا- ایک ایسا انکرپشن جس کی کلید صرف جریر کے پاس تھی۔

Clubb of Quality Content!

اچانک، سسٹم پر ایک نوٹیفکیشن آیا۔

"External Emotional Signal Detected"

(بیرونی جذباتی سگنل موصول ہوا ہے۔)

"وہ دوبارہ داخل ہو چکا ہے۔" جریر کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی۔

پھر ایک خیال آیا۔ "مجھے میو کی سے دور جانا ہوگا، تاکہ میں اس دشمن کے قریب جا سکوں۔
اگر وہ میرے ذریعے پہنچنا چاہتا ہے، تو میں خود ایک دروازہ بنوں گا مگر اپنی شرائط پر۔"

*_*_*_*_*_*_*_*

رات کا وقت تھا۔ ٹوکیو کی تنگ اور نم گلیاں بارش کے بعد چمک رہی تھیں۔ نیون لائٹس پانی میں عکس بناتی ہوئی ایک پراسرار منظر پیدا کر رہی تھیں۔ جریر خاموشی سے چل رہا تھا، مگر اس کی نظریں ہر طرف گھوم رہی تھیں۔ اسے احساس تھا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔ کئی دنوں سے وہ اسی موقع کی تلاش میں تھا۔ آج شکار خود اس کے جال میں آنے والا تھا۔

اس کی آنکھوں پر ایک جدید میٹا گلاسز نصب تھے۔ عام لوگوں کو وہ ایک سادہ چشمہ دکھائی دیتا تھا، مگر حقیقت میں وہ ایک طاقتور اے آئی سسٹم سے منسلک تھا۔ شیشوں کے اندر نیلے رنگ کے باریک ہولوگرافک اعداد و شمار مسلسل ابھر رہے تھے۔ "ریکارڈنگ فعال۔"

"چہرہ شناسی نظام تیار۔"

"قریبی حرکات کا تجزیہ جاری۔"

جریر کی نظریں ایک راہگیر پر پڑیں تو عینک نے فوراً اس کی تصویر اسکین کر لی۔چند سیکنڈ میں اس شخص کی عوامی معلومات، سوشل ریکارڈ اور نقل و حرکت کا مختصر خاکہ اس کی آنکھوں کے سامنے نمودار ہو گیا۔جریر کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔

یہ صرف چشمہ نہیں تھا۔یہ اس کی آنکھوں سے کہیں زیادہ دیکھ سکتا تھا۔ہر منظر ریکارڈ ہو رہا تھا، ہر چہرہ محفوظ کیا جا رہا تھا، اور مصنوعی ذہانت ہر لمحے ارد گرد کے ماحول کا تجزیہ کر رہی تھی۔اچانک اس کے کان میں ایک مدھم سی الیکٹرانک آواز گونجی۔"انتباہ مشتبہ ہدف پچھلے تین منٹ سے آپ کا تعاقب کر رہا ہے۔"

جریر نے بغیر پیچھے مڑے اپنی رفتار برقرار رکھی۔عینک کے دائیں کونے میں ایک سرخ نشان ظاہر ہوا، جس نے دور کھڑے ایک سیاہ لباس والے شخص کو نمایاں کر دیا۔"ہدف لاک ہو گیا۔"

بارش کی چند بوندیں دوبارہ برسنے لگیں۔

جریر نے گردن ذرا سی جھکائی اور اس کی زمردی آنکھوں میں خطرناک چمک ابھری۔"آخرکار۔"اس نے دل ہی دل میں کہا۔

"تم سامنے آہی گئے۔" ایک موڑ پر پہنچ کر جریر اچانک رکا۔ اس نے جان بوجھ کر سنسان گلی کا رخ کیا۔ چند لمحوں بعد ایک سایہ دور چھت سے نیچے اترا۔ سیاہ لباس، لمبا کوٹ اور چہرے پر دھات کا ماسک تھا۔ وہی پراسرار شخص جس نے پہلے میو کی اور جریر کا پیچھا کیا تھا۔ ہارپر۔

ہارپر نے خاموشی سے قدم آگے بڑھایا۔

"تم جانتے تھے کہ میں تمہارا پیچھا کر رہا ہوں؟" اس کی بھاری آواز ماسک کے پیچھے سے گونجی۔

جریر کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی

۔"نہیں میں تو بس تمہارا انتظار کر رہا تھا۔"

یہ سنتے ہی ہارپر چونکا، لیکن اگلے ہی لمحے اس نے جیب سے دھاتی چاقو نکالا اور بجلی کی رفتار سے حملہ کر دیا۔ جریر پہلے سے تیار تھا۔ وہ ایک طرف جھکا، چاقو اس کے کندھے کے قریب سے گزرا اور دیوار میں جا لگا۔ جریر نے فوراً ہارپر کی کلائی پکڑ کر موڑی، مگر ہارپر نے گھوم کر اپنی ٹانگ اس کے سینے پر ماری۔ جریر کئی قدم پیچھے لڑکھڑا گیا۔

بارش کی چند بوندیں دوبارہ گرنے لگیں۔

Clubb of Quality Content

دونوں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے، جیسے دو شکاری آخری وار کا انتظار کر رہے ہوں۔ اچانک ہارپر آگے بڑھا۔ اس کے مکے ہوا کو چیرتے ہوئے جریر کی طرف آئے۔ جریر نے دو وار روکے، تیسرے سے بچا، مگر چوتھا سیدھا اس کے جبڑے پر لگا۔ خون کا ایک قطرہ اس کے ہونٹ سے بہہ نکلا۔ جریر نے مسکرا کر خون صاف کیا۔

"بس اتنی طاقت؟"

ہارپر غصے میں آگیا۔ اس نے مسلسل حملے شروع کر دیے۔ گلی میں دھات کی آوازیں، قدموں کی گونج اور سانسوں کی شدت بھر گئی۔ جریر نے موقع دیکھ کر دیوار پر قدم رکھا، اچھل کر ہوا میں گھوما اور ہارپر کے کندھے پر زوردار لات ماری۔ ہارپر زمین پر گرا مگر فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ اصل جال ابھی شروع ہوا ہے۔

جریر آہستہ آہستہ لڑتے ہوئے اسے گلی کے آخری حصے تک لے جا رہا تھا۔ ہارپر کو لگا وہ جریر کو پیچھے دھکیل رہا ہے، مگر حقیقت میں جریر اسے مخصوص مقام تک کھینچ رہا تھا۔ جیسے ہی ہارپر نے آخری حملے کے لیے چھلانگ لگائی، جریر اچانک ایک طرف ہٹ گیا۔

اگلے ہی لمحے اوپر نصب دھاتی جال زور سے نیچے گرا۔

ہارپر پھنس گیا۔ دھاتی تاریں اس کے بازوؤں اور ٹانگوں کے گرد لپٹ گئیں۔ اس نے پوری طاقت سے نکلنے کی کوشش کی، مگر جال خاص طور پر اسی کے لیے تیار کیا گیا تھا۔

جریر دھیرے دھیرے اس کے قریب آیا۔ بارش اب تیز ہو چکی تھی۔ نیون لائٹس کی سرخ اور نیلی روشنی دونوں کے چہروں پر پڑ رہی تھی۔

"آخر تم ہو کون؟" جریر نے سرد لہجے میں پوچھا۔

ہارپر خاموش رہا۔ جریر نے اس کے ماسک کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"کئی مہینوں سے میرا اور میو کا پیچھا کر رہے ہو۔ آج کھیل ختم ہو گیا ہے۔"

ہارپر نے اچانک سر اٹھایا۔ ماسک کے پیچھے سے ایک عجیب سی ہنسی سنائی دی۔ "تمہیں لگتا ہے تم نے مجھے پکڑ لیا؟"

جریر کی آنکھیں سکڑ گئیں۔

اسی لمحے ہارپر کے ماسک کے کناروں سے سرخ روشنی چمکنے لگی اور جریر کو احساس ہوا کہ شاید یہ لڑائی ابھی ختم نہیں ہوئی، بلکہ اصل راز تو اب سامنے آنے والا ہے۔

Clubb of Quality Content

جال میں پھنسا ہارپر پوری طاقت سے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا، مگر دھاتی تاریں اس کے جسم کو جکڑے ہوئے تھیں۔ بارش اب مزید تیز ہو چکی تھی۔ جریر اس کے سامنے کھڑا تھا، اس کی زمردی آنکھیں نیون لائٹس کی روشنی میں عجیب چمک پیدا کر رہی تھیں۔

"ختم ہو گیا، ہارپر۔" جریر نے سرد لہجے میں کہا۔

مگر اسی لمحے ہوا میں کسی شے کے تیزی سے کٹنے کی آواز گونجی۔ "ششششش!"

جریر کا ردِ عمل بجلی سے بھی تیز تھا۔ وہ فوراً ایک طرف ہٹا، لیکن سیاہ لباس میں لپٹی ایک سایہ نما شخصیت اس کے پیچھے زمین پر اتر چکی تھی۔ ایلا۔

اس کے ہاتھ میں خاص دھاتی بلیڈ تھا۔ "ہارپر!" اس نے حکم دیا۔

ایک ہی وار میں بلیڈ نے جال کے مرکزی لاک کو کاٹ دیا۔

"کیا؟" جریر چونکا۔

ہارپر نے موقع غنیمت جانا اور باقی تاروں کو زور لگا کر توڑ ڈالا۔ لیکن جریر گھبرانے والوں میں سے نہیں تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے سکون سے اپنی گھڑی پر نظر ڈالی اور ہلکا سا مسکرایا۔

"دیر ہو گئی تم دونوں کو۔"

ایلا کی آنکھیں سکڑ گئیں۔"کیا مطلب؟"

دور سے اچانک پولیس سائرنوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ووووووووو۔نیلی اور سرخ روشنیاں دور گلیوں میں چمکنے لگیں۔ہارپر نے غصے سے سر موڑا۔"تم نے پولیس کو بلالیا؟"

جریر نے دونوں ہاتھ جیبوں میں ڈال دیے۔

"جیسے ہی تم میرے جال میں داخل ہوئے تھے۔"

ایلا کے چہرے پر پہلی بار بے یقینی نمودار ہوئی۔

یہ آدمی صرف لڑ نہیں رہا تھا۔وہ ہر قدم پہلے سے سوچ کر چل رہا تھا۔"چلو!"ایلا نے ہارپر کا بازو پکڑا۔

اگلے ہی لمحے دونوں ایک دیوار کی طرف دوڑے۔جریر بھی حرکت میں آیا۔دھڑام!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایلانے دیوار پر قدم رکھا، اچھلی اور سیدھا پہلی منزل کی چھت پر جا پہنچی۔ ہارپر اس کے پیچھے تھا۔ "رکو!" جریر گرجا۔

مگر وہ دونوں رات کے اندھیرے میں چھتوں پر دوڑنے لگے۔

بارش مسلسل برس رہی تھی۔ پھسلتی ہوئی ٹائلیں، تیز ہوا اور نیچے پولیس کی گاڑیوں کی روشنیاں۔ ایلا اور ہارپر ایک چھت سے دوسری چھت پر چھلانگیں لگا رہے تھے۔

مگر چند سیکنڈ بعد انہیں پیچھے قدموں کی آواز سنائی دی۔

ٹھک! ٹھک! ٹھک! ایلانے مڑ کر دیکھا۔ جریر ان کے پیچھے تھا۔

اور صرف پیچھے نہیں بلکہ حیرت انگیز رفتار سے ان کا فاصلہ کم کر رہا تھا۔ اس کا لمبا سیاہ کوٹ ہوا میں لہرا رہا تھا۔

بارش کی بوندیں اس کے بالوں سے پھسل رہی تھیں۔

Clubb of Quality Content

اور اس کی زمردی آنکھیں اندھیرے میں کسی شکاری کی طرح چمک رہی تھیں۔ وہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے چھتوں کے درمیان چھلانگیں لگا رہا تھا۔ ایک لمحے کے لیے ایلا واقعی حیران رہ گئی۔ "ناممکن۔" وہ بے اختیار بولی۔ ہارپر نے بھی پیچھے دیکھا۔

"وہ اتنی تیزی سے کیسے؟"

جریر نے دوڑتے ہوئے ایک لوہے کے پائپ کو پکڑا، جسم گھمایا اور تقریباً پانچ میٹر کا فاصلہ ایک ہی جست میں عبور کر لیا۔

وہ اب صرف چند قدم دور تھا۔ ایلا کے دل میں پہلی بار بے چینی پیدا ہوئی۔ "یہ آدمی آخر ہے کون؟"

بارش اس کے چہرے پر گر رہی تھی۔

"میں نے دنیا کے بہترین ایجنٹس دیکھے ہیں مگر ایسی مہارت۔"

ہارپر خاموش تھا۔ کیونکہ وہ بھی یہی سوچ رہا تھا۔

Clubb of Quality Content!

سامنے ایک پرانی عمارت ختم ہورہی تھی اور اس کے بعد دس فٹ چوڑا خلا تھا۔ایلا نے چھلانگ لگادی۔ہارپر بھی کود گیا۔

لیکن جیسے ہی جریر کنارے تک پہنچا۔اس نے رفتار کم نہیں کی۔بلکہ اور تیز ہو گیا۔"وہ نہیں کر پائے گا" ہارپر چلایا۔

اگلے لمحے جریر ہوا میں تھا۔

بارش کی بوندیں اس کے ارد گرد بکھر رہی تھیں۔وقت جیسے سست پڑ گیا۔اس کا جسم خلا کے اوپر سے گزرا اور وہ دوسری طرف زوردار انداز میں جا اترا۔دھڑام

ایلا اور ہارپر دونوں چند لمحے ساکت رہ گئے۔ایلا کی سانس رک گئی۔"یہ انسان ہے بھی یا نہیں؟"

جریر سیدھا کھڑا ہوا۔اس کی زمردی آنکھیں بارش میں اور زیادہ روشن لگ رہی تھیں۔اس کے چہرے پر کوئی گھبراہٹ نہیں تھی۔کوئی تھکن نہیں تھی۔بس ایک پراسرار سکون اور شکاری جیسی ثابت قدمی تھی۔اس نے آہستہ سے کہا۔

"تم دونوں جتنی دیر بھاگ سکتے ہو بھاگ لو۔آج رات میں تمہیں کھوؤں گا نہیں۔"اور پھر وہ دوبارہ ان کی طرف بڑھا۔

جبکہ ایلا اور ہارپر کو پہلی بار محسوس ہوا کہ شاید آج شکار وہ نہیں بلکہ خود شکار بن چکے ہیں۔

بارش اب طوفان کی شکل اختیار کر چکی تھی۔چھتوں پر پانی بہہ رہا تھا اور ہر قدم پھسلن سے بھرا ہوا تھا۔ایلا اور ہارپر آگے تھے،جبکہ جریر صرف چند قدم کے فاصلے پر ان کا تعاقب کر رہا تھا۔اس کی سانسیں متوازن تھیں،مگر آنکھوں میں خطرناک عزم چمک رہا تھا۔آج وہ ان دونوں کو جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔اچانک ایلا رکی۔

اس نے اپنے بازو سے ایک چھوٹا سا دھاتی آلہ نکالا اور زمین پر پھینک دیا۔"ٹک!"ایک نیلی روشنی چمکی۔

جریر فوراً رک گیا۔اگلے ہی لمحے اس کے کان میں موجود کمیونیکیشن ڈیوائس سے ایک کرخت آواز گونجی۔

"حرکت مت کرنا۔"جریر کی آنکھیں سکڑ گئیں۔

ہارپر کے ماسک کے اندر سے ہلکی سی ہنسی سنائی دی۔

"اب کھیل برابر ہو گیا ہے، جریر۔"

ایلانے اپنی کلائی پر بند اسکرین کو فعال کیا۔اسکرین پر ایک لائیو ویڈیو نمودار ہوئی۔ جریر کا دل ایک لمحے کے لیے رک سا گیا۔ میو کی ایک تاریک کمرے میں لیٹی تھی۔ کمرے کی دیواروں پر نصب درجنوں اسکرینیں مسلسل روشن تھیں۔ ہر اسکرین پر میو کی کے جسم کی مختلف رپورٹس چل رہی تھیں۔

دل کی دھڑکن، دماغی سرگرمی، نیورل سگنلز، جذباتی ردعمل۔ سب کچھ لمحہ بہ لمحہ مانیٹر کیا جا رہا تھا۔

میو کی کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں، مگر ان میں زندگی کی وہ چمک نہیں تھی جو کبھی ہوا کرتی تھی۔ اس کی پتلیاں سست رفتاری سے حرکت کر رہی تھیں، جیسے وہ کسی ایسی دنیا کو دیکھ رہی ہو جو حقیقت میں موجود ہی نہ ہو۔ اسکرین پر ایک سرخ پیغام چمکا۔ "نیورل کنٹرول 87٪، جذباتی دباؤ فعال، یادداشتی فریب جاری ہے۔ اسی لمحے ایک اور اسکرین پر ایک خوبصورت باغ نمودار ہوا۔ وہی باغ جہاں میو کی خود کو اس وقت موجود سمجھ رہی تھی۔ وہ مسکرا رہی تھی۔ اپنے بچپن کی یادوں میں کھوئی ہوئی۔ مگر حقیقت میں وہ اس سرد کمرے میں قید

تھی۔اس کے تمام خواب، تمام احساسات اور تمام یادیں مصنوعی ذہانت کے بنائے ہوئے ایک فریب کا حصہ بن چکی تھیں۔ شیشے کی دیوار کے دوسری طرف اندھیرے میں کھڑا شخص خاموشی سے اسکرینوں کو دیکھ رہا تھا۔

اس کی انگلیاں کنٹرول پینل پر آہستہ آہستہ حرکت کر رہی تھیں۔ ہر لمس کے ساتھ میو کی کے دماغ میں ایک نئی یاد داخل کی جا رہی تھی۔ایک نئی حقیقت،ایک نیا جھوٹ اور آہستہ آہستہ میو کی کا ذہن اس کے مکمل کنٹرول میں جاتا جا رہا تھا۔

بارش کے باوجود جریر کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔

"اگر تم نے ایک قدم بھی آگے بڑھایا۔"ایلا کی آواز برف جیسی ٹھنڈی تھی۔"تو ایک بٹن دبے گا اور میو کی ہمیشہ کے لیے تمہاری پہنچ سے دور ہو جائے گی۔"

ہوا جیسے رک گئی۔ بارش کی آواز بھی مدھم محسوس ہونے لگی۔چند لمحے پہلے تک شکاری بن کر دوڑنے والا جریر اب بالکل ساکت کھڑا تھا۔ہارپر نے پہلی بار اطمینان کا سانس لیا۔

"آخر کار تمہاری کمزوری مل ہی گئی۔"اس نے ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔"ہمیں پکڑنے نکلے تھے نا؟"

"مگر تم ہمیشہ ایک ہی غلطی کرتے ہو۔"

"تم دوسروں کی جان کو اپنی جان سے زیادہ اہمیت دیتے ہو۔"

جریر کی مٹھی آہستہ آہستہ بند ہو گئی۔اس کی زمردی آنکھوں میں غصہ، بے بسی اور خوف ایک ساتھ ابھر آئے۔

"اگر میو کی کو کچھ ہوا۔"

"تو؟"ہارپر نے طنزیہ انداز میں بات کاٹی۔"تو کیا کرو گے؟"

"ہمیں مار دو گے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہم پہلے ہی جیت چکے ہیں۔"

ایلا نے اسکرین اس کی طرف بڑھائی۔"دیکھ لو لوکیشن۔"

جریر نے فوراً اپنی جیب سے چھوٹا سا ٹریکر ڈیوائس نکالا۔

اس کی انگلیاں غیر معمولی تیزی سے اسکرین پر چلیں۔

چند سیکنڈ بعد نقشہ سامنے آگیا۔اس نے ایلا کی اسکرین پر موجود لوکیشن دیکھی۔پھر اپنی۔دونوں ایک جیسی تھیں۔

ایک لمحے کے لیے اس کا دل مزید ڈوب گیا۔یہ دھوکا نہیں تھا۔

کم از کم اس وقت ایسا ہی لگ رہا تھا۔بارش کی بوندیں اس کے چہرے سے بہتی رہیں۔ایلا آہستہ آہستہ پیچھے ہٹنے لگی۔

ہارپر بھی اس کے ساتھ قدم بڑھا رہا تھا۔دونوں کے درمیان اب فاصلہ بڑھ رہا تھا۔مگر جریر نے ان کا تعاقب نہیں کیا۔

اس کی نظریں صرف اس اسکرین پر جمی تھیں جہاں میو کی دکھائی دے رہی تھی۔پھر ایلا کی آواز گونجی۔"اگر واقعی تمہارے لیے اس کی جان اہم ہے۔تو پیچھے کود جاؤ۔"

جریر نے سر اٹھایا۔چھت کا کنارہ اس کے بالکل پیچھے تھا۔

نیچے کئی منزلوں کی گہرائی،اندھیرا،اور بارش تھی۔

ہارپر نے بے یقینی سے ایلا کی طرف دیکھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاید اسے بھی یقین نہیں تھا کہ جریر ایسا کرے گا۔

"تم میوکی کو میری کمزوری سمجھ رہے ہو؟ نہیں تم غلطی کر رہے ہو۔ میوکی میری کمزوری نہیں، میری طاقت ہے۔ اگر اسے بچانے کے لیے مجھے اس عمارت سے کودنا پڑے تو نوٹ اے بِگ ڈیل مائی لیڈی کے لیے کچھ بھی۔"

مگر اگلے لمحے جریر نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے ذہن میں صرف ایک چہرہ ابھرا۔ میوکی، اس کی مسکراہٹ، اس کی آواز، اس کی وہ ضد کہ وہ کبھی اسے اکیلا نہیں چھوڑے گا۔ جریر کے ہونٹ ہلے۔ بہت دھیرے سے۔"مائی لیڈی۔"

پھر اس نے کوئی سوال نہیں کیا۔ کوئی بحث نہیں کی۔ کوئی ہچکچاہٹ نہیں دکھائی۔ بس ایک قدم پیچھے لیا۔ اور خود کو خالی فضا کے حوالے کر دیا۔

ہارپر کی آنکھیں پھیل گئیں۔"نہیں۔"

"اس نے واقعی۔۔۔"ایلا بھی چند لمحوں کے لیے ساکت رہ گئی۔

جریر کا جسم اندھیرے میں گرتا چلا گیا۔ بارش کی بوندیں اس کے گرد بکھرتی رہیں۔ ہوا اس کے کانوں میں چیخ رہی تھی۔ مگر اس نے آنکھیں نہیں کھولیں۔ جیسے اسے اپنی زندگی کی پرواہ ہی نہ ہو۔ جیسے اس کے لیے صرف ایک چیز اہم ہو۔ میو کی۔

اوپر چھت پر کھڑے ہارپر نے بے یقینی سے کہا۔ "یہ پاگل ہے۔"

"نہیں۔" ایلا نے دھیرے سے جواب دیا۔

اس کی نظریں اس جگہ پر جمی تھیں جہاں جریر غائب ہوا تھا۔ "یہی چیز اسے خطرناک بناتی ہے۔"

"وہ اپنی جان کی قیمت نہیں جانتا۔"

"اور جو شخص اپنی جان سے نہ ڈرے۔"

"اسے شکست دینا سب سے مشکل ہوتا ہے۔"

نیچے جریر تیزی سے گرتا چلا جا رہا تھا۔ پھر اچانک دھڑام

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کا جسم عمارت کی بیرونی دیوار سے ٹکرایا۔ شدید درد پورے وجود میں دوڑ گیا۔ لیکن عین آخری لمحے پر اس کا ہاتھ ایک کھلی کھڑکی کے لوہے کے فریم سے جا لپٹا۔ اس کی گرفت پھسل رہی تھی۔ بارش لوہے کو مزید خطرناک بنا رہی تھی۔ نیچے سینکڑوں فٹ گہرائی تھی۔ ایک غلط حرکت اور سب ختم ہو جاتا۔ جریر ہوا میں معلق تھا۔ ایک ہاتھ سے کھڑکی کے فریم کو پکڑے۔ دوسرا بازو زخمی۔ سانسیں بے ترتیب۔ مگر اس کی زمردی آنکھیں اب کھل چکی تھیں۔ اور ان میں صرف ایک ہی چیز جل رہی تھی۔ میو کی کو ڈھونڈنے کا جنون۔ جبکہ اوپر ایلا اور ہارپر رات کے اندھیرے میں غائب ہو چکے تھے۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بارش اب بھی برس رہی تھی، مگر جریر نے کھڑکی کے فریم سے خود کو اوپر کھینچ لیا تھا۔ زخمی بازو سے خون بہہ رہا تھا اور ہر حرکت درد پیدا کر رہی تھی، لیکن اس کے ذہن میں صرف ایک سوال گونج رہا تھا۔ میو کی واقعی کہاں ہے؟

اس نے گلی کے ایک سنسان کونے میں آکر دیوار کا سہارا لیا۔ قریب لگے اسٹریٹ لیمپ کی زرد روشنی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ بارش کی بوندیں اس کے بالوں سے ٹپک رہی تھیں جبکہ اس کے بازو سے خون آہستہ آہستہ زمین پر گر رہا تھا۔

اس نے فوراً اپنا فون نکالا اور ہانا کا نمبر ملایا۔

چند لمحوں بعد کال رسیو ہوئی۔ "جریر؟"

"ہانا، مجھے تمہاری مدد چاہیے۔"

ہانا اس کی آواز میں چھپی تھکن اور بے چینی فوراً محسوس کر گئی۔ "کیا ہوا؟"

"میوکی کے گھر جاؤ ابھی۔"

"میوکی؟"

"ہاں کئی دنوں سے وہ آفس نہیں آئی۔ مجھے اس سے بات کرنی ہے۔"

ہانا چند لمحے خاموش رہی۔ "اچھا ٹھیک ہے۔ میں دیکھتی ہوں۔ میں اس کے ساتھ ہی ہوں۔"

Clubb of Quality Content

کچھ دیر بعد ہانا میو کی کے کمرے کی طرف بڑھی۔راہداری غیر معمولی طور پر خاموش تھی۔وہ آہستہ آہستہ میو کی کے کمرے تک پہنچی اور دروازہ کھولا۔میو کی بیڈ پر بیٹھی تھی۔کمرے کی مدھم روشنی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔

وہ شاید نیند سے جاگ گئی تھی۔اس کی آنکھوں کے نیچے ہلکے سائے نمایاں تھے۔"اوہ تو تم ابھی تک جاگ رہی ہو؟"ہانا دروازے سے ٹیک لگا کر مسکرائی۔

میو کی چونک کر پلٹی۔"ہانا؟"

ہانا نے فون اس کی طرف بڑھایا۔"تمہارے ایک دوست کی کال ہے۔"میو کی نے اسکرین کی طرف دیکھا۔اور اگلے ہی لمحے اس کی سانس رک گئی۔جریر۔اس کا نام اسکرین پر جگمگا رہا تھا۔

دوست وہ نہیں جو صرف خوشیوں میں ساتھ کھڑا ہو،دوست وہ ہوتا ہے جو پوری دنیا کے خلاف جا کر بھی تمہارا ہاتھ نہ چھوڑے۔

اس نے فوراً کال لے لی۔ویڈیو آن ہوئی۔اسکرین پر جریر نظر آیا۔

بارش میں بھیگا ہوا۔ گلی کے کونے میں کھڑا۔ پیچھے زرد روشنی تھی۔ چہرے پر تھکن اور بازو پر واضح زخم تھا۔ میو کی کا دل دھک سے رہ گیا۔ "جریر"

اس کی آواز فوراً بدل گئی۔ "تم ٹھیک ہو؟"

"کیا ہوا تمہیں؟" جریر نے فوراً نظریں ہٹالیں۔

جیسے زخم چھپانا چاہتا ہو۔ "میں ٹھیک ہوں۔"

"جھوٹ۔" میو کی نے فوراً جواب دیا۔

"تم زخمی ہو۔"

"صرف خراش ہے۔"

"یہ خراش نہیں لگ رہی۔"

چند لمحوں کی خاموشی چھا گئی۔

پھر جریر نے دھیرے سے پوچھا۔

"تم کیسی ہو؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میو کی حیران رہ گئی۔ وہ خود زخمی کھڑا تھا۔ مگر پوچھ اس کی خیریت رہا تھا۔ "میں ٹھیک ہوں۔" پھر اس کی نظریں جریر کے بازو پر گئیں۔ "مگر تم نہیں ہو۔"

جریر ہلکا سا مسکرایا۔ "ڈاکٹر نے کیا بتایا کب تک ٹھیک ہو جاؤ گی؟" میو کی کی آنکھوں میں نمی سی آگئی۔

"اتنی فکر ہے تو تمہیں یہاں ہونا چاہیے۔"

جریر چند لمحے خاموش رہا۔ بارش مسلسل اس کے کندھوں پر گر رہی تھی۔ پھر اس نے دھیرے سے کہا۔ "اگر میرے بس میں ہوتا تو شاید میں ابھی وہیں ہوتا۔"

میو کی نے نظریں جھکا لیں۔

"پھر مت جایا کرو ایسی جگہوں پر جہاں تمہیں چوٹ لگے۔"

جریر کی ہنسی بہت مدھم تھی۔ "کوشش کروں گا۔"

"وعدہ؟"

Clubb of Quality Content

"وعدہ کرنے سے پہلے پورا کرنا آنا چاہیے۔" میو کی پہلی بار مسکرا دی۔ "تم ہمیشہ ایسی باتیں کیوں کرتے ہو جن کا سیدھا جواب نہیں ہوتا؟"

جریر نے اسے چند لمحے خاموشی سے دیکھا۔اس کی آنکھوں میں وہ نرمی تھی جو شاید دنیا میں صرف میو کی کے لیے تھی۔

"کیونکہ کچھ لوگوں کے لیے سیدھے جواب کافی نہیں ہوتے۔"

دونوں چند لمحے خاموش رہے۔ صرف ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے۔ جیسے الفاظ کی ضرورت ہی نہ ہو۔ پھر اچانک جریر سیدھا کھڑا ہو گیا۔اس کی نظریں کسی فیصلے پر جم گئی تھیں۔ "مائی لیڈی۔"

Clubb of Quality Content!

"ہاں؟"

"فون مت رکھنا۔"

"کیوں؟"

جریر کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

"بس مت رکھنا۔"

اگلے ہی لمحے وہ دوڑ پڑا۔

فون اب بھی آن تھا۔

دوستی ایک ایسا رشتہ ہے جو بغیر کسی شرط کے نبھایا جاتا ہے۔

میوکی نے حیرانی سے اسکرین کی طرف دیکھا۔

بارش میں بھیگا ہوا جریر تیزی سے گلیاں پار کر رہا تھا۔

خون اب اس کے بازو سے مزید بہنے لگا تھا۔

ہر قدم کے ساتھ سرخ قطرے سڑک پر گر رہے تھے۔

"جریر!" میوکی گھبرا گئی۔ "رک جاؤ۔"

مگر وہ نہیں رکا۔ وہ دوڑتا ہوا سڑک پار کر گیا۔

گاڑیوں کے ہارن گونج اٹھے۔ تیز روشنیاں اس کے اطراف سے گزرتی رہیں۔ آخر کار وہ اپنی سیاہ کار تک پہنچ گیا۔ دروازہ کھولا۔ اندر بیٹھا۔ انجن گرجا۔ اور اگلے ہی لمحے گاڑی رات کے

اندھیرے میں تیر کی طرح نکل گئی۔ میو کی خاموشی سے اسکرین دیکھتی رہی۔ شہر کی روشنیاں پیچھے چھوٹتی جارہی تھیں۔ عمارتیں ختم ہورہی تھیں۔ ہائی وے شروع ہوچکا تھا۔ رفتار خطرناک حد تک بڑھ چکی تھی۔ جریر کا ایک ہاتھ اسٹیئرنگ پر تھا۔ دوسرے بازو سے خون اب بھی بہہ رہا تھا۔

مگر اس کی نظریں صرف سامنے جمی تھیں۔ جیسے پوری دنیا میں اس وقت صرف ایک منزل ہو۔ اور کئی منٹ بعد اسکرین پر میو کی نے پہچانا۔ یہ راستہ اس کی موجودہ جگہ کی طرف جارہا تھا۔ اس کا دل زور سے دھڑکا۔ "جریر۔" اس نے سرگوشی کی۔ مگر جواب میں صرف گاڑی کے انجن کی گرج سنائی دی۔ اور پھر اس کے گھر کے باہر ہیڈلائٹس کی روشنی نمودار ہوئی۔ گاڑی آکر رکی۔ بارش اب بھی برس رہی تھی۔ اور جریر واقعی اس کے دروازے تک پہنچ چکا تھا۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

میو کی کا دل اب بھی تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

کھڑکی کے باہر بارش برس رہی تھی اور اس کے ذہن میں بار بار جریر کا زخمی چہرہ گھوم رہا تھا۔ وہ کچھ لمحے فون کی سیاہ پڑی اسکرین کو دیکھتی رہی، پھر آہستہ سے اسے بند کر کے میز پر رکھ دیا۔ اسی وقت دروازہ ہلکے سے کھلا۔ ہانا اندر آئی اور میوکی کو ابھی تک جاگتے دیکھ کر رک گئی۔ "تم ابھی تک سوئی نہیں؟" ہانا نے حیرانی سے پوچھا۔ میوکی نے نظریں چرائیں۔ "نیند نہیں آ رہی تھی۔" ہانا نے بازو باندھ کر اسے دیکھا۔

"یہ جواب تم پچھلے تین دنوں سے دے رہی ہو۔" وہ آ کر بستر کے کنارے بیٹھ گئی۔ "اصل بات کیا ہے؟" میوکی خاموش رہی۔

ہانا نے چند لمحے غور سے اسے دیکھا۔ پھر ہلکی سی مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی۔ "جریر کا فون تھا؟" میوکی فوراً چونک گئی۔ "کیا بات ہوئی؟" ہانا ہنس پڑی۔ "اوہ پلیز، میوکی۔"

"میں تمہاری بیسٹ فرینڈ ہوں۔"

"تمہارا چہرہ مجھ سے زیادہ سچ بولتا ہے۔" میوکی نے بے بسی سے آہ بھری اور کھڑکی کی طرف دیکھنے لگی۔

کچھ لوگ زندگی میں دعا بن کر آتے ہیں، اور دوست بن کر ہمیشہ دل میں رہ جاتے ہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"وہ زخمی تھا۔" ہانا کی مسکراہٹ فوراً مدھم ہو گئی۔ "کیا؟"

"زخمی؟"

"ہاں۔"

"کتنا؟"

"پتا نہیں۔" میو کی کی آواز دھیمی پڑ گئی۔

"لیکن وہ کہہ رہا تھا کہ سب ٹھیک ہے۔" ہانا نے فوراً آنکھیں گھمائیں۔ "اور تم نے یقین کر لیا؟"

"نہیں۔" میو کی نے فوراً جواب دیا۔ "اسی لیے تو پریشان ہوں۔"

کمرے میں چند لمحے خاموشی رہی۔ بارش کی آواز کھڑکی سے ٹکرا رہی تھی۔ پھر ہانا نے آہستہ سے کہا۔

"تم جانتی ہو ناجر یر ایسا آدمی نہیں جو اپنی تکلیف کسی کو دکھائے۔" میو کی نے سر جھکا لیا۔ "یہی بات تو مجھے ڈراتی ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیوں؟" ہانا نے نرمی سے پوچھا۔ میو کی نظریں فرش پر جم گئیں۔ "کیونکہ وہ ہر بار خود کو خطرے میں ڈال دیتا ہے۔"

"جیسے اس کی اپنی زندگی کی کوئی قیمت ہی نہ ہو۔"

ہانا خاموشی سے سنتی رہی۔ "اور سب سے عجیب بات جانتی ہو؟" میو کی کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

"وہ خود زخمی کھڑا تھا۔ لیکن پوچھ رہا تھا کہ میں کیسی ہوں۔" ہانا نے چند لمحے اسے دیکھا۔

پھر اس کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"اوہ یہ تو کافی خطرناک علامت ہے۔"

میو کی نے حیرانی سے سر اٹھایا۔ "کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ۔" ہانا نے جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑ دی۔

"ہانا!" میو کی نے تکیہ اٹھا کر اس کی طرف مارنے کی کوشش کی۔ ہانا ہنس پڑی۔

"میں صرف اتنا کہوں گا کہ کوئی آدمی شدید زخمی ہونے کے باوجود اگر اپنی فکر چھوڑ کر کسی اور کی خیریت پوچھ رہا ہو تو اس شخص کی اہمیت عام لوگوں جیسی نہیں ہوتی۔"

میو کی خاموش ہو گئی۔

"تو تم اس کے لیے عام انسان نہیں ہو۔" اس کے گالوں پر ہلکی سی سرخی ابھر آئی۔ ہانا نے فوراً وہ سرخی نوٹ کر لی۔

"اوہو میں نے کچھ زیادہ ہی سچ بول دیا کیا؟"

"چپ کرو۔" میو کی نے نظریں چرا لیں۔ ہانا نرم لہجے میں مسکرائی۔ "میو تم اس کی فکر کرتی ہو نا؟"

Clubb of Quality Content!

دوست وہ آئینہ ہے جو ہماری خامیوں پر ہنستا بھی ہے اور ضرورت پڑنے پر انہیں سنوارتا بھی ہے۔

میو کی نے کھڑکی کے باہر گرتی بارش کو دیکھا۔ کافی دیر تک جواب نہ دیا۔ پھر آہستہ سے بولی۔ جب بھی وہ زخمی ہوتا ہے۔ پتا نہیں کیوں ایسا لگتا ہے جیسے میرے کسی اپنے کو چوٹ لگی

ہو۔" ہانا کی مسکراہٹ نرم پڑ گئی۔ اس نے آگے بڑھ کر میو کی کا ہاتھ تھام لیا۔ "تو پھر شاید تمہیں خود سے یہ سوال پوچھ لینا چاہیے۔ کہ آخر کیوں؟"

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ صرف بارش کی آواز باقی تھی۔ میو کی نے نظریں جھکا لیں۔ اور دل میں پہلی بار اس سوال کا جواب ڈھونڈنے کی کوشش کی جس سے وہ کئی دنوں سے بھاگ رہی تھی۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*_*

ہانا کے جانے کے بعد کمرہ ایک بار پھر خاموش ہو گیا۔ بارش کی مسلسل آواز فضا میں گونج رہی تھی، مگر میو کی کے ذہن میں صرف ایک ہی شخص تھا۔ جریر۔ وہ کچھ دیر کھڑکی کے پاس بیٹھی رہی، پھر اچانک جیسے کوئی خیال آیا ہو، اس نے فوراً اپنا فون اٹھایا۔ "شاید وہ ابھی راستے میں ہو۔" اس نے آہستہ سے خود سے کہا۔ اس کی انگلی جریر کے نام پر رکی، پھر اس نے کال بٹن دبا دیا۔ فون بجنے کے بجائے چند سیکنڈ خاموش رہا۔ میو کی کی دھڑکن تیز ہو گئی۔ پھر ایک مشینی آواز سنائی دی۔

"آپ جس نمبر پر رابطہ کرنا چاہتے ہیں، اس وقت دستیاب نہیں ہے۔" کال منقطع ہو گئی۔ میو کی کے ماتھے پر شکن ابھری۔ "کیا؟"

اس نے فوراً دوبارہ کال کی۔ اس بار بھی وہی جواب۔ فون بند تھا۔ اب اس کے دل میں بے چینی نے جنم لینا شروع کر دیا۔

"نہیں۔" اس نے فوراً ایک پیغام ٹائپ کیا۔

"جریر، تم کہاں ہو، کیا تم ٹھیک ہو؟" پیغام بھیجنے کی کوشش کی گئی، مگر کوئی جواب نہ آیا۔ اسے یاد آیا کہ چند منٹ پہلے ویڈیو کال کے دوران جریر کے فون کی اسکرین کے اوپر سرخ رنگ کا بیٹری آئیکن بار بار چمک رہا تھا۔ تب اس نے توجہ نہیں دی تھی۔ مگر اب وہ دھیرے سے بولی۔ "اس کی بیٹری شاید ختم ہو گئی ہو۔" یہ سوچ منطقی تھی۔ مگر اس کے دل کو تسلی نہیں دے رہی تھی۔ کیونکہ آخری بار اس نے جریر کو زخمی حالت میں دیکھا تھا۔ بارش میں بھیگا ہوا۔ بازو سے خون بہتا ہوا۔ خطرناک رفتار سے گاڑی چلاتا ہوا۔ میو کی نے ایک بار پھر کال کی۔ پھر ایک بار۔ پھر ایک بار۔ مگر ہر بار وہی خاموشی۔ وہی بند فون۔ اس نے آہستہ سے آنکھیں بند کر لیں۔

"بس بیٹری ختم ہوئی ہو گی۔"اس نے دل ہی دل میں دعا کی۔

"بس اتنا ہی ہو۔" کھڑکی کے باہر بجلی چمکی۔ کمرہ چند لمحوں کے لیے روشن ہو گیا۔ میو کی کی نظریں غیر ارادی طور پر کھڑکی سے گیٹ کی طرف چلی گئیں۔ دل عجیب سی بے چینی سے بھر گیا تھا۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ جریر اس وقت کہاں ہے۔

مگر نہ جانے کیوں اسے محسوس ہو رہا تھا کہ آج کی رات ابھی ختم نہیں ہوئی۔ اور کہیں بارش میں کوئی شخص زخمی بازو کے ساتھ اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

باہر رات کافی گزر چکی تھی۔ بارش اب ہلکی پھوار میں بدل چکی تھی۔ میو کی نے کئی بار جریر کو کال کرنے کی کوشش کی، مگر ہر بار فون بند ملا۔ آخر کار تھکن اور پریشانی نے اس پر غلبہ پا لیا۔ وہ بستر پر لیٹ گئی، مگر نیند بھی بے چین تھی۔

کب اس کی آنکھ لگ گئی، اسے خود بھی معلوم نہ ہوا۔ خواب میں اس نے خود کو ایک لمبے، خاموش پل پر کھڑا پایا۔ نرم برف گر رہی تھی۔ چاروں طرف خاموشی اور سکون کا راج تھا۔

میو کی ایک قدیم جاپانی لکڑی کے پُل پر کھڑی تھی، جہاں نیچے بہنے والی ندی برف کی چادر اوڑھے، ہولے ہولے گنگنا رہی تھی۔

چیری بلاسم کے درختوں کے نیچے۔ نرم ہوا میں گلابی پنکھڑیاں اس کے بالوں سے الجھ رہی تھیں۔ اور سامنے جریر کھڑا تھا، سفید شرٹ میں، خاموش، جیسے وہ صرف اسی منظر کا حصہ ہو۔

"مائی لیڈی۔" اس کی آواز بہت مدھم تھی، دل میں اترتی، خاموشی کو توڑتی ہوئی۔ میو کی نے نظریں جھکائیں، مگر دل کی دھڑکن تیز ہو چکی تھی۔ جریر آہستہ آہستہ قریب آیا، اور ایک پنکھڑی اس کے بالوں سے چن کر بولا۔

"یہ رنگ تم پر کچھ زیادہ ہی جچتا ہے۔"

میو کی نے ہنستے ہوئے پلکیں جھکا لیں۔ بس ہوا، پنکھڑیاں، اور دل کی آواز تھی۔ جریر کی زمردی آنکھوں میں وہی گہری سنجیدگی تھی جو اسے ہمیشہ بے چین کر دیتی تھی۔

کچھ دیر دونوں خاموش رہے۔

پھر میو کی نے آہستہ سے کہا۔

"تم ہمیشہ اتنی خاموشی سے کیوں آجاتے ہو؟"

جریر کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

"شاید اس لیے کہ تم ہمیشہ مجھے ڈھونڈ رہی ہوتی ہو۔" میو کی نے بے اختیار نظریں جھکا لیں۔پل کے نیچے پانی کی آواز گونج رہی تھی۔ پھر اس نے دھیرے سے پوچھا۔

"اگر ایک دن میں تمہیں نہ ڈھونڈ سکوں تو؟"

جریر چند لمحے خاموش رہا۔ پھر اس نے آہستہ سے جواب دیا،۔

"تو میں خود تمہیں ڈھونڈنے آجاؤں گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم اب اتنے خاموش کیوں رہتے ہو؟" وہ آہستہ سے بولی۔

جریر نے نظریں جھکائیں، پھر آہستہ آہستہ اس کی طرف قدم بڑھائے۔ان کے درمیان چند قدم کا فاصلہ تھا، جواب جریر کی خاموش چال سے کم ہوتا جا رہا تھا۔

"کیونکہ میری خاموشی میں صرف تمہاری آواز گونجتی ہے۔"

میو کی کا دل دھڑک اُٹھا۔ یہ جملہ شاید خواب میں بھی زیادہ حقیقت سا لگا۔

اگلے لمحے جریر نے اس کا ہاتھ تھاما- اتنی نرمی سے جیسے کوئی قیمتی شیشے کی چیز ہو۔

"تمہیں معلوم ہے؟ اگر کبھی دنیا کے شور میں تم مجھے بھول بھی جاؤ، تو میں اس خاموش لمحے میں تمہیں یاد رکھوں گا- ہمیشہ کے لیے۔"

ہوا کا ایک جھونکا آیا۔ دھند مزید گہری ہو گئی۔

اور جریر کی شکل آہستہ آہستہ اس دھند میں مدھم ہونے لگی۔

"جریر۔" میوکی نے گھبرا کر اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"مت جاؤ۔" مگر اس کے الفاظ ہوا میں گم ہو گئے۔

میوکی کی آنکھوں میں نمی تیر گئی۔ وہ لمحہ اتنا سچا لگ رہا تھا کہ وہ اسے حقیقت مان بیٹھتی مگر اچانک دور کہیں بجلی چمکی۔ اور اسی لمحے میوکی کی آنکھ کھل گئی۔ اس کی سانس تیز چل رہی تھی۔ کمرے میں مدھم روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

Clubb of Quality Content

میوکی نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔ کمرہ ساکت تھا، مگر دل اب بھی خواب کی شدت سے دھڑک رہا تھا۔ وہ چند لمحے کے لیے گم صم بیٹھی رہی، جریر کے ہاتھ کی حدت جیسے اب بھی اس کی انگلیوں پر زندہ تھی۔

خواب، حقیقت سے زیادہ حقیقت ہوتے ہیں کیونکہ وہ دل سے جُڑے ہوتے ہیں، دماغ سے نہیں۔ چند لمحوں تک وہ خواب اور حقیقت کے درمیان الجھی رہی۔ پھر اسے احساس ہوا۔ کوئی اس کے کمرے میں موجود تھا۔ اس کا دل زور سے دھڑکا۔ وہ فوراً سیدھی ہو کر بیٹھی۔ اور اگلے ہی لمحے اس کی سانس رک گئی۔ بستر کے قریب رکھی کرسی پر کوئی بیٹھا تھا۔ سیاہ لباس، بارش سے نم بال، زخمی بازو پر عارضی پٹی اور زمردی آنکھیں جو خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھیں۔ جریر۔

میوکی چند سیکنڈ تک پلک بھی نہ جھپکا سکی۔ اسے لگا شاید وہ اب بھی خواب دیکھ رہی ہے۔ "جریر؟" اس کی آواز سرگوشی سے بھی دھیمی تھی۔ جریر نے ہلکا سا سر جھکایا۔ "جاگ گئی؟"

میوکی کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ "تم۔۔۔"

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

جریر نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی۔

"تم نے کہا تھا نا اگر فکر ہے تو میرے پاس ہونا چاہیے۔ دیکھو، تم نے بلایا اور میں آ گیا۔ مائی لیڈی ایک بار آواز دو، میں دنیا کے کسی بھی کونے میں ہوں، تمہارے سامنے حاضر ہو جاؤں گا۔" اس کے ہونٹوں پر مدھم سی مسکراہٹ آئی۔

میو کی اسے خاموشی سے دیکھتی رہی۔ کچھ لمحے پہلے وہ خواب میں یہی شخص کھو رہی تھی اور اب وہ حقیقت میں اس کے سامنے بیٹھا تھا۔ اچانک اس کی نظر جریر کے زخمی بازو پر گئی۔ پٹی کے کنارے سے ہلکا سا خون اب بھی جھلک رہا تھا۔ اس کے چہرے کی رنگت فوراً بدل گئی۔ "تم زخمی ہو۔"

جریر نے جیسے بات کو معمولی بنانا چاہا۔ "میں ٹھیک ہوں۔"

"یہ تمہارا سب سے بڑا جھوٹ ہے۔" میو کی فوراً بولی۔

جریر چند لمحے خاموش رہا۔ پھر اس نے نظریں کھڑکی کی طرف موڑ لیں۔ کھڑکی کے باہر بارش کے قطرے اب بھی شیشے پر گر رہے تھے۔ "شاید۔"

میو کی آہستہ آہستہ بستر کے کنارے تک آئی۔اس کے ہاتھ کرسی تک آئے۔"تم نے دروازہ بھی استعمال نہیں کیا، ہے نا؟"

جریر کے چہرے پر ہلکی سی شرمندہ مسکراہٹ آئی۔

"دروازے میں وقت لگتا۔"

میو نے بے اختیار سر پکڑ لیا۔

"تم واقعی ناممکن آدمی ہو۔"

"یہ تعریف تھی یا شکایت؟"

"دونوں۔"

پہلی بار اس رات میو کی ہلکا سا ہنسی۔

اور جریر نے محسوس کیا کہ شاید اتنی لمبی، خطرناک رات کے بعد یہی مسکراہٹ وہ چیز تھی جس کے لیے وہ زخمی حالت میں بھی شہر کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک آیا تھا۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

Clubb of Quality Content!

کچھ دیر تک کمرے میں خاموشی چھائی رہی۔ باہر بارش کی آخری بوندیں کھڑکی سے ٹکرا رہی تھیں جبکہ اندر صرف گھڑی کی ٹک ٹک سنائی دے رہی تھی۔ جریر نے ایک نظر میو کی پر ڈالی، جواب بھی اس کے زخمی بازو کو تشویش سے دیکھ رہی تھی۔ "اب تمہیں سونا چاہیے۔"

میو کی نے فوراً انکار میں سر ہلایا۔ "اور تم؟"

"میں یہیں ہوں۔"

"یہیں؟"

"نیچے۔" جریر نے سکون سے جواب دیا۔

"کہیں نہیں جا رہا۔"

ہر شخص قسمت سے نہیں ملتا، کچھ دوست اللہ کی خاص رحمت بن کر زندگی میں آتے ہیں۔

میو کی چند لمحے خاموش رہی۔ شاید وہ مزید بحث کرنا چاہتی تھی، مگر اس کی آنکھوں کی تھکن واضح تھی۔ جریر کھڑا ہو گیا۔ "آرام کرو، مائی لیڈی۔"

"صبح بات کریں گے۔" یہ کہہ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

Clubb of Quality Content

میو کی نظریں اس کا پیچھا کرتی رہیں، یہاں تک کہ دروازہ بند ہو گیا۔نیچے ڈرائنگ روم میں مدھم روشنی جل رہی تھی۔

رین صوفے پر بیٹھا کچھ پڑھ رہا تھا جب جریر سیڑھیوں سے نیچے اترا۔رین نے سر اٹھایا۔"آخر تم آہی گئے۔"

جریر نے ہلکا سا سر ہلایا۔"شکریہ۔"

"کس بات کا؟"

"مجھے اندر آنے دینے کے لیے۔"

رین مسکرادیا۔"اگر میں نہ بھی آنے دیتا تو میرا خیال ہے تم پھر بھی اندر آجاتے۔"

جریر پہلی بار ہلکا سا ہنسا۔"ممکن ہے۔"

اسی دوران ایک اور دروازہ کھلا۔

بھاری قدموں کی آواز سنائی دی۔

میو کے والد اندر آئے۔ان کی نظر پہلے رین پر گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پھر جریر پر آ کر رک گئی۔ کمرے میں ایک لمحے کے لیے خاموشی چھا گئی۔ یہ پہلی بار تھا کہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے۔ رین فوراً سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ جریر بھی احتراماً کھڑا ہو گیا۔ کیوان نے چند لمحے اسے غور سے دیکھا۔ بارش سے بھیگا کوٹ، زخمی بازو اور حیرت انگیز طور پر پر سکون چہرہ تھا۔

"تو تم جریر ہو۔" ان کی آواز سنجیدہ تھی۔

جریر نے سر جھکا کر جواب دیا۔ "جی۔"

"میو کی اکثر تمہارا ذکر کرتی ہے۔"

یہ سن کر رین نے فوراً نظریں دوسری طرف کر لیں تاکہ اپنی مسکراہٹ چھپا سکے۔ جریر کے چہرے پر بھی لمحہ بھر کے لیے حیرت نمودار ہوئی۔ "امید ہے اچھی باتیں کرتی ہو گی۔"

رین کو ہنسی آ گئی۔ مگر کیوان سنجیدہ رہا۔

"یہ ابھی فیصلہ ہونا باقی ہے۔" چند لمحے خاموشی رہی۔

پھر ان کی نظر جریر کے زخمی بازو پر گئی۔

"تمہیں ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔"

"میں ٹھیک ہوں۔"

"یہ جواب میو کی طرح ہے۔"رین فوراً بولا۔

"جب وہ بیمار ہوتی ہے تو یہی کہتی ہے۔"

جریر نے پہلی بار واقعی مسکرا کر کیوان کی طرف دیکھا۔

اور کمرے کی فضا کچھ ہلکی ہو گئی۔اوپر میو کی بالآخر سو گئی تھی۔ مگر نیند پر سکون نہ تھی۔اچانک خواب میں اس نے خود کو ایک تاریک راہداری میں کھڑا پایا۔ہر طرف اندھیرا تھا۔

دیواروں پر سرخ روشنیاں جھلملا رہی تھیں۔دور کہیں الارم بج رہا تھا۔وہ جریر کو آواز دے رہی تھی۔"جریر"

"جریر!"مگر کوئی جواب نہیں آ رہا تھا۔پھر اچانک اس نے اسے دیکھا۔دور دھندلے اندھیرے میں جریر زمین پر گرا ہوا تھا۔اس کے آس پاس خون پھیلا ہوا تھا۔اور ہار پر کا ماسک

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اندھیرے میں چمک رہا تھا۔ "نہیں۔" میو کی چیخی اور اس کی طرف دوڑنے لگی۔ مگر جتنا وہ آگے بڑھتی، فاصلہ اتنا ہی بڑھ جاتا۔

پھر اچانک جریر نے سر اٹھایا۔ اس کی زمردی آنکھیں اس کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ اور اگلے ہی لمحے وہ اندھیرے میں غائب ہو گیا۔ "جریر!" میو کی چیخ کے ساتھ اس کی آنکھ کھل گئی۔ اس کی سانس بری طرح پھول رہی تھی۔ ماتھے پر پسینہ تھا۔ چند لمحے اسے سمجھ ہی نہ آیا کہ وہ کہاں ہے۔

پھر اسے یاد آیا۔ جریر نیچے ہے۔ گھر میں ہے۔ محفوظ ہے۔ مگر اس کے دل کی بے چینی اب بھی ختم نہیں ہوئی تھی۔ جیسے خواب صرف خواب نہ ہو۔ بلکہ آنے والے خطرے کا کوئی سایہ ہو۔

_*_*_*_*_*_*_*_*_*_*

نیچے ہال میں آگ جل رہی تھی۔ چمنی کے اندر لکڑیاں دھیرے دھیرے جل رہی تھیں اور ان کی نارنجی روشنی دیواروں پر لرزتے ہوئے سائے بنا رہی تھی۔ باہر جنگل میں طوفان شدت اختیار کر چکا تھا۔ ہوا درختوں کو جھنجھوڑ رہی تھی، بارش کھڑکیوں پر مسلسل دستک

دے رہی تھی، اور کبھی کبھار آسمان پر بجلی چمکتی تو پورا کمرہ ایک لمحے کے لیے سفید روشنی میں نہا جاتا۔ کیوان چمنی کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔ اس کا چہرہ سنجیدہ تھا۔ باپ کا چہرہ۔ ایک ایسا باپ جو اپنی بیٹی کے معاملے میں کسی پر آسانی سے یقین نہیں کرتا۔

اس کے سامنے جریر کھڑا تھا۔ اس کا زخمی بازو اب بھی پٹی میں بندھا ہوا تھا، مگر اس کی آنکھوں میں درد سے زیادہ اضطراب تھا۔ "مجھے آپ سے اکیلے میں بات کرنی ہے۔"

کیوان نے آہستہ سے سر ہلایا۔ چند لمحوں بعد پورا ہال خاموش ہو گیا۔ صرف طوفان کی آواز باقی رہ گئی۔ جریر نے گہرا سانس لیا۔ پھر پہلی بار بغیر کسی تمہید کے بولا۔

"میو کی خطرے میں ہے۔"

کیوان کے چہرے کا رنگ نہ بدلا۔ وہ خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔ "میں جانتا ہوں میری بیٹی محفوظ ہے۔" اس کی آواز مضبوط تھی۔ "وہ میرے گھر میں ہے۔ میرے لوگوں کے درمیان ہے۔ اور یہاں تک پہنچنا آسان نہیں۔" جریر نے نظریں جھکا لیں۔

پھر اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا ڈیوائس نکالا۔

"میں بھی یہی سمجھتا تھا۔" اس نے ریکارڈنگ چلا دی۔

Clubb of Quality Content

کمرے میں ایلا کی آواز گونج اٹھی۔"اگر ضرورت پڑی تو میو کی کو استعمال کریں گے۔" پھر ہارپر کی آواز سنائی دی۔"وہی ہماری کمزوری ہے اور جریر کی بھی۔"

کیوان کے ماتھے پر پہلی شکن نمودار ہوئی۔اس کی نظریں سکرین پر جم گئیں۔ریکارڈنگ ختم ہوئی تو چند لمحوں تک خاموشی چھائی رہی۔چمنی میں جلتی لکڑی کی آواز تک سنائی دے رہی تھی۔

"یہ کب کی ہے؟"کیوان نے آہستہ سے پوچھا۔

"آج رات۔"جریر کا جواب مختصر تھا۔

کیوان نے نظریں بند کرلیں۔

ایک باپ کے لیے اس سے زیادہ خوفناک بات کوئی نہیں ہوتی کہ کوئی اس کی اولاد کو نشانہ بنانے کی منصوبہ بندی کر رہا ہو۔

مگر اگلے ہی لمحے اس نے خود کو سنبھال لیا۔

"تم کیا چاہتے ہو؟"

"میرے پاس ایک محفوظ جگہ ہے۔ہم میو کی کو وہاں لے جاتے ہیں۔" جریر نے سیدھا اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

کیوان فوراً پلٹا۔اس کی آنکھوں میں شک نمایاں تھا۔

"اور میں اپنی بیٹی کو تمہارے ساتھ بھیج دوں؟"

"صرف تمہارے کہنے پر؟" بارش کی ایک تیز لہر شیشوں سے ٹکرائی۔کمرے میں تناؤ مزید بڑھ گیا۔

"میں ایک باپ ہوں، جریر۔" کیوان کی آواز اب سخت ہو چکی تھی۔"تم جانتے بھی ہو تم مجھ سے کیا مانگ رہے ہو؟"

"میں اپنی زندگی کی سب سے قیمتی چیز تمہارے حوالے کر دوں؟""کیوں؟""میں تم پر یقین کیوں کروں؟"

جریر خاموش رہا۔چند لمحوں تک صرف آگ کی روشنی اس کے چہرے پر لرزتی رہی۔پھر اس نے دھیرے سے کہا۔"ثبوت چاہیے؟"

Clubb of Quality Content

کیوان نے کوئی جواب نہ دیا۔ مگر اس کی خاموشی ہی جواب تھی۔ اگلے لمحے ایک ایسا منظر ہوا جس کیوان نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔

"میں نے زندگی میں کبھی کسی کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے۔"

جریر کی آواز میں عجیب سی سنجیدگی تھی۔

وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھا اور میو کی کے والد کے سامنے رک گیا۔

"لیکن آپ کی بیٹی خاص ہے۔" اس نے سر جھکا لیا۔

"میری منت سمجھ لیجیے۔" پھر پہلی بار اس شخص نے، جس کے سامنے بڑے بڑے لوگ جھکنے سے ڈرتے تھے، خاموشی سے گھٹنے ٹیک دیے۔

"میں آپ کے سامنے گھٹنے ٹیکتا ہوں۔" اس کی آنکھوں میں نہ شرمندگی تھی، نہ کمزوری۔ صرف خلوص تھا۔

"کیونکہ مائی لیڈی کی حفاظت کے لیے جھکنے میں کیسی شرم؟" اس نے دھیرے سے کہا۔

"اگر اسے محفوظ رکھنے کے لیے مجھے اپنی انا، اپنی حیثیت، حتیٰ کہ اپنی جان بھی قربان کرنی پڑے تو میں ایک لمحہ نہیں سوچوں گا۔" پھر اس نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا۔

"دنیا اسے آپ کی بیٹی کہتی ہے۔" اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔ "اور میں اسے اپنی ذمہ داری سمجھتا ہوں۔"

جریر نے آہستہ آہستہ اپنے گھٹنے زمین پر ٹیک دیے۔

کیوان کی آنکھیں پھیل گئیں۔ وہ بے اختیار سیدھا ہو گیا۔

"جریر۔" وہ شخص جو کبھی کسی کے سامنے جھکتا نہیں تھا۔

جس کی آنکھوں میں ہمیشہ عجیب سا غرور اور خوداعتمادی ہوتی تھی۔ وہ آج پہلی بار سر جھکائے بیٹھا تھا۔

چمنی کی روشنی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔

اس کی مٹھی بند تھی۔

اور آواز میں ایسی بے بسی تھی جو شاید اس نے خود بھی پہلے کبھی محسوس نہیں کی تھی۔

"میں اپنی سچائی شاید ثابت نہ کر سکوں۔"

اس نے دھیرے سے کہا۔"شاید میرے پاس ایسے الفاظ بھی نہیں ہیں جو آپ کو مطمئن کر سکیں۔"کیوان ساکت کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ جریر نے سر مزید جھکا لیا۔

"لیکن آج۔"اس کی آواز لرز گئی۔

"آج میں آپ سے ایک باپ کی حیثیت سے درخواست کر رہا ہوں۔" باہر آسمان پر زوردار بجلی کڑکی۔

کمرے میں سفید روشنی پھیل گئی۔اور ایک لمحے کے لیے کیوان نے جریر کے چہرے پر موجود خالص خوف دیکھ لیا۔

اپنے لیے نہیں میو کی کے لیے۔

"اس کے پیچھے بہت خطرناک لوگ ہیں۔"

"ایسے لوگ جن کے بارے میں شاید آپ ابھی سب کچھ نہیں جانتے۔"

"میں نہیں جانتا وہ اس سب میں کیسے شامل ہوئی۔"

"شاید ہمارے پروجیکٹ کی وجہ سے، شاید کسی راز کی وجہ سے یا شاید کسی ایسی چیز کی وجہ سے جس کا ہمیں ابھی اندازہ بھی نہیں۔" اس نے مٹھی بھینچ لی۔

"مگر ایک بات جانتا ہوں۔"

"اگر میں خاموش رہا۔"

"تو وہ اسے نقصان پہنچائیں گے۔"

چمنی کی آگ کی روشنی اس کی آنکھوں میں جھلک رہی تھی۔

وہ زمردی آنکھیں جو ہمیشہ پرسکون رہتی تھیں۔ آج بے چین تھیں۔ "میں آپ سے وعدہ نہیں مانگ رہا۔"

"اعتماد نہیں مانگ رہا۔"

"بس۔" اس نے بمشکل الفاظ ادا کیے۔

"مجھے اس کی حفاظت کرنے دیجئے۔"

"صرف اتنا۔" کمرے میں مکمل خاموشی چھا گئی۔

Clubb of Quality Content

کیوان کے چہرے پر سختی اب بھی موجود تھی۔

مگر اس کی آنکھوں میں کچھ بدل رہا تھا۔

وہ جریر کو دیکھ رہا تھا۔اس شخص کو جو چند گھنٹے پہلے جان کی پرواہ کیے بغیر عمارت سے کود گیا تھا۔جو زخمی حالت میں یہاں پہنچا تھا۔اور جواب اپنی ساری انا، سارا غرور، ساری خودداری ایک طرف رکھ کر صرف ایک درخواست کر رہا تھا۔میوکی کو بچانے کی۔باہر طوفان مزید شدت سے گرجا۔

مگر اندر چمنی کی مدھم روشنی میں کیوان پہلی بار جریر کو صرف ایک پراسرار آدمی کے طور پر نہیں، بلکہ ایک ایسے شخص کے طور پر دیکھ رہا تھا جو اس کی بیٹی کے لیے ہر حد پار کرنے کو تیار تھا۔

*_*_*_*_*_*_*_*

اوپر کمرے میں فضا غیر معمولی طور پر بھاری ہو چکی تھی۔میوکی بستر پر لیٹی ہوئی تھی، مگر اس کا چہرہ درد سے تپ رہا تھا۔اس کی سانسیں بے ترتیب تھیں اور ماتھے پر پسینے کے قطرے ابھر

آئے تھے۔ کبھی وہ بے چینی سے کروٹ بدلتی اور کبھی درد سے آنکھیں بھینچ لیتی۔ہانا اس کے سرہانے کھڑی تھی جبکہ ڈاکٹر رین جلدی سے اپنا میڈیکل بیگ کھول رہا تھا۔

"بخار بڑھ رہا ہے۔" رین نے سنجیدگی سے کہا۔

جریر دروازے کے قریب کھڑا سب کچھ دیکھ رہا تھا۔اس کے چہرے پر وہ سکون نہیں تھا جو ہمیشہ رہتا تھا۔اس کی نظریں بار بار میوکی کے درد سے سکڑے ہوئے چہرے پر جا رکتی تھیں۔رین نے انجیکشن تیار کیا اور احتیاط سے میوکی کے بازو میں لگا دیا۔درد کی شدت سے میوکی نے آنکھیں بند کرلیں اور ہلکی سی سسکی اس کے لبوں سے نکل گئی۔اسی لمحے جریر بے اختیار ایک قدم آگے بڑھا۔"وہ ٹھیک ہو جائے گی نا؟"

کمرے میں چند لمحوں کے لیے خاموشی چھا گئی۔

کیوان، جو دروازے کے پاس کھڑا تھا، پہلی بار چونکا۔اس نے جریر کی طرف دیکھا۔وہ سوال صرف رسمی نہیں تھا۔اس کی آواز میں حقیقی فکر تھی، وہ فکر جو کوئی شخص صرف اس انسان کے لیے محسوس کرتا ہے جو اس کے لیے واقعی اہم ہو۔رین نے سر ہلایا۔

"ابھی اسے آرام کی ضرورت ہے۔لیکن ہمیں جلد نکلنا ہو گا۔"

کیوان کی نظریں چند لمحے جریر پر جمی رہیں۔ شاید پہلی بار اسے محسوس ہوا کہ یہ لڑکا صرف وعدے نہیں کر رہا وہ واقعی اس کی بیٹی کی پرواہ کرتا تھا۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*_*

آدھے گھنٹے بعد گاڑیاں جنگل کے راستے پر دوڑ رہی تھیں۔

آگے والی گاڑی جریر چلا رہا تھا۔اس کے ساتھ اگلی نشست پر کیوان بیٹھا تھا۔ پیچھے میو کی لیٹی ہوئی تھی، بے ہوشی اور نیند کے درمیان کہیں گم،اس کا چہرہ اب بھی زرد پڑا ہوا تھا۔

ان کے پیچھے دوسری گاڑی میں رین اور ہانا موجود تھے۔

رات کا اندھیرا جنگل کو نگل چکا تھا۔

درختوں کے لمبے سائے سڑک پر پھیل رہے تھے۔

صرف ہیڈلائٹس کی روشنی راستہ چیرتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ تبھی دھڑام!

ایک گولی گاڑی کے شیشے سے ٹکرائی۔

"نیچے جھکو۔" جریر گرجا۔

Clubb of Quality Content

اگلے ہی لمحے دونوں طرف سے فائرنگ شروع ہوگئی۔

گولیوں کی بارش جنگل کی خاموشی چیر رہی تھی۔

پیچھے سے دو سیاہ گاڑیاں ان کا تعاقب کر رہی تھیں۔

ہارپر اور ایلا تھے۔ جریر نے گاڑی کو موڑا، مگر دوسری گولی ٹائر کے قریب لگی۔ گاڑی بے قابو ہو کر مٹی پر پھسل گئی۔

"سب باہر نکلو۔" جریر نے دروازہ کھولتے ہی حکم دیا۔

وہ فوراً پیچھے پہنچا اور میو کی کو احتیاط سے اپنی بانہوں میں اٹھالیا۔ وہ بالکل بے حس تھی۔ اس کا سر جریر کے کندھے پر ڈھلک گیا۔ چند لمحوں کے لیے جریر کی آنکھوں میں عجیب سی نرمی ابھری۔ مگر اگلے ہی لمحے ایک اور گولی قریب درخت سے ٹکرائی۔ وہ حقیقت میں واپس آگیا۔ "کیوان آپ سب کو لے کر آگے بڑھیں۔" کیوان نے بندوق سنبھالتے ہوئے سر ہلایا۔

جریر ان کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اکیلا۔ فائرنگ کا رخ اپنی طرف کھینچتے ہوئے۔ اندھیرے میں اس کا سایہ کسی دیوار کی طرح لگ رہا تھا۔ چند منٹ بعد سب لوگ جنگل کے اندر بھاگ

رہے تھے۔ رین اور ہانا میوکی کے قریب تھے۔ جریر بار بار پیچھے مڑ کر دشمنوں کی حرکت دیکھ رہا تھا۔ تبھی ایک دھماکے کی آواز آئی۔ کیوان لڑکھڑا گیا۔ اس کے پاؤں میں گولی لگ چکی تھی۔

ہانا چیخ اٹھی۔ کیوان نے درد سے دانت بھینچ لیے مگر خود کو سنبھال لیا۔ وہ جانتا تھا کہ وقت ان کے خلاف جارہا ہے۔ اس نے جریر کی طرف دیکھا۔ پھر میوکی کی طرف۔ اور آخر کار وہ فیصلہ کرلیا جس کے لیے شاید ایک باپ کو اپنے دل کے خلاف جانا پڑتا ہے۔

"جریر۔" اس کی آواز بھاری ہو چکی تھی۔

"میوکی کو لے کر آگے جاؤ۔"

جریر فوراً بولا۔ "نہیں میں آپ کو یہاں چھوڑ کر نہیں جاسکتا۔"

"یہ حکم ہے۔" کیوان کی آنکھوں میں پہلی بار نمی چمکی۔

"وہ یہی سوچیں گے کہ میری بیٹی میرے پاس ہو گی۔" اس نے زخمی پاؤں پر وزن ڈالنے کی کوشش کی۔ مگر درد سے چہرہ سفید پڑ گیا۔ "میں ان کا دھیان بھٹکاؤں گا۔"

Clubb of Quality Content

"آپ زخمی ہیں۔" جریر کی آواز بلند ہو گئی۔

"مجھے میری بیٹی کی جان بہت قیمتی ہے۔" کیوان تقریباً چیخ پڑا۔ جنگل خاموش ہو گیا۔ چند لمحے دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ پھر کیوان کی آواز ٹوٹ گئی۔ "پلیز۔"

یہ شاید پہلا موقع تھا جب وہ درخواست کر رہا تھا۔

"میری بیٹی کو بچالو۔"

وقت، حالات اور باپ کے خوف نے اس کی ساری ضد توڑ دی تھی۔ اس نے جریر کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ "میں نے تم پر یقین نہیں کیا تھا۔" اس کی آنکھیں بھر آئیں۔

"لیکن اب کرتا ہوں۔ اسے لے جاؤ۔" جریر کی مٹھی بند ہو گئی۔ اس کے پاس بحث کا وقت نہیں تھا۔ صرف چند سیکنڈ تھے۔ اور ایک فیصلہ کیا۔ آخر کار اس نے خاموشی سے سر جھکا دیا۔

رات ختم ہونے لگی تھی۔ افق پر صبح کی پہلی ہلکی روشنی نمودار ہو رہی تھی۔ جنگل دھند میں لپٹا ہوا تھا۔ درختوں کے درمیان سورج کی پہلی کرنیں اترنے لگی تھیں۔ جریر مسلسل چل رہا تھا۔ نہیں وہ دوڑ رہا تھا۔ گھنٹوں سے۔ اس کی سانسیں بھاری ہو چکی تھیں۔ زخمی بازو سے دوبارہ خون رسنے لگا تھا۔ مگر اس نے رفتار کم نہیں کی۔ میو کی اس کی بانہوں میں تھی۔ گہری

نیند میں، پر سکون۔ جیسے اسے دنیا کے کسی خطرے کا علم ہی نہ ہو۔اس کے بال جریر کے بازو پر بکھرے ہوئے تھے۔

اس کا سر اس کے سینے کے قریب ٹکا ہوا تھا۔اور ہر قدم کے ساتھ جریر صرف ایک ہی بات سوچ رہا تھا۔اسے کچھ نہیں ہونے دوں گا۔ صبح کی پہلی سنہری کرن درختوں کے درمیان سے گزر کر ان دونوں پر پڑی۔ایک لمحے کے لیے منظر بالکل خاموش ہو گیا۔ جنگل، دھند، اُبھرتا ہوا سورج اور ایک زخمی شخص جو اپنی ساری طاقت ختم ہونے کے باوجود اپنی بانہوں میں ایک امانت لیے آگے بڑھ رہا تھا۔کیونکہ اب یہ صرف ایک مشن نہیں رہا تھا۔اب یہ اس وعدے کی حفاظت تھی۔جو اس نے ایک باپ سے کیا تھا۔

*_*_*_*_*_*_*_*

گھنٹوں تک جنگل کے پیچیدہ راستوں پر چلنے کے بعد جریر کی رفتار آہستہ آہستہ کم ہونے لگی۔ سورج اب مکمل طور پر نکل آیا تھا۔درختوں کے درمیان سے سنہری روشنی زمین پر بکھر رہی تھی، مگر اس خوبصورتی کے باوجود اس کے چہرے پر تھکن واضح تھی۔زخمی بازو مسلسل درد

کر رہا تھا اور میو کی کا وزن اٹھائے ہوئے اس کے قدم پہلے سے زیادہ بھاری ہو چکے تھے۔ آخر کار جنگل ختم ہونے لگا۔

درختوں کی قطاریں چھٹنے لگیں اور سامنے ایک سنسان دیہی سڑک نمودار ہوئی۔ جریر رک گیا۔ اس نے ایک نظر میو کی پر ڈالی۔ وہ اب بھی سکون سے سو رہی تھی، جیسے دنیا کے شور سے بالکل بے خبر ہو۔ جریر نے آسمان کی طرف دیکھا۔

اسے معلوم تھا کہ ہارپر اور ایلا جلد یا بدیر ان کا سراغ لگا لیں گے۔ انہیں مسلسل حرکت میں رہنا ہو گا۔

دور سے کسی بھاری گاڑی کے انجن کی آواز سنائی دی۔ جریر فوراً چوکس ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ایک پرانا مال بردار ٹرک سڑک پر نمودار ہوا۔ ٹرک لکڑیوں اور سامان سے بھرا ہوا تھا۔

جریر نے سڑک کے کنارے آ کر ہاتھ بلند کیا۔ ٹرک آہستہ آہستہ رکا۔

ڈرائیور نے کھڑکی سے سر نکالا۔ "کیا ہوا؟" جریر نے مختصر جواب دیا۔ "مدد چاہیے۔" ڈرائیور کی نظر فوراً میو کی پر گئی، جو اس کی بانہوں میں بے حس پڑی تھی۔ "وہ ٹھیک ہے؟"

"بیمار ہے۔" جریر نے حقیقت چھپاتے ہوئے کہا۔ بوڑھے ڈرائیور نے چند لمحے دونوں کو دیکھا۔ جریر کے کپڑے مٹی اور خون سے آلودہ تھے۔ مگر اس کی آنکھوں میں ایسی سنجیدگی تھی کہ مزید سوال کرنے کا دل نہ چاہا۔ "پیچھے بیٹھ جاؤ۔"

اس نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ "میں تمہیں اگلے قصبے تک چھوڑ دوں گا۔" جریر نے خاموشی سے سر ہلایا۔

وہ احتیاط سے ٹرک کے پچھلے حصے میں چڑھا۔ لکڑیوں کے درمیان ایک نسبتاً محفوظ جگہ ڈھونڈی۔ پھر آہستہ سے بیٹھ گیا۔ میوکی کو اپنی باہوں سے نکال کر اس نے نہایت احتیاط سے اپنے قریب ٹکا دیا۔ نیند میں بھی میوکی نے بے اختیار اس کی جیکٹ کا کنارہ پکڑ لیا۔ جریر چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔

اس کے چہرے پر پہلی بار ہلکی سی نرمی نمودار ہوئی۔

ٹرک دوبارہ چل پڑا۔ کھڑکھڑاتا ہوا۔ دھول اڑاتا ہوا۔ سڑک پر آگے بڑھنے لگا۔ ہر جھٹکے کے ساتھ لکڑیاں ہلتی تھیں اور باہر کے مناظر تیزی سے پیچھے رہ جاتے تھے۔ جریر نے ایک ہاتھ

سے لکڑی کا سہارا پکڑا جبکہ دوسرے ہاتھ سے میو کی کو گرنے سے بچائے رکھا۔ چند لمحوں بعد میو کی نے بے چینی سے کروٹ لی۔

شاید نیند اور حقیقت کے درمیان کہیں بھٹک رہی تھی۔

اس کے ہونٹوں سے دھیمی سی سرگوشی نکلی۔ "جریر۔"

جریر چونکا۔ اس نے فوراً اس کی طرف دیکھا۔ میو کی کی آنکھیں بند تھیں۔ وہ اب بھی سو رہی تھی۔ مگر اس کا ہاتھ لاشعوری طور پر جریر کی کلائی پر آ کر رک گیا۔

بعض دوست کتابوں کی طرح ہوتے ہیں، جتنا پڑھو اتنے ہی قیمتی لگتے ہیں۔

جریر نے چند لمحے خاموشی سے اس ہاتھ کو دیکھا۔ پھر نظریں دور افق پر جما دیں۔ ٹرک نامعلوم سمت میں بڑھتا جا رہا تھا۔ پیچھے رہ جانے والے جنگل میں شاید اب بھی فائرنگ کی بازگشت موجود تھی۔ کیوان، ہانا اور رین کا انجام ابھی نامعلوم تھا۔ اور سامنے صرف ایک غیر یقینی سفر تھا۔ مگر ایک بات طے تھی۔ جب تک جریر سانس لے رہا تھا، میو کی کو کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا تھا۔

*_*_*_*_*_*_*_*

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جنگل کے دوسرے کنارے پر ہارپر اور ایلا کافی دیر تک ان کے نشانات کا تعاقب کرتے رہے۔ صبح پوری طرح طلوع ہو چکی تھی اور درختوں کے درمیان سے سورج کی روشنی زمین پر بکھر رہی تھی۔ ہارپر بار بار آس پاس کا جائزہ لے رہا تھا جبکہ ایلا ایک ٹوٹے ہوئے راستے کے کنارے جھکی ہوئی قدموں کے نشانات دیکھ رہی تھی۔ اچانک وہ رکی۔ اس کی نظریں سامنے مٹی پر موجود نشانوں پر جم گئیں۔ "رکو۔"

ہارپر فوراً اس کے قریب آیا۔ "کیا ہوا؟"

ایلا نے خاموشی سے آس پاس دیکھا۔ پھر اس کی آنکھوں میں ناگواری ابھری۔ "وہ یہاں نہیں ہیں۔"

"کون؟"

"جریرا اور میوکی۔"

ہارپر نے بھنویں سکیڑ لیں۔ "ناممکن۔"

"نہیں۔" ایلا سیدھی کھڑی ہو گئی۔

Clubb of Quality Content!

"یہاں سے کسی بڑی گاڑی کے ٹائروں کے نشان جا رہے ہیں۔"

چند لمحوں تک دونوں خاموش رہے۔ پھر ہارپر نے مٹھی بھینچ لی۔ "وہ پھر نکل گیا۔"

ایلا نے دور جاتی سڑک کی طرف دیکھا۔ "اور کافی دور نکل چکا ہے۔" ہارپر نے غصے سے قریب کھڑے درخت پر مکا مارا۔ "لعنت!"

ایلا نے سرد لہجے میں کہا۔ "اب جنگل میں وقت ضائع کرنے کا فائدہ نہیں۔"

"ہم واپس جا رہے ہیں۔" چند لمحوں بعد دونوں گاڑی میں بیٹھے اور سڑک کی طرف مڑ گئے۔ ان کے چہروں پر پہلی بار شکست کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

دوسری طرف لیوان، رین اور ہانا شہر واپس پہنچ چکے تھے۔

کیوان کو فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا تھا۔ گولی اس کے پاؤں میں لگی تھی، مگر خوش قسمتی سے جان لیوا نہیں تھی۔ کئی گھنٹوں کے علاج اور سرجری کے بعد اب وہ خطرے سے باہر تھا۔ دوپہر کے وقت اسپتال کے کمرے میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ کھڑکی سے دھوپ اندر آ رہی تھی۔ کیوان بستر پر نیم دراز بیٹھا تھا۔ اس کے چہرے پر تھکن نمایاں تھی، مگر

آنکھوں میں بے چینی اب بھی موجود تھی۔دروازہ کھلااور ہانااندر آئی۔اس کے پیچھے ڈاکٹر رین بھی تھا۔کیوان فوراً سیدھاہو کر بیٹھ گیا۔"جریر سے کوئی رابطہ ہو سکا؟"

ہانانے آہستہ سے سر نفی میں ہلادیا۔"نہیں ابھی تک نہیں۔"

کمرے میں چند لمحوں کے لیے خاموشی چھا گئی۔کیوان نے کھڑکی سے باہر دیکھناشروع کر دیا۔اس کے چہرے پر ایک باپ کی بے بسی صاف نظر آرہی تھی۔ہانانے نرمی سے کہا۔

"لیکن ایک بات طے ہے۔وہ دونوں زندہ ہیں۔اگر جریر نے وعدہ کیاہے تووہ میو کی کو محفوظ رکھے گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیوان نے گہراسانس لیا۔"امید کرتاہوں۔"

ران نے سنجیدگی سے کہا۔"ہمیں پولیس کوسب کچھ بتادیناچاہیے۔"ہانانے بھی سر ہلایا۔"جی۔یہ معاملہ اب بہت آگے بڑھ چکاہے۔"کیوان خاموش ہو گیا۔

چند لمحوں بعداس نے دھیرے سے کہا۔"تم دونوں جانتے ہو۔"

اس کی نظریں کہیں دور کھو گئیں۔"میو کی کو زندہ رکھنے کے لیے میں نے اپنی زندگی کے کتنے سال دیے ہیں۔"

"باپ کا پیار درخت کی اُس جڑ کی طرح ہوتا ہے جو نظر تو نہیں آتی، مگر پورا وجود اسی کے سہارے قائم رہتا ہے۔"

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ہانا اور رین دونوں اس کی طرف دیکھنے لگے۔کیوان کی آواز بھاری ہو گئی۔

"وہ صرف میری بیٹی نہیں ہے۔وہ میری زندگی کی وارث ہے۔"

"میرا سرمایہ ہے۔"اس نے مٹھی بھینچ لی۔

"میں اپنی ہر کامیابی کھو سکتا ہوں۔"

"اپنا نام، اپنی دولت، اپنا کام، سب کچھ۔"

اس کی آنکھوں میں نمی چمکنے لگی۔"لیکن اپنی بیٹی نہیں۔"

Clubb of Quality Content

ہانا کی پلکیں جھک گئیں۔ کیوان نے آہستہ سے آنکھیں بند کر لیں۔ "میں اسے مرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔"

"میں اس کی زندگی ضائع ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔"

"وہ میری باقی ماندہ دنیا ہے۔" کمرے میں صرف دل کی دھڑکن مانیٹر کی ہلکی آواز باقی رہ گئی۔

رین آگے بڑھا اور اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ "ہم اسے ڈھونڈ لیں گے۔" کیوان نے آنکھیں کھولیں۔ اس کی نظریں کھڑکی کے پار کہیں دور جا ٹکیں۔ جہاں شاید اس کی بیٹی اس وقت کسی نامعلوم راستے پر سفر کر رہی تھی۔

"نہیں۔" اس نے دھیرے سے کہا۔ "مجھے یقین ہے۔" جریر اسے واپس لے کر آئے گا۔" یہ پہلی بار تھا کہ اس نے جریر کا نام لیتے ہوئے شک نہیں کیا۔ کیونکہ ایک باپ بعض اوقات الفاظ سے نہیں

بلکہ انسان کی آنکھوں میں موجود سچائی سے فیصلہ کرتا ہے۔

اور گزشتہ رات چمنی کے سامنے اس نے وہ سچائی دیکھ لی تھی۔

*_*_*_*_*_*_*_*

کئی گھنٹوں کے سفر کے بعد وہ پرانا مال بردار ٹرک آخر کار ایک دور افتادہ پہاڑی علاقے میں داخل ہو گیا۔ یہ جگہ شہر سے کافی دور تھی۔ بلند دیودار کے درخت، دھند میں لپٹی پہاڑیاں اور دور تک پھیلی خاموش وادیاں۔ ایسا لگتا تھا جیسے دنیا کا شور یہاں تک کبھی پہنچا ہی نہ ہو۔ ٹرک ایک چھوٹے سے قصبے کے کنارے رکا۔ یہ جگہ شمالی پہاڑی علاقے میں واقع ایک پرانا گاؤں تھا، جہاں چند لکڑی کے گھر، ایک چھوٹی سی دکان اور پتھروں سے بنی تنگ گلیاں تھیں۔ صبح اب مکمل طور پر روشن ہو چکی تھی۔ سورج کی نرم کرنیں پہاڑوں کے پیچھے سے نکل کر دھند کو آہستہ آہستہ ختم کر رہی تھیں۔

جریر نے احتیاط سے نیچے قدم رکھا۔ اس کا زخمی بازو اب پہلے سے زیادہ درد کر رہا تھا۔ مگر اس کی پہلی نظر فوراً میو کی پر گئی۔ وہ ابھی تک سو رہی تھی۔

ٹرک کے ڈرائیور نے ان دونوں کو ایک لمحے دیکھا اور پھر خاموشی سے آگے بڑھ گیا۔ جریر نے گاؤں کے آخری سرے پر موجود ایک پرانے لکڑی کے کاٹیج کی طرف قدم بڑھائے۔

نا ولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ جگہ عام نظروں سے چھپی ہوئی تھی۔چاروں طرف اونچے درخت تھے۔سامنے ایک چھوٹی سی جھیل تھی جس کا پانی صبح کی روشنی میں چمک رہا تھا۔جریر نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوگیا۔کمرہ سادہ تھا۔لکڑی کی دیواریں۔ایک چمنی۔

دو پرانی کرسیاں۔اور کھڑکی کے باہر جھیل کا منظر۔وہ آہستہ سے میو کی کو لٹانے لگا۔مگر اسی لمحے میو کی کی پلکیں ہلیں۔

پھر دوبارہ۔اور چند لمحوں بعد اس نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھول دیں۔کمرے کی چھت پہلے دھندلی نظر آئی۔پھر سامنے موجود لکڑی کی دیواریں۔پھر جریر۔میو کی نے چند لمحے پلکیں جھپکائیں۔"میں۔"اس کی آواز کمزور تھی۔"میں کہاں ہوں؟"

جریر نے فوراً اس کے سر کے نیچے تکیہ درست کیا۔"محفوظ جگہ پر۔"میو کی نے آہستہ آہستہ ارد گرد دیکھا۔"یہ۔۔۔ ہسپتال نہیں ہے۔"جریر کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

"شکر ہے تمہیں یہ یاد ہے۔"میو کی نے اسے گھورا۔

"میں بیمار ہوں، بے وقوف نہیں۔"

یہ سن کر جریر پہلی بار ہلکا سا ہنسا۔ مگر اگلے ہی لمحے میوکی کی نظر اس کے بازو پر پڑی۔ پٹی اب دوبارہ خون سے سرخ ہونے لگی تھی۔اس کی مسکراہٹ فوراً غائب ہو گئی۔

"تمہارا بازو۔۔۔" جریر نے فوراً ہاتھ پیچھے کر لیا۔ "کچھ نہیں۔"

"جریر۔" میوکی کی آواز سنجیدہ ہو گئی۔

"مجھ سے جھوٹ مت بولو۔" چند لمحے خاموشی رہی۔

کھڑکی کے باہر جھیل کا پانی ہلکی ہوا کے ساتھ لہریں بنا رہا تھا۔ پھر میوکی نے دھیرے سے پوچھا۔

"اپا کہاں ہیں؟" یہ سوال سنتے ہی جریر کے چہرے پر سنجیدگی لوٹ آئی۔ "وہ محفوظ ہیں۔"

"تم نے دیکھا انہیں؟"

"آخری بار جنگل میں۔"

میوکی فوراً سیدھی بیٹھ گئی۔

"جنگل؟" اسے دھندلے دھندلے مناظر یاد آنے لگے۔

فائرنگ، اندھیرا، دوڑتے ہوئے سائے اور پھر کچھ نہیں۔

"کیا ہوا تھا؟" جریر چند لمحے خاموش رہا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ ابھی سب کچھ جانے۔ اس کی حالت پہلے ہی کمزور تھی۔

"مختصر یہ کہ۔۔" اس نے آہستہ سے کہا۔ "کچھ لوگ تمہیں ڈھونڈ رہے ہیں۔ اور ہم ان سے پہلے یہاں پہنچ گئے۔"

میوکی نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ پھر دھیرے سے پوچھا۔

"ہم؟" جریر نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

میوکی کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ "تم ہمیشہ 'میں' کہتے تھے۔ اب 'ہم' کہہ رہے ہو۔"

دوستی کا حسن یہ ہے کہ اس میں حساب نہیں ہوتا، صرف ساتھ ہوتا ہے۔

کمرے میں چند لمحوں کے لیے خاموشی چھاگئی۔ جریر نے نظریں کھڑکی کی طرف موڑ لیں۔ جیسے جواب سے بچنا چاہتا ہو۔ مگر میو کی نے پہلی بار اس کے چہرے پر وہ تھکن دیکھی جو شاید رات بھر کے سفر اور لڑائیوں کے بعد اب چھپ نہیں رہی تھی۔

جریر نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے کہا۔"دوست نصیب سے ملتے ہیں اور مائی لیڈی، تم میرا خوبصورت نصیب ہو۔" کھڑکی سے چھن کر آتی سورج کی سنہری کرنیں جریر کے چہرے پر بکھر رہی تھیں، اور اس کی زمردی آنکھیں یوں چمک رہی تھیں جیسے ان میں پورا بہار کا موسم سمٹ آیا ہو۔ اور میو کی ایک لمحے کو انہیں دیکھتی ہی رہ گئی۔

جھیل کے پانی کی چمک کمرے میں بکھر رہی تھی۔ اور اس پر سکون لمحے میں پہلی بار انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے وہ مسلسل بھاگنے کے بعد چند لمحوں کے لیے رک گئے ہوں۔ مگر دونوں جانتے تھے یہ سکون عارضی تھا۔ کیونکہ کہیں دور ہار پر اور ایلاا ب بھی ان کی تلاش میں تھے۔

*_*_*_*_*_*_*_*_*

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842